جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32438799 Website : www.ishaateislam.net

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

تلخیص

فضائل سادتنا السادة البدرية

بنام

اہلِ بدر کے فضائل

مؤلف

شیخ الاسلام والمسلمین، خاتمۃ المحدثین والمحققین

سیّد احمد بن زینی دحلان مکی شافعی

(۱۲۳۲ - ۱۳۰۴ھ)

ترجمہ وتلخیص

محمّد خرّم شہزاد عطّاری

ناشر

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

نام کتاب	:	فضائل سادتنا السادة البدرية
ترجمہ و تلخیص	:	اہل بدر کے فضائل
مؤلف	:	سیّد احمد دَحلان مکی شافعی رحمہ اللہ
ترجمہ و تلخیص	:	محمد خرم شہزاد عطاری
صفحات	:	112
اشاعت	:	ذوالحجہ ۱۴۴۰ھ / ستمبر ۲۰۱۹ء
تعدادِ اشاعت	:	4600
ناشر	:	جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی فون:021-32439799
خوشخبری	:	www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

پیش لفظ

تقریباً تیس سال سے ہمارے ادارے جمعیت اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان) کی جانب سے نور مسجد کاغذی بازار میں ہر رمضان المبارک کی سترہویں شب اسماءِ اہلِ بدر کا ورد کیا جاتا ہے اور کراچی میں ہمارے ہاں اس ورد کے شروع ہونے کے بعد اب کئی مقامات پر اسماءِ اہلِ بدر کا ورد کیا جانے لگا ہے اور استفادہ کرنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ ۲۰۰۹ء میں ہمارے ادارے اور ادارے کے علماء کی تصحیح اور شیخ الحدیث علّامہ اسماعیل صاحب ضیائی کے ساتھ علّامہ قبانی علیہ الرحمہ کی کتاب ""دعاء بتوسل اسمائے اہل بدر" پہلی بار شائع کی اور اس کے بعد کئی بار اسے شائع کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

اب ادارہ علّامہ احمد بن زینی دحلان مکی علیہ الرحمہ کی کتاب" فضائل سادتنا السادة البدریۃ" عربی اور اس کا ترجمہ شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہے۔

یہ کتاب ہنوز مخطوط تھی جیسے علّامہ خرم شہزاد عطاری زید علمہ نے دو خطی نسخوں سے اس کی تصحیح و تحقیق ایک نسخہ ترتیب دیا پھر اس میں وارد نصوص کی تخریج کی اور اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کیا اور علّامہ خرم محمود زید مجدہٗ کی وساطت سے ہمارے ادارے کو شائع کرنے کے لئے پیش کی۔ اللہ تعالیٰ مترجم و محقق کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے علم میں برکتیں عطا فرمائے۔

لہٰذا ادارہ اسے اپنے سلسلۂ اشاعت کے ۳۰۵ نمبر پر اسے شائع کر رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مترجم، محقق علّامہ خرم شہزاد صاحب اور اراکین ادارہ کی سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کتاب کو عوام و خواص کے لئے نافع بنائے۔

فقیر محمد عرفان قادری ضیائی

خادم جمعیت اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان) کراچی

تقدیم

جمیع آئمہ اہلسنّت اس بات پر متفق ہیں کہ جملہ بدری صحابہ کرام علیہم الرضوان دیگر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے افضل ہیں۔ چاروں خلفاء راشدین اور باقی عشرہ مبشرہ بھی بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔

بدری صحابہ کرام علیہم الرضوان کی افضلیت حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ جس میں ان سے ریاست کا جرم سرزد ہونے پر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی گردن مارنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا حاطب بدری نہیں ؟اللہ تعالیٰ نے اصحابِ بدر پر خاص توجہ کے ساتھ فرمایا ہے، اے اہلِ بدر! تم جو چاہو سو کرو، تمہارے لئے جنت واجب کر دی گئی، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔"

اور ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ چند بدری صحابہ کرام علیہم الرضوان ایسے وقت میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کہ مجلس صحابہ کرام سے بھری ہوئی تھی۔ سلام کا جواب دینے کے بعد صحابہ کرام اپنی اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہے اور بدری صحابہ کرام کو کسی نے بیٹھنے کے لئے جگہ نہ دی تو سیّد عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بارِ خاطر ہو کر اپنے نزدیک والے صحابہ کرام کو ہٹا کر بدری صحابہ کرام کو اپنے سے متصل بٹھایا، ہٹانے والے صحابہ کا ہٹایا جانا گراں گزرا تو سیّد عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُس روز اصحابِ بدر کا جو خاص اکرام فرمایا اُس کی پسندیدگی ربِ ذوالجلال نے یوں فرمائی، ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ (المجادلۃ:۵۸/۱۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا اور جب

کہا جائے اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

اور اصحابِ بدر کی فضیلت اس روایت سے بھی عیاں ہوتی ہے جسے حضرت رفاعہ بن رافع بن مالک خزرجی انصاری بدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ ایک روز حضرت جبریل امین نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ کے پاس بدری صحابہ کا کیا مرتبہ ہے تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: وہ سب مسلمانوں میں افضل ترین ہیں۔ تب حضرت جبریل امین نے عرض کہ جو فرشتے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے وہ بھی تمام فرشتوں میں معزّز ترین شمار کئے جاتے ہیں۔

اور اصحابِ بدر کی فضیلت "مسند امام احمد" کی روایت سے بھی ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہر گز جہنم میں نہیں جائے گا جو بدر یا حدیبیہ میں حاضر ہوا۔

الغرض اصحابِ بدر علیہم الرضوان کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک بڑا درجہ و مرتبہ ہے اس لئے ان حضراتِ مقدسہ کے اسماء سے برکت حاصل کرنا اور ان سے توسّل اہلِ اسلام کا معمول رہا ہے۔

چنانچہ "سیرتِ حلبیہ" میں ہے کہ امام دوانی نے مشائخ حدیث سے سنا ہے کہ اہلِ بدر کے ذکر کے وقت دعا قبول ہوتی ہے، یہ مجرّب ہے۔

اور علّامہ محمد یعقوب حسن ضیاء القادری بدایونی نے لکھا ہے کہ تمام خانوادوں کے مشائخ حلّ مہمات اور دفع مشکلات کے لئے اپنے یہاں کے معمولات میں اسماء گرامی حضراتِ اہلِ بدر رضی اللہ عنہم کا وظیفہ اجابت دعا کے لئے خاص خاص اوقات میں اہلِ حاجت کو تعلیم و تلقین فرماتے ہیں۔ (کوکبہ غزوۂ بدر، تقاریظ، ص ۶۶۲)

محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم دار الحدیث والافتاء النور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷ رمضان المبارک، **۲**ھ کو حق وباطل کے درمیان فیصلہ کن اور مشہور معرکہ ہوا جسے غزوۂ بدر کہا جاتا ہے حالانکہ اس موقعے پر مسلمانوں کو تعداد کی کمی، بے سروسامانی اور جنگ کی تیاری نہ ہونے کی مشکلات درپیش تھے لیکن یہ **اللہ** تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے ثابت قدم رہے اور کفار پر غالب آئے۔ غزوۂ بدر کو اسلام کی تاریخ میں بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہ فضل وشرف کے اعتبار سے سب سے بڑا غزوہ ہے۔ اس میں **اللہ** تعالیٰ نے کافروں کو ذلیل ورسوا کرکے اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرمائی اور جو صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اس غزوے میں شریک تھے انہیں اپنی بارگاہ میں خاص قدر ومنزلت سے نوازا۔ یہ **۳۱۳** نفوسِ قدسیہ تھے جن میں چاروں خلفائے راشدین اور بقیہ عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔ یہ سب کے سب قطعی جنتی ہیں۔ ان کی شان میں **رسول اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا" لَنۡ یَّدۡخُلَ النَّارَ رَجُلٌ شَہِدَ بَدۡرًا وَّالۡحُدَیۡبِیَۃَ"[1] وہ شخص ہرگز جہنم میں نہ جائے گا جو بدر یا حدیبیہ میں حاضر ہوا۔

غزوۂ بدر سے ہمیں مشکل سے مشکل حالات میں دین پر ثابت قدم رہنے، باطل کے آگے نہ جھکنے، اپنی طاقت وقوت کے بجائے **اللہ** تعالیٰ پر بھروسہ کرنے، **اللہ** تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنے، اسلام کی خاطر تن من دھن سب کچھ قربان کردینے اور **رسول اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزت وناموس کی حفاظت میں جان تک کی بازی لگادینے کا درس ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو جو مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے اس کے سبب مسلمانوں میں ان سے توسُّل کا معمول رہا ہے۔

---

۱ مسند امام احمد، ۲۳ / ۴۱۰، حدیث: ۱۵۲۶۲

"سیرتِ حلبیہ" میں ہے: امام دوانی نے مشائخِ حدیث سے سنا ہے کہ اہلِ بدر کے ذِکر کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ مُجَرَّب ہے۔[۲]

عُلَمائے کرام نے غزوۂ بدر کے بیان، اہلِ بدر کے فضائل و کمالات حتی کہ صرف ان کے اسمائے مبارکہ کو جمع کرنے میں نظم و نثر ہر دو طرح کی کتابیں تصنیف کیں۔ یہاں ان میں سے چند کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے:

☆ **تسمية من شهد بدراً وذكر الاختلاف فيهم على الحروف** مؤلف: امام ابو بکر محمد بن عبد المقدسی صالحی (۷۱۲-۷۸۸ھ)۔

☆**النُّور المبين في جمع أسماء البدريين** مؤلف: علامہ محمد ہاشم ٹھٹھوی (۱۱۰۴-۱۱۷۴ھ)

☆ **أسماء الصَّحابة البدريين** علامہ عبد اللطیف بن احمد بقاعی نے سلطنتِ عثمانیہ کے دور کے وزیر جناب ابو بکر پاشا کے کہنے پر لکھی۔ علامہ طٰہٰ ابنِ مہنا جبرینی (۱۱۰۵-۱۱۷۸) نے اس کی شرح تحریر کی۔

☆**رفع القدر فی التوّسّل بأهل البدر** مؤلّف: شیخ عبد الرحمن قبانی، شیخ الحدیث اسماعیل ضیائی صاحب کے ترجمہ اور علماء جمعیت اشاعت اہلسنّت کی تصحیح کے ساتھ یہ کتاب جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ اور جمعیت اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان) کی اشاعت کا عکس انڈیا میں بھی شائع ہوا ہے۔

☆**فضائل سادتنا البدرية** مؤلف: علامہ سیّد احمد بن زینی دحلان مکی (۱۲۳۲-۱۳۰۴ھ)، یہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے جس کے عربی متن کی دو مخطوط نسخوں سے تحقیق اور تلخیص کی سعادت کاتب الحروف کو حاصل ہوئی۔ فقیر کی نظر میں یہ اس کی پہلی اشاعت ہے۔

---

۲ سیرت حلبیہ، ۲/ ۲۰۲

حیاتِ مصنف

شیخ الاسلام علامہ احمد بن زینی دحلان مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **۱۲۳۲**ھ کو مکہ مکرمہ کے معروف مذہبی و علمی سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔ سلسلۂ نسب غوثِ اعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ذریعے نواسۂ رسول حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ملتا ہے۔ بچپن سے ہی حُصُولِ عِلْم میں مصروف ہو گئے۔ شیخ محمد سعید مقدسی، شیخ عبد اللہ سراج حنفی، شیخ محمد عثمان دمیاطی اور مفتی مکہ سیِّد محمد کتبی حنفی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی وغیرہ اکابر عُلَما ومشائخ سے اکتسابِ عِلْم وفیض کیا اور تاحیات درس وتدریس، تصنیف وتالیف، وعظ وتذکیر اور افتانویسی کے ذریعے تبلیغ دین میں مصروف رہے۔

آپ ایک بلند پایہ مُفَسِّر، مُحَدِّث، مُحَقِّق، مفتی، صوفی، مُؤَرِّخ، فلسفی اور بیشتر عُلُوم وفنون کے ماہر تھے۔ آپ نے ہمیشہ لوگوں کی خیر خواہی، ان کے ایمان وعقیدے کی حفاظت اور اعمال کی اصلاح کو مُقَدَّم رکھا اور اسی کوشش میں زندگی بسر کی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی زیادہ تر تصانیف دقیق علمی ابحاث کے بجائے آسان اور عام فہم اصلاحی مواد پر مشتمل ہے۔ آپ نے بیسیوں کتب یادگار چھوڑی جن میں سے بعض مکہ مکرمہ، مصر، لبنان، ترکی اور پاک وہند سے شائع ہو چکی ہیں اور متعدد کتابوں کے تراجم فارسی، اردو اور انگلش زبانوں میں بھی چھپ چکے ہیں لیکن افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اکثر کتابیں تاحال شائع نہیں ہو سکی اور جو شائع ہوئی ہیں ان میں بھی زیادہ تر ایسی ہے کہ جدید اسلوب کے مطابق تحقیق کرنے پر خاص توجہ نہیں دی گئی۔

آپ کی چند کتب کے نام درج ذیل ہیں:

☆ السیرۃ النبویۃ والآثار المحمدیۃ

☆ فتوحات الاسلامیۃ بعد مضی فتوحات النبویۃ

☆تاریخ الدول الإسلامية بالجداول المرضية

☆الفتح المبين في فضائل خلفاء الراشدين وأهل بيت الطاهرين

☆ كيفية المناظرة مع الشيعة والردّ عليهم

☆الدُّرر السنية في الردّ على الوهابية

☆حاشية على صفوة الزبد

☆تقريب الأصول لتسهيل الوصول إلى معرفة الله والرسول

آپ ۷ محرم ۱۳۰۴ھ کو مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور یہیں ۴ صفر ۱۳۰۴ھ کو انتقال فرمایا۔ انتقال سے ایک ہفتہ پہلے فرمایا: میں ۲۰ سال سے دعا کر رہا ہوں کہ **اللہ** پاک مجھے سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قرب میں مدفن نصیب فرمائے بظاہر یہ مشکل تھا لیکن ربِّ ذوالجلال کا شکر ہے کہ اب میں یہاں ہوں اور یہ سفر آخرت کی ہی گھڑیاں ہیں۔ **اللہ** تعالیٰ آپ کی تربت پاک پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

آخر میں تمام قارئین سے التماس ہے کہ اگرچہ غلطیاں دور کرنے کی حتی الوسع بھرپور کوشش کی ہے تاہم امکان موجود ہے لہٰذا جو غلطی بھی پائیں ضرور مطلع کیجئے تا کہ آیندہ ایڈیشن میں اسے دُور کیا جاسکے۔

العارض

محمد خرم شہزاد عطاری

Khurramansari41@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

خطبہ اور وجہِ تالیف:

تمام تعریفیں **اللّٰہ** کے لئے ہیں جس نے خَلْق کے سردار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ظاہِر فرما کر عالَمِ وُجُود کو مُنَوَّر فرمایا اور آپ کو آسمانِ جہاد میں چودھویں رات کے چاند کی طرح خوب روشن فرما دیا؛ اور ہمیشہ دُرُود و سلام ہوں ہمارے آقا، حضرت **محمدِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر، آپ کی آل پر، نیک، معزز اور بلند عزم وہمت والے اصحاب پر ـــــ

امابعد!

حضراتِ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کے بعض فضائل ومَنَاقِب کے بیان پر مشتمل یہ کلمات حدیث کی کِتَابوں سے منتخب کئے گئے ہیں؛ اوّل تو یہ امید ہے کہ اس کے سبب مجھے اور ان سب لوگوں کو ان بزرگوں کی برکتیں نصیب ہوں گی جو اس رسالے کو پڑھیں یا سُنیں، دوسرے اس بات کی خواہش ہے کہ ان کی محبت کے سبب **اللّٰہ** پاک مجھے دَارُ السَّلام (یعنی جنت) میں ان کا قُرب نصیب فرمائے۔

ابواب کی تقسیم:

کتاب **تین ابواب** اور ایک **خاتمہ** پر مشتمل ہے:

(۱)... فضائل اور خصوصیات کا بیان: اس میں صحابۂ کرام بالخُصُوص اہلِ بدر کے بعض فضائل اور خُصُوصیات بیان کی گئی ہیں۔

(۲)... غزوۂ بدر کا بیان: اس باب میں غزوۂ بدر کا واقعہ بیان کرنے کے ساتھ ان صحابۂ کرام

عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کا ذِکْر کیا گیا ہے جو اس غزوے میں جامِ شہادت نوش فرما گئے۔

(۳)... اہلِ بدر کے نام: اس میں (حُرُوفِ تہجی کی ترتیب سے) اہلِ بدر کے مُبارَک نام ذِکْر کئے گئے ہیں۔

خاتمہ: اس میں چند دُعائیں ذِکْر کی گئی ہیں۔

دُعا:

اللہ کریم سے دُعا ہے کہ یہ کام خالص اپنی رضا کے لئے کرنے کی توفیق دے اور جَنّٰتُ النَّعِیۡم (یعنی نعمتوں والے باغوں) میں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمانے کا ذریعہ بنائے۔

اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پہلا باب:

فضائل اور خُصُوصیات کا بَیَان

صحابہ کرام کے فضائل میں چھ ٦ فرامینِ مصطفےٰ[1]:

۱. بے شک **اللّٰہ** نے میرے صحابہ کو سِوائے انبیا ومرسلین کے تمام کائنات پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔

۲. **اللّٰہ** سے ڈرو، میرے صحابہ کے متعلق **اللّٰہ** سے ڈرو، میرے بعد انہیں نشانہ مت بناؤ، جس نے ان سے محبت کی میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا تو میرے بُغض کی وجہ سے ان سے بُغض رکھا، جس نے انہیں ایذا دی تحقیق اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی تحقیق اس نے **اللّٰہ** کو ایذا دی اور جو **اللّٰہ** کو ایذا دے قریب ہے کہ **اللّٰہ** اس کی پکڑ فرمائے۔

۳. میرے صحابہ کو بُرا نہ کہو جس نے میرے صحابہ کو بُرا کہا اس پر **اللّٰہ** تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، **اللّٰہ** تعالیٰ اس کے نَفْل قبول فرمائے گا نہ فرض۔

۴. **اللّٰہ** میری اُمَّت کے جس آدمی سے بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اس کے دل میں میرے صحابہ کی محبت ڈال دیتا ہے۔

۵. جس نے میرے صحابہ کے متعلق اچھی بات کہی تحقیق وہ نفاق سے براءَت پا گیا اور جس نے میرے صحابہ کے متعلق بُری بات کہی وہ میرے طریقے کا مُخَالِف ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔

٦. بے شک **اللّٰہ** نے مجھے اختیار فرمایا اور میرے لیے میرے اصحاب اور اصہار (یعنی سسرالی رشتے داروں) کو اختیار فرمایا، عنقریب ایک قوم آئے گی جو انہیں بُرا کہے گی اور

ان کی شان گھٹانے کی کوشش کرے گی تو تم ان کے ساتھ مت بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ کھانا پینا اور نہ ان میں نِکاح کرنا۔

یہ گنتی کے چند فضائل بیان کئے گئے ورنہ ان کی فضیلت پر دلالت کرنے والی آیات واحادیث بے شمار ہیں۔

اصحابِ بدر کے فضائل:

اصحابِ بدر جنہیں دوسرے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان پر فضیلت حاصِل ہے، خاص ان کے حق میں وارِد احادیث بھی بہت زیادہ ہیں مثلاً یہ کہ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے بارے میں خبر دی ہے کہ **اللہ** نے ان کے اگلے پچھلے تمام گُناہ بَخش دیئے ہیں نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں جنت کی بشارت دی ہے، انہیں میں سے آپ کا یہ ارشادِ گرامی بھی ہے جو حضرت حاطِب بن ابی بَلْتَعَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کے حق میں حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ سے فرمایا کہ **"اِنَّہٗ قَدْ شَھِدَ بَدْرًا وَّمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ اللّٰہَ اطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَکُمُ الْجَنَّۃُ"** یعنی، یہ بدر میں شریک ہوئے ہیں، تمہیں کیا خبر! **اللہ** نے بدر والوں پر تَوَجُّہ فرمائی ہے، پس فرمایا کہ جو چاہو کرو تمہارے لئے جنت واجِب ہو چکی۔ یہ سن کر حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

تمام اگلے پچھلے گناہ بخشے جانے کا مطلب:

اس کا یہ مطلب نہیں کہ اہلِ بدر کو گُناہ کرنا جائز ہے بلکہ یہ مُراد ہے کہ جب ان حضرات نے **اللہ** کی راہ میں اور اس کے دِین کی مدد کی خاطِر اپنی جانیں لڑا دیں تو اس سے انہیں یہ مقام حاصِل ہوا کہ ان کے پچھلے گُناہ بَخش دیئے گئے اور آیندہ کے لئے بھی اس بات ک اے حق دار قرار پائے کہ اگر بالفرض کوئی گُناہ سرزد ہو تو اس کی بخشش ہو جائے۔ **یاد رہے!** اس سے یہ

لازِم نہیں آتا کہ بعد میں ان سے گُناہ سرزد ہوئے ہیں؛ اور اگر ہوئے بھی ہوں تو بِلاشبہ بخشے جا چکے ہیں۔ (سُبْحٰنَ اللہ!) پیارے آقا، سیّدِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن کے بارے میں بھی ایسی کوئی خبر دی (یعنی جنتی ہونے کی) تو ان کے متعلق اللہ پاک نے اپنے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صداقت ظاہِر فرما دی کیونکہ یہ بشارت پانے کے بعد وہ صحابی دنیا سے تشریف لے جانے تک ہمیشہ جنتیوں کے عمل پر ثابِت قدم رہے۔

غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے ملائکہ کی افضیلت:

حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ حضرات اپنے میں بدر والوں کو کیسا شُمار کرتے ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں میں افضل، یا اسی طرح کی اور بات کہی۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یوں ہی فرشتوں میں وہ فرشتے جو بدر میں حاضِر ہوئے۔

یعنی ہم انہیں فرشتوں میں اَفْضَل شُمار کرتے ہیں۔

اہلِ بدر کے وسیلے سے مانگی جانے والی دُعا کی قبولیت:

بَعْض حضرات صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے ذِکْر فرمایا ہے کہ بہت سے اولیا کو وِلایت کا رتبہ اہلِ بدر کے نام پڑھنے کی برکت سے عطا ہوا اور بہت بیماروں نے بیماری سے شِفا پانے کے لیے اللہ پاک کی بارگاہ میں ان کے ناموں کو وسیلہ بنایا تو اللہ نے انہیں عافیت عطا فرمائی۔ ایک عارِف کا فرمان ہے کہ میں نے جس بیمار کے بھی سر پر ہاتھ رکھ کے خُلُوصِ نیت کے ساتھ اہلِ بدر کے نام پڑھے اللہ پاک نے اسے عافیت اور شِفا سے نوازا اور اگر کسی کی موت کا وَقْت آچکا ہوتا تو اللہ پاک نے اس پر نزع کی سختیوں میں تخفیف فرمائی۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں: میں نے اہلِ بدر کے نام پڑھنے اور لکھنے کا تجْرِبہ کیا تو جلد مُراد کے حُصُول کے لیے

ان کے ناموں کو وسیلہ بنانے سے بہتر کوئی چیز نہ دیکھی۔

حضرت جعفر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والِد صاحِب نے **رَسُوْلُ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبت رکھنے کی وصیت کی اور فرمایا: بیٹا! ان کے ذِکْر کے وَقْت دُعا قبول ہوتی ہے، جب بندہ ان کا ذِکْر کرتا ہے، یا فرمایا: جب بندہ ان کے ناموں کے وسیلے سے دُعا مانگتا ہے تو **اللہ** کی رحمت، برکت، بخشش، رِضا اور رضوان بندے کو گھیر لیتی ہیں۔ جو ہر روز ان کے نام ذِکْر کرے اور ان کے وسیلے سے **اللہ** پاک سے کوئی حاجت مانگے تو اس کی وہ حاجت پوری کر دی جائے گی۔

اہلِ بدر کے نام پڑھنے کا ایک ادب:

جو شخص ان کے نام پڑھے اسے چاہئے کہ ہر نام کے ساتھ اس کے مُناسِب دُعائیہ کلمات بھی کہتا جائے، مثلاً جب کہا: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله تو صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہے، جب کہا: ابو بکر صِدّیق تو رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہے، جب کہا: عمر بن خطّاب تب بھی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہے، اسی طرح آخر تک ہر صحابی کا نام لینے کے ساتھ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بھی کہتا جائے، یہ طریقہ قبولیت کے لیے زیادہ کارگر ہے۔ اگر نظم کی صورت میں ان کے نام پڑھے تو آخر میں سب کی جانب سے رَضِیَ اللہُ عَنْہ پڑھے۔

ڈاکوؤں کے سردار کی توبہ (حکایت):

حضرت زید بن عقیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سرزمینِ مغرب کی طرف جانے والا ایک راستہ خطرناک درندوں کی وجہ سے اور دوسرا چوروں کے باعِث بند ہو گیا تھا۔ میں نے جس کو بھی ان میں سے کسی راستے پر جاتے دیکھا بالآخر وہ ہلاکت سے دوچار ہوا، اگرچہ بڑی تعداد میں لوگ اکٹھے ہو کر گئے ہوتے۔ ان راستوں میں بہت سی جانیں اور مال ضائع ہو چکے تھے۔ اگر ان راستوں سے گزر کر کوئی شخص ہمارے پاس آتا تو ہم اسے بہت عجیب جانتے

تھے۔ انہیں دنوں کی بات ہے، ہم ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ انہیں راستوں میں سے کسی سے ہمارے پاس ایک آدمی آیا، اس کے ساتھ بہت سامالِ تجارت تھا اور سِوائے ایک غُلام کے کوئی اس کے ہم راہ نہ تھا۔ وہ زیرِ لب گویا کچھ نام پڑھتا جارہا تھا۔ میرے والِد صاحب (نے جب انہیں دیکھا تو) یہ کہتے ہوئے جلدی سے ان کی جانِب بڑھے کہ بِلاشبہ یہ کوئی بڑا مُعَامَلہ ہے۔ ہم نے (ایک بار پھر) اس کے عقب میں نظر دوڑائی لیکن سِوائے اسی ایک غلام کے اور کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ میرے والِد صاحب نے اس سے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! تنہا ہونے کے باوجود آپ اپنا مالِ تجارت کیسے بہ حِفَاظَت لے آئے ہیں حالانکہ یہ راستہ عرصۂ دراز سے چوروں اور خونخوار درندوں کی وجہ سے بند پڑا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کیا یہ کافی نہیں کہ میں اس راستے پر اس مُبَارَک لشکر کے ساتھ چلا تھا جنہیں لے کر جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے دشمن کی جانِب روانہ ہوئے اور جنگ لڑی اور **اللہ** پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد فرمائی! میرے والِد صاحب نے پوچھا: رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے آپ نے کون سا لشکر پایا؟ کہا: اصحابِ بدر رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو، اور انہیں کے ساتھ میں اس پُر خطر راستے سے گزرا ہوں لہٰذا مجھے کسی چور اور درندے کا خوف لاحِق نہیں ہوا۔ میرے والِد صاحب نے کہا: میں آپ کو **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ اپنا پورا واقعہ کھول کر بیان کیجئے۔ کہنے لگے: تو سُنو! میں ڈاکوؤں کا سردار تھا، ہمارا کام مسافروں کو لوٹنا تھا، جو قافلہ بھی ہمارے پاس سے گزرتا اسے لوٹ لیتے، جو تجارتی قافلہ جارہا ہوتا اس سے مالِ تجارت چھین لیتے۔ ایک رات کا واقعہ ہے، ہمارے جاسوسوں نے آکر خبر دی کہ فلاں تاجر بہت سارا مال واسباب لئے تجارت کے لئے جارہا ہے اور اس کے ساتھ صرف پندرہ آدمی ہیں۔ یہ سنتے ہی ہم نے جاکر ان پر حملہ کر دیا اور تاجر کے دس ہم راہیوں کو مار ڈالا، تو

وہ تاجر ہماری طرف مُتَوَجِّہ ہوا اور کہا: تمہیں کیا چاہئے اور کیا اِرادہ ہے تمہارا؟ ہم نے کہا: ہمیں صِرف مال سے غرض ہے، اگر تم از خود یہ سب کچھ ہمارے سِپُرد کر دو تو اپنی اور باقی ماندہ لوگوں کی جان بچا سکتے ہو ورنہ تم سب کے ساتھ بھی وہی ہو گا جو تمہارے دوسرے دوستوں کے ساتھ ہوا ہے۔ تاجر نے کہا: تم یہ نہیں کر سکتے کیونکہ میرے ساتھ اہلِ بدر عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان ہیں؟ میں نے کہا: میں نہ بدر کو جانتا ہوں اور نہ اہلِ بدر کو۔ میرا یہ جواب سن کر اس نے **اَللّٰہ اَکۡبَر** کہا پھر کچھ نام پڑھنے شروع کئے جو میں نہیں جانتا تھا، اس سے ہم پر رُعب طاری ہو گیا اور ہمارے قدم اکھڑ گئے۔ تیز آندھی نے ہمیں گھیر لیا اور ہم نے ہتھیاروں کی گرج، نیزے ٹکرانے اور مختلف طرح کی آوازیں سُنی۔ ہم نے سنا، کوئی کہنے والا کہتا ہے: اہلِ بدر نے صبر جمیل کے ساتھ دشمن کا سامنا کیا۔ میں نے شاہین صفت کچھ آدمیوں کو گھوڑوں پر سُوار آتے دیکھا جو تیز رفتاری میں ہَوا پر بھی سبقت لے گئے تھے۔ انہوں نے ہمیں گھیر لیا، یہ دیکھ کر میں جلدی سے اس تاجر کی طرف بڑھا اور کہا: میں **اللہ** پاک کی اور پھر آپ کی پناہ لیتا ہوں۔ تاجر نے کہا: ان بُرے کاموں سے توبہ کرو تو میں نے اس کے ہاتھ پر توبہ کر لی۔ اس واقعے میں میرے بھی اتنے ہی ساتھی قَتْل ہوئے جتنے اس تاجر کے ہوئے تھے۔ جب میں نے واپسی کا اِرادہ کیا تو تاجر سے ان ناموں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے اہلِ بدر کے مُبارَک نام سکھا دیئے۔ جب سے میں نے انہیں سیکھا ہے بحر و بر میں کبھی کسی آدمی کو بطور مُحَافِظ ساتھ رکھنے کی حاجت نہیں پڑی، اب بھی میں انہیں کی برکت سے راستہ طے کر کے صحیح سلامت یہاں تک پہنچا ہوں جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ راستے میں جس چور یا درندے نے بھی مجھے دیکھا، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ! میرے راستے سے دُور ہو گیا، یہ سبب ہے میرے تنہا سفر کرنے کا...!!

چوروں سے گھر کی حِفاظَت (حکایت):

ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جب وہ حج کے اِرادے سے بَیْتُ اللہ شریف کی طرف روانہ ہونے لگے تو انہوں نے ایک کاغذ پر اہلِ بدر کے مُبارَک نام تحریر کرکے اسے دروازے کے اوپر کی چوکھٹ میں رکھ دیا۔ یہ مال دار آدمی تھے۔ ان کے جانے کے بعد چور چوری کی غرض سے ان کے گھر کی طرف آئے، جب وہ چھت پر چڑھے تو (گھر کے اندر سے) باتیں کرنے کی آواز اور ہتھیاروں کی جھنجھناہٹ ان کے کانوں میں پڑی چنانچہ وہ واپس چلے گئے، پھر دوسری رات آئے تب بھی اسی طرح کی آوازیں سنائی دیں، اس کے بعد ایک بار پھر آئے اور وہی آوازیں سنائی دیں، اب وہ گھر میں داخِل ہونے سے باز آگئے۔ جب وہ بزرگ حج سے واپس آئے تو چوروں کا سردار ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں آپ کو اللہ پاک کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، مجھے بتائیے کہ آپ گھر میں حِفاظَت کے کیا انتظامات کر کے گئے تھے؟ فرمایا: میں نے صرف اتنا کیا کہ ایک کاغذ پر اللہ پاک کا یہ فرمانِ عظیم لکھا:

وَلَا یَـُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ۚ وَهُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿۲۵۵﴾

[پ۳، البقرۃ:۲۵۵]

اور تمام اہلِ بدر کے مُبارَک نام تحریر کیے، یہی وہ چیز تھی جسے میں نے گھر میں رکھا تھا۔ یہ سن کر چوروں کے سردار نے کہا: مجھے یہ کافی ہے۔

جہاز ڈوبنے سے محفوظ (حکایت):

اہلِ مغرب میں سے ایک نیک آدمی کا بیان ہے، فرماتے ہیں کہ سَبْتَه جو مغرب میں واقع ایک گاؤں کا نام ہے، میں اس گاؤں جانے کے لئے گھر سے نکلا اور ایک بڑے بحری جہاز میں سوار ہوا جس میں اور بھی بہت لوگ تھے۔ دورانِ سفر سمندر میں تلاطم پیدا ہوا، ہوائیں

بہت تیز چلنے لگیں اور پانی کی لہریں بہت بڑی ہو گئیں حتی کہ ہم ڈوبنے کے قریب پہنچ گئے۔ اسی دوران جبکہ ہم روتے گڑگڑاتے بارگاہِ الٰہی میں دُعائیں کر رہے تھے، میرے ایک دوست نے مجھ سے کہا کہ جہاز میں ایک مَجذُوب بھی ہیں، کیا آپ ان کے پاس جا کر ہمارے لیے دُعا کا سوال کر سکتے ہیں؟ میں ان کے پاس گیا، وہ سوئے ہوئے تھے، اس پر میں نے دل میں کہا: کیا انہوں نے مجھے اِس کے پاس بھیجا ہے...؟ اگر اس مسکین بندے کو کچھ بھی ہوش ہوتا تو ہمیں اس حالت میں دیکھ کر سویا نہ ہوتا...!! پھر میں نے انہیں پاؤں سے ہِلایا۔ وہ گھبرا کر یہ پڑھتے ہوئے بیدار ہوئے: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یعنی **اللّٰہ** کے نام سے، جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سنتا جانتا ہے۔

پھر میں نے ان سے کہا: اے **اللّٰہ** کے بندے! دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس مصیبت میں پھنسے ہیں...! وہ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا، میں نے پھر یہی بات کہی تو انہوں نے ایک کاغذ میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا: یہ کاغذ لو اور اسے جہاز کے اگلے حصے میں باندھ دو اور اس کے ساتھ اس جانب اِشارہ کرو جدھر سے آندھی آ رہی ہے۔ میں نے اسے لیا اور کہنے کے مُطابِق سب کچھ کیا۔ فرماتے ہیں کہ **اللّٰہ** پاک نے میری آنکھوں سے غیب کے پردے اُٹھا دیئے اور میں نے کچھ آدمی دیکھے جو جہاز کا کونا پکڑے اسے سمندر سے خشکی کی جانب لے جاتے ہیں پھر اسے خشکی میں ٹھہرا دیتے ہیں۔ اس رات بہت جہاز تباہ ہوئے تھے۔ جب صبح ہوئی، ہَوا خوش گوار ہو گئی تو ہم نے جہاز کو ریت سے نِکالا اور منزل کی جانب روانہ ہوئے۔ اس کاغذ پر اہلِ بدر رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نام لکھے ہوئے تھے، ہم یہ مُبارَک نام پڑھتے رہے حتی کہ بہ حِفاظت منزل پر پہنچ گئے۔

وزیر کے بیٹے سے قصاص (حکایت):

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرا ایک بیٹا تھا جو مجھے سب سے زیادہ پیارا تھا، وہ دیانت دار اور پاک باز شخصیت کا مالِک تھا، اسے وزیر کے بیٹے نے ظلماً قَتْل کر دیا، میں نے اس کے قصاص کا مُطالَبہ کیا لیکن اس مُعامَلے میں کسی نے میری مدد نہیں کی، پھر میں صبح وشام اہلِ بدر کے وسیلے سے دُعا کرنے لگا اور اہلِ بدر سے فریاد رسی چاہتا۔ ایک رات کا واقعہ ہے، میں سویا ہوا تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خوش شکل وخوش حال آدمی کہہ رہا ہے: اے اہلِ بدر! تشریف لایئے، پھر یہ حضرات آگے پیچھے چلتے ہوئے تشریف لائے۔ انہیں دیکھ کر میں نے اپنے دل میں کہا: سُبْحٰنَ اللہ! یہ اہلِ بدر ہیں، جن کی بارگاہ میں اپنے بیٹے کے قصاص کے حوالے سے میں فریاد کیا کرتا ہوں، بخدا! میں ان کے پیچھے ضرور جاؤں گا چنانچہ میں ان کے پیچھے چل پڑا، ایک بلند مقام پر پہنچ کر وہ سب حضرات نور کی کرسیوں پر تشریف فرما ہوگئے اور لوگ ان کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اپنی حالتوں کی شکایت کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر میں نے اپنے دل میں کہا: مجھے کیا ہوا، میں کیوں اپنے بیٹے کے قَتْل کی شکایت نہیں کر رہا؟ فرماتے ہیں: یہ سوچ کر میں آگے بڑھا اور اپنا واقعہ بیان کیا، یہ بھی بتایا کہ قصاص لینے میں کسی نے میری مدد نہیں کی تو ایک صاحب نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھ کر فرمایا: کون اس بندۂ مسکین کے ملزم کو لے کر آئے گا؟ یہ سن کر ایک صاحِب گئے اور مجرم کو ساتھ لے کر لمحہ بھر کی مدت میں واپس آگئے۔ تو انہوں نے ملزم سے پوچھا: کیا تم نے ہی اس آدمی کے بیٹے کو قَتْل کیا ہے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا، دَرْیافت فرمایا: کیا سبب تھا جو تمہیں اس کو قَتْل کرنا پڑا؟ بولا: یونہی، ظُلْم وزیادتی کرتے ہوئے میں نے اسے مار ڈالا۔ یہ سن کر انہوں نے اسے زمین پر بیٹھنے کا حکم دیا، وہ بیٹھ گیا پھر انہوں نے مجھے ایک خنجر دیتے ہوئے فرمایا: لو! یہ ہے تمہارا مجرم، اسے قَتْل کر

ڈالو جیسے اس نے تمہارے بیٹے کو قتل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے خنجر لیا اور اسے ذَبح کر ڈالا، دن چڑھے جب میری آنکھ کھلی تو میرے کانوں میں شور و غوغا کی آواز پڑی اور میں نے لوگوں کو یہ کہتے سنا کہ وزیر کے بیٹے کو کسی نامَعلُوم شَخْص نے بستر پر ذَبح کر دیا ہے۔

قید سے رہائی (حکایت):

ایک بزرگ کا بیان ہے: میرے چچازاد بھائی کو کفار کے علاقے میں گرفتار کر لیا گیا، انہوں نے اس کے فدیے میں بہت زیادہ مال طلب کیا جسے ادا کرنا طاقت سے باہَر تھا تو میں نے ایک کاغذ پر اہلِ بدر کے مُبارَک نام تحریر کر کے وہ کاغذ اس کے پاس بھیج دیا اور اسے یہ نام یاد کرنے اور انہیں وسیلہ بنانے کی تاکید کی۔ اس کی برکت سے بغیر فدیے کے ہی اسے کفار کی قید سے رہائی عطا ہوئی۔ جب وہ ہمارے پاس پہنچا تو میں نے اس سے اس بارے میں پوچھا، اس نے کہا: جب اہلِ بدر کے مُبارَک نام میرے پاس پہنچے تو میں نے وہی کیا جو آپ نے فرمایا تھا، پھر ہوا یوں کہ وہ لوگ مجھے منحوس سمجھ کر بیچنا شروع ہو گئے، جس نے بھی مجھے خریدا مصیبت میں مبتلا ہو گیا، یوں میری قیمت گھٹنے لگی یہاں تک کہ سات دینار کے بدلے مجھے بیچ دیا گیا۔ ابھی تین دن ہی گزر پائے تھے کہ جس نے مجھے خریدا تھا ایک بہت بڑی مصیبت میں مبتلا ہو گیا اس پر وہ مجھے اذیتیں دینے لگا اور کہتا: تُو جادوگر ہے، میں تجھے نہیں بیچوں گا بلکہ صلیب پر بھینٹ چڑھا کر خداوند کا قُرب حاصِل کروں گا۔ تھوڑا وَقْت ہی گزرا تھا کہ ایک چوپائے نے اسے لات ماری جس سے اس کے چہرے کی ہڈی ٹوٹ پھوٹ گئی اور وہ اسی وَقْت ہلاک ہو گیا۔ پھر اس کا بیٹا مجھے طرح طرح سے اذیتیں دینا شروع ہو گیا، چونکہ میری خبر لوگوں میں مشہور ہو چکی تھی لہٰذا انہوں نے اس کے بیٹے سے کہا کہ اس قیدی کو ہمارے علاقے سے باہَر نکال دو لیکن اس نے اِنکار کیا اور اس پر برقرار رہا کہ مجھے اذیتیں دے دے کر قَتْل کرے گا، ابھی

تین دن نہیں گزرے تھے کہ بادشاہ کی کشتی ڈوبنے کی خبر آئی جس میں بادشاہ کا بیٹا اور کثیر مال واسباب موجود تھا۔ جب یہ خبر رومیوں میں عام ہوئی تو وہ بادشاہ کے پاس گئے اور اسے میرے بارے میں بتاتے ہوئے کہا: جب سے یہ مسلمان قید ہو کر ہماری سرزمین میں آیا ہے ہمیں مسلسل ہلاکت وبربادی کا سامنا ہے، بِلاشبہ یہ انبیا کی اولاد سے ہے لہٰذا اے بادشاہ! اسے اس کے گھر بھیج دیجئے۔ اس طرح بادشاہ نے مجھے آزاد کر دیا اور مجھے سو دینار دے کر تیار کر کے میرے علاقے میں بھیج دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! یہ میرے قید سے رہا ہونے کا سبب تھا۔

اہلِ بدر کے فضائل و مَنَاقِب بہت زیادہ اور مشہور ہیں، **اللہ پاک** ہمیں ان کی محبت سے نفع عطا فرمائے اور میدانِ حشر میں سیّدنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جھنڈے تلے ان کے ساتھ جمع ہونے کا شرف بخشے۔

دوسرا باب:

غزوۂ بدر کا بیان

بدر کس جگہ کا نام ہے؟:

بَدْر ایک مشہور جگہ ہے جو مدینہ منورہ سے چار منزل کے فاصلے پر واقع ہے۔ بدر نام کے ایک آدمی کی طرف نسبت ہونے کی وجہ سے اس جگہ کو بھی **بَدْر** کہا جاتا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ "بدر" اس مقام پر واقع ایک کنویں کا نام تھا جس کے گول اور صاف شفاف ہونے کی وجہ سے اس میں "بدر" یعنی چودھویں رات کا چاند نظر آتا تھا، اس لیے اس مقام کو بھی اس کی طرف نسبت کر کے **بَدْر** کہا جانے لگا۔

بدر کی طرف روانگی اور اصحابِ بدر کی تعداد:

ہجرت کے دوسرے سال، **۱۲** یا **۸** رمضان المبارک کو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بدر کی جانب روانہ ہوئے۔ زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ **۳۱۳** اصحاب تھے، چنانچہ روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی گنتی کرنے کا حکم فرمایا جب بتایا گیا کہ یہ **۳۱۳** ہیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوشی کا اِظْہار کرتے ہوئے فرمایا: یہی تعداد اصحابِ طالوت کی تھی۔

غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی مشکلات:

اس میں مسلمانوں کو تعداد کی کمی اور جنگی تیاری نہ ہونے کے مسائل درپیش تھے۔

اُمَیَّہ بن خَلَف کا گھر رہنے کا فیصلہ:

غزوۂ بدر کے موقعے پر اُمَیَّہ بن خَلَف نے گھر رہنے کا فیصلہ کیا اس کا سبب یہ بنا کہ ایک

بار حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بَیْتُ اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے تو دشمنِ خدا ابو جہل آکر کہنے لگا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بڑے اطمینان کے ساتھ طواف کر رہے ہو حالانکہ تم نے دین سے پھرنے والوں کو اپنے پاس پناہ دے رکھی ہے (اور یہ اُس نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے لئے کہا)!! یہ سن کر حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس سے زیادہ بلند آواز کے ساتھ جواب دیا: **اللہ** کی قسم! اگر تُو مجھے طوافِ کعبہ سے روکے گا تو میں تیرا مدینہ کی طرف (سے شام جانے) کا راستہ بند کر دوں گا جو تم لوگوں پر اس سے زیادہ گراں گزرے گا۔ اس پر اُمَیَّہ نے حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے کہا کہ ابوحَکَم پر اپنی آواز بلند نہ کر جو اس وادی والوں کا سردار ہے۔ حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے جواب دیا: اے اُمَیَّہ، **اللہ** کی قسم! میں نے رسول **اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (اور حُضُور کے اصحاب) ہی تجھے قَتْل کریں گے۔ اس سے اُمَیَّہ بہت زیادہ گھبرا گیا اور کہنے لگا: قسم بخدا! **مُحَمَّد** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کبھی جھوٹی خبر نہیں دی لہٰذا میں کبھی مکہ سے باہَر نہیں جاؤں گا۔

کفار کا اُمَیَّہ کو ساتھ چلنے پر آمادہ کرنا:

جب اس نے پیچھے رہنے کا اِرادہ کیا تو ابو جہل اس کے پاس آیا اور کہا: ابو صفوان! تم پیچھے رہنے لگے ہو، تم تو وادی والوں کے سردار ہو!! (اگر تم پیچھے رہے) تَو تمہارے ساتھ اور لوگ بھی رہ جائیں گے۔ عُقْبَہ بن ابو مُعَیط اپنی قوم کے ساتھ انگیٹھی لے کر آیا اور اسے شرمندہ کرتے ہوئے کہا: دھونی لو کہ تم بھی عورت ہو۔ اس طرح وہ مسلسل اِصْرَار کرتے رہے حتی کہ اس نے اپنی بیوی سے سامان تیار کرنے کا کہا اور ایک عمدہ اونٹ خرید کر سفر پر روانہ ہوا۔

کفارِ مکہ کی تعداد اور جنگی سازوسامان:

تقریباً ایک ہزار جنگجو لوگ مکہ سے روانہ ہوئے، ان کی حالت یہ تھی جیسا کہ **اللہ** پاک فرماتا ہے:

بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ (پ۱۰، الانفال:۴۷)	ترجمہ کنزالایمان: اِتراتے اور لوگوں کے دِکھانے کو اور **اللہ** کی راہ سے روکتے۔

ان کے پاس **۲۰۰** گھوڑے، **۶۰۰** زِرہیں اور ساتھ گانے بجانے والی لونڈیاں تھیں۔

لشکرِ اسلام سے کم عمر افراد کی واپسی:

۸ یا **۱۲** رمضان المبارک کو جب سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے روانگی کا اِرادہ فرمایا تو جسے کم عمر دیکھا اسے واپس بھیج دیا جیسے حضرت عَبْدُ اللہ بن عُمَر اور حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ہیں۔ حضرت عمیر بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے واپس جانے کا فرمایا لیکن وہ رونے لگے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اجازت دے دی، انہوں نے غزوۂ بدر میں ہی جامِ شہادت نوش فرمایا، اس وَقت ان کی عمر **۱۶** سال تھی۔

لشکرِ اسلام کے پاس جنگی سازوسامان:

رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے دو سیاہ جھنڈے تھے، ایک ان میں سے حضرت علی بن ابو طالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس تھا جسے **عُقَاب** کہا جاتا ہے۔ اس وَقت حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عمر **۲۰** سال تھی۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ شریف میں حضرت ابنِ اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو نماز پڑھانے کے لئے خلیفہ مُقَرَّر فرمایا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زرہ **ذَاتُ الفُضُول** زیب تن فرمائی ہوئی تھی اور **عضب** نامی تلوار

لٹکائی ہوئی تھی۔ لشکر کے پاس ۷۰ اونٹ تھے جن پر وہ باری باری سوار ہوتے تھے اور صرف دو گھوڑے تھے، ایک حضرت مِقْدَاد بن اَسْوَد کا اور دوسرا حضرت زُبَیر بن عوّام کا۔ لوگوں نے ایک یا دو دن بعد روزہ اِفطار کیا تھا۔

مسلمانوں کا جذبہ:

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں سے مشورہ فرمایا تو بَعْض نے اس طرح عرض کیا: ہم آپ سے وہ نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہا تھا کہ

ترجمہ کنزالایمان: تو آپ جایئے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔	فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ (پ۶، المائدۃ: ۲۴)

بلکہ آپ اور آپ کا ربّ ان کافروں سے لڑیئے ہم بھی آپ کے ساتھ ان سے لڑیں گے، اللہ کی قسم! ہم آپ کے آگے پیچھے، دائیں بائیں ان سے لڑیں گے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کی طرف سے برکت کی امید پر چلو، تمہیں بشارت ہو کہ بِلاشبہ اللہ نے مجھ سے ان دونوں گروہوں یعنی قُریش کے قافلے یا قُریش کے لشکر میں سے کسی ایک پر غالب کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، اللہ کی قسم! گویا میں ان کے ہلاک ہونے کی جگہیں دیکھ رہا ہوں۔

جنگ سے پہلے پُرسکون نیند:

یہ جمعۃ المبارک کی رات تھی، اس رات مسلمانوں پر پُرسُکون نیند اُتاری گئی اور بارش بھی برسی جس سے انہوں نے جنابت دُور کی اور زمین کی ریت جم گئی، رات بھر رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک دَرَخْت کے نیچے نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ صبح طلوع کر آئی۔ حضرت سعد بن مُعَاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم ایک سائبان بنا

دیں جس میں آپ تشریف فرما رہیں!! (چنانچہ سائبان بنایا گیا) تو صِرف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اس سائبان میں تھے اور حضرت سعد بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ گلے میں تلوار لٹکائے دروازے پر تھے۔

کفار کے قتل ہو کر گرنے کی جگہ کی نشاندہی:

(جنگ شروع ہونے سے پہلے) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میدانِ جنگ میں تشریف لے گئے اور اپنے دستِ مبارک سے اِشارہ کرنا شروع فرمایا کہ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ**! یہ فلاں کے قَتْل ہو کر گرنے کی جگہ ہے، یہ فلاں کے قَتْل ہو کر گرنے کی جگہ ہے۔ کسی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِشارہ کی گئی جگہ سے تجَاوُز نہ کیا۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا:

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس طرح دُعا فرمائی: اے **اللّٰہ**! یہ قُریش کا گروہ ہے جو فخر و تکبر کے ساتھ (مُقابلے کے لیے) آئے ہیں، یہ تجھ سے جھگڑتے اور تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں، اے **اللّٰہ**! اپنی مدد نازِل فرما جس کا تو نے مجھ سے وَعدہ فرمایا ہے۔

کفار پر رعب طاری:

(جنگ شروع ہونے سے پہلے) کفار نے عُمَیر بن وَھْب جُمَحِی (جنہوں نے کچھ عرصے بعد اسلام قبول کر لیا تھا) کو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تعداد کا اندازہ کرنے کے لئے بھیجا، انہوں نے واپس جا کر کہا: **اللّٰہ** کی قسم! میرے خیال میں ان میں سے ہر شَخْص جب تک تم میں سے کسی کو قَتْل نہیں کر دیتا تب تک قَتْل نہ ہو گا، چنانچہ جب وہ اپنی تعداد کے برابر تمہارے آدمیوں کو قَتْل کر دیں گے تو اس کے بعد زندگی میں کیا لطف رہے گا؟

پھر قریش نے ابو سَلَمہ جُشَمِی کو بھیجا تو اس نے آ کر کہا: **اللّٰہ** کی قسم! میں نے کوئی بڑی

تعداد، بہت زیادہ ہتھیار اور شہسواروں کی جماعَت تو نہیں البتہ ایسی قوم دیکھی ہے جنھوں نے اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنے سے اِنکار کر دیا ہے، وہ کنکریوں کی مانند نیلی آنکھوں والے سر پر کفن باندھے مرنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔

اس طرح **اللہ** پاک نے ان کے دلوں میں رُعب ڈال دیا حتی کہ عتبہ بن رَبیعہ کہنے لگا: اے گروہِ قریش! بِلا شبہ اگر تم نے انہیں قَتْل کر بھی دیا تو (نتیجہ یہ ہو گا کہ) آدمی ہمیشہ اپنے بھتیجے یا خاندان کے کسی شَخْص کے قاتِل کی شَکْل دیکھتا رہے گا جس کو دیکھنا وہ ناپسند کرتا ہو گا لہٰذا لَوٹ چلو لیکن **اللہ** ضرور پورا فرمائے گا جو کام ہونے والا ہے، یہ سُن کر لوگ تیار ہو گئے جبکہ ابو جہل نے انکار کر دیا۔

غزوہ بدر میں سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خطبہ:

رَسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صفیں سیدھی فرمائیں اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: امابعد! میں تمہیں اسی عمل کی ترغیب دلاتا ہوں جس کی ترغیب **اللہ** نے دی، اس سے منع کرتا ہوں جس سے **اللہ** نے منع فرمایا، بے شک **اللہ** بہت بڑی شان والا ہے، حق بات کا حکم دیتا اور سچ کو پسند فرماتا ہے اور جو بھلائی کے حق دار ہیں انہیں اپنے نزدیک ان کے مرتبوں کے اعتبار سے بھلائی عطا فرماتا ہے۔ (لوگو!) تم حق کی منزلوں میں سے ایک منزل پر کھڑے ہو، اس مقام پر **اللہ** تعالیٰ وہی عمل قبول فرمائے گا جو صِرْف اس کی رضا کے لئے ہو۔ بے شک مصیبت کے وقت صبر ایسی چیز ہے جس سے **اللہ** تَعَالٰی رنج و غم دُور کرتا ہے اور اسی کے ذریعے تم آخرت میں نجات پاؤ گے۔ آج تم حیا کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ **اللہ** تَعَالٰی تم سے اپنی ناراضی والا عمل ہوتا دیکھے کیونکہ **اللہ** تعالیٰ فرماتا ہے:

لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ	ترجمہ کنزالایمان: ضرور تم سے **اللہ** کی بیزاری اس

سے بہت زیادہ ہے جیسے تم آج اپنی جان سے بیزار ہو۔	(پ۲٤، المؤمن:۱۰)

اس نے تمہیں جس بات کا حکم دیا ہے اس کو دیکھو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، اس سے تمہارا پروردگار تم سے راضی ہو گا اور تم اس کی رحمت اور مغفرت کے حق دار ہو جاؤ گے جس کا اس نے تم سے وَعدہ فرمایا ہے، بے شک **اللہ** کا وَعدہ حق ہے، اس کا فرمان حق ہے اور اس کا عذاب سَخت ہے، میں اور تم **اللہ** حَیّ وقَیُّوم سے مدد طلب کرتے ہیں، اسی کی پناہ لیتے ہیں اور اسی کے کرم کو ہم نے تھام رکھا ہے، ہم اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹنا ہے، **اللہ** تعَالٰی ہماری اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔

سب سے پہلے شہید:

سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بہ نفسِ نفیس جنگ میں شرکت فرمائی اور مسلمانوں کو اس کی رغبت دیتے ہوئے فرمایا: بڑھو! جنت کی طرف جس کی چوڑائی میں سب آسمان وزمین سما جائیں۔ اس وَقْت حضرت عُمَیْر بن حُمام رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہاتھ میں کچھ کھجوریں لیے تناول فرما رہے تھے، جب انہوں نے سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ مُبارَک فرمان سنا تو عرض گزار ہوئے: واہ واہ، **یا رَسُولَ اللہ**! اس کی چوڑائی میں آسمان وزمین سما سکتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ کہنے لگے: پھر میرے اور جنت کے درمیان فاصلہ ہی کیا رہ گیا ہے، صِرف اتنا کہ یہ لوگ مجھے شہید کر دیں، اگر میں یہ کھجوریں کھانے تک بھی زندہ رہوں تو یہ بڑی طویل زندگی ہے۔ پھر انہوں نے کھجوریں پھینکیں اور تلوار تھام کر لڑنا شروع کر دیا حتی کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے شہید آپ ہی ہیں۔

آنکھوں میں سنگریزے پڑنا (معجزہ):

جب جنگ خوب بھڑک اُٹھی تو **رسول اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مٹھی

کنکریاں لے کر کفار کی طرف پھینکی اور فرمایا: چہرے خراب ہوئے، اے **اللہ**! ان کے دلوں میں رُعب ڈال دے اور ان کے قدم اُکھاڑ دے۔ تمام کفار کی آنکھوں میں یہ مٹھی بھر سنگریزے پڑے جس سے ان کے قدم اُکھڑ گئے۔ اس وَقْت **رَسُوْل اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ آیت تلاوت فرمارہے تھے:

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ (پ۲۷، القمر:۴۵)	ترجمہ کنزالایمان: اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھیں پھیر دیں گے۔

ٹہنی تلوار بن گئی (معجزہ):

دورانِ جنگ (جب حضرت عُکَّاشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی تلوار ٹوٹ گئی) **رسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھجور کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا: عُکَّاشہ! اس کے ساتھ لڑو۔ حضرت عُکَّاشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اسے پکڑ کر ہِلایا تو وہ ٹہنی ایک عمدہ قسم کی تلوار میں تبدیل ہو گئی۔

کٹا ہوا بازو جڑ گیا (معجزہ):

حضرت خُبَیب بن عَدِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے تلوار لگی اور بازو لٹک گیا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لُعابِ مُبارَک لگا کر بازو واپس اس کی جگہ رکھا تو وہ جُڑ گیا۔

آنکھیں درست ہو گئی (معجزہ):

حضرت قتادہ اور حضرت رِفاعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی آنکھیں بہہ گئی تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں واپس لوٹا دیا۔

اُمَیَّہ بن خَلَف کی ہلاکت:

کفار میں سے جو لوگ قتل ہوئے ان میں دشمنِ خدا اُمَیَّہ بن خَلَف بھی تھا، یہ جنگ میں آنے سے خوف زدہ تھا۔ حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: مکہ میں اُمَیَّہ

بن خَلَف میرا دوست تھا، میرا نام عَبدِ عَمرو تھا، قبولِ اسلام کے بعد عَبدُ الرَّحمٰن رکھا گیا۔ جب ہم مکہ میں تھے تب اس کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگا: عبدِ عَمرو! تم نے اس نام سے اِعْرَاض کرلیا ہے جو تمہیں تمہارے والِد نے دیا تھا؟ میں نے ہاں میں جواب دیا۔ اس نے کہا: میں رحمٰن کو نہیں جانتا لہٰذا تم اپنے اور میرے درمیان کوئی خاص نام مُقَرَّر کرلو جس کے ساتھ میں تمہیں پکارا کروں کیونکہ پُرانے نام سے تم مجھے جواب نہیں دیتے اور اس نام سے میں نہیں پکار سکتا جس کو میں نہیں جانتا۔ حضرت عَبدُ الرَّحمٰن بن عَوف فرماتے ہیں: اس نے جب بھی مجھے عَبدِ عَمرو کہہ کر پکارا تو میں نے اسے جواب نہیں دیا تھا، تو اس کے یہ کہنے پر میں نے کہا: ابو علی! تم جو چاہو اپنے اور میرے درمیان خاص نام مُقَرَّر کرلو۔ کہنے لگا: تم عَبدِ اِلٰہ ہو۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے۔ غزوۂ بدر کے روز جب اس نے اور اس کے بیٹے علی نے مجھے دیکھا اس وَقْت میرے پاس زِرہیں تھیں، اس نے مجھے عبدِ عَمرو کہہ کر پکارا، میں نے کوئی جواب نہ دیا، پھر اس نے عبدِ اِلٰہ کہہ کر پکارا تو میں نے جواب دیا۔ کہنے لگا: کیا تمہیں مجھ میں کچھ رغبت ہے، میں تمہارے لئے ان زرہوں سے بہتر ثابت ہوں گا جو تمہارے پاس ہے؟ میں نے ہاں میں جواب دیا۔ پھر میں نے زرہیں پھینکیں اور اس کو اس کے بیٹے سمیت پکڑ لیا، پھر وہ کہتا ہے: میں نے آج کے جیسا کوئی دن نہیں دیکھا، کیا تمہیں دودھ کی حاجت ہے؟ اس کی مراد یہ تھی کہ جو مجھے قیدی بنالے اور قتل نہ کرے میں اسے فدیے کے طور پر بہت دودھ دینے والی اونٹنیاں دوں گا۔

حضرت عبد الرحمٰن فرماتے ہیں: **اللہ** کی قسم! میں انہیں پکڑے جارہا تھا کہ حضرت بِلال نے اُمَیَّہ بن خَلَف کو میرے ساتھ دیکھ لیا۔ یہ اُمَیَّہ ہی تھا جو مکہ مُعَظَّمہ میں حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو تکلیفیں پہنچایا کرتا تھا تاکہ آپ اسلام چھوڑ دیں۔ جب حضرت بِلال نے اسے دیکھا تو کہنے لگے: کفر کا سردار اُمَیَّہ بن خَلَف...!! بس! اب تُو نہیں بچے گا۔ پھر انہوں نے پکارا:

اے مسلمانوں کے گروہ! یہ اللہ کا دشمن اُمَیَّہ بن خَلَف ہے۔ یہ سن کر انصار کا ایک گروہ ہمارے پیچھے آیا۔ جب مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ ہم تک پہنچ جائیں گے تو میں نے ان کے لئے اُمَیَّہ کا بیٹا چھوڑ دیا تاکہ وہ اس میں مشغول ہو جائیں۔ اُمَیَّہ بھاری جسم کا آدمی تھا، پھر میں نے اسے لیٹنے لیے کہا، وہ لیٹ گیا تو میں نے خود کو اس کے اوپر ڈال دیا تاکہ اسے قتل ہونے سے بچا سکوں، لوگوں نے ہمیں گھیر لیا اور میں اس کا بچاؤ کر رہا تھا، ایک آدمی نے پیچھے سے تلوار اُمَیَّہ کے پاؤں پر ماری تو اس نے ایسی چیخ ماری کہ میں نے ایسی چیخ کبھی نہیں سنی پھر وہ اپنی تلواروں سے اسے ضربیں لگانے لگے، ان میں سے کسی کی تلوار میرے پاؤں کی پشت پر بھی لگی۔

ابوجہل کی موت:

اس اُمَّت کا فِرعَون ابو جہل بھی جنگ میں مارا گیا۔ حضرت عَبۡدُ الرَّحۡمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ فرماتے ہیں: بدر کے روز میں صف میں کھڑا تھا، میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو خود کو دو نَو عمر انصاری لڑکوں کے درمیان کھڑے پایا۔ ایک نے اپنے دوست سے چُھپاتے ہوئے رازدارانہ لہجے میں مجھ سے اِشارے کے ساتھ پوچھا: چچا! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: ہاں! جانتا ہوں، لیکن اے بھتیجے! تمہیں اس سے کیا کام؟ کہنے لگا: مجھے خبر ملی ہے کہ وہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گالیاں دیتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میرا جسم اس کے جسم سے جُدا نہ ہو گا جب تک کہ ہم میں سے جلد موت والا مر نہ جائے۔ حضرت عَبۡدُ الرَّحۡمٰن بن عَوف فرماتے ہیں: پھر دوسرے نے بھی اپنے دوست سے بات راز میں رکھتے ہوئے مجھے اِشارہ کیا اور اسی طرح کہا۔ مجھے اس پر تَعَجُّب ہوا۔ اسی دوران میں نے ابو جہل کو دیکھ لیا، وہ لوگوں کے بیچ گھوم رہا تھا۔ میں نے انہیں بتایا: یہی ہے ابو جہل جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے تو وہ

دونوں اس پر جھپٹے، اسے مارا حتی کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ یہ انصاری نَو عمر شہزادے حضرت مُعاذ بن عَمرو اور حضرت مُعاذ بن عفرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا تھے۔ (جنگ کے اختتام پر) حضرت عَبۡدُ اللہ بن مَسۡعُود رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ ابوجہل کے پاس سے گزرے تو ابھی اس میں حیات کی کچھ رَمَق باقی تھی تو وہ اس کا سر کاٹ کر رَسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں لے آئے، یہ سب سے پہلا سر لایا گیا تھا۔

نضر بن حارث کی ہلاکت:

نَضۡر بن حارِث بھی اس غزوے میں مارا گیا۔ یہ کفر و عناد میں تمام کفارِ قریش سے بڑھ کر تھا، قرآن کے بارے میں کہتا تھا کہ (مَعَاذَ اللہ) یہ پہلے کے لوگوں کی کہانیاں ہے۔ اسے حضرت علی بن ابوطالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے واصِلِ جہنم کیا۔

الغرض کفار کے بہادروں اور سرداروں میں سے تقریباً ۷۰ ہلاک اور قریباً ۷۰ گرفتار ہوئے لہٰذا یہ غزوۂ عُظمٰی، سطوتِ کُبریٰ اور یَوۡمُ الۡفُرۡقَان ہے، جس سے اللہ پاک نے حق و باطل کے درمیان فرق کیا اور اسلام اور مسلمانوں کو عزت دی۔

شاہِ حبشہ کا مسلمانوں کی فتح پر خوشی کا اظہار:

جب شاہِ حبشہ حضرت اَصۡحَمَہ نجاشی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو اس کی خبر پہنچی تو انہوں نے حضرت جعفر بن ابوطالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اور ان کے ساتھ دیگر مسلمانوں کو اپنے پاس بلایا اور ایک پُرانا لِباس پہن کر زمین پر تشریف فرما ہوئے۔ جب حضرت جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اور دوسرے مسلمان آئے تو حضرت اَصۡحَمَہ نجاشی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے ان کو اس واقعے کی خبر دیتے ہوئے کہا: بے شک ہم نے اس وحی میں یہ بات پائی ہے جو حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر

نازِل ہوئی کہ **اللہ** کے بندوں پر حق ہے کہ جب انہیں کوئی نعمت ملے تو **اللہ** کے لئے تَوَاضُع اختیار کریں چونکہ **اللہ** پاک نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد فرمائی ہے اس لئے میں نے یہ تَوَاضُع اختیار کی ہے۔

شُہدائے غزوۂ بدر:

مسلمانوں میں جو اَفْراد شہید ہوئے ان کی کُل تعداد **۱۴** تھی، ان میں سے **۶** حضرات مُہَاجِرِین میں سے تھے جو دَرْج ذیل ہیں: **(۱)**: عُبَیدہ بن حارِث **(۲)**: عمیر بن ابو وقاص **(۳)**: عمیر بن عبدِ عمرو **(۴)**: عاقِل بن بُکَیر **(۵)**: حضرت عمر بن خطاب کے غلام مِہْجَع **(۶)**: صفوان بن وَہب، **۸** حضرات انصار میں سے شہید ہوئے، ان میں سے **۲** قبیلہ اَوس سے تھے: **(۱)**: سعد بن خَیْثَمَہ **(۲)**: مُبَشِّر بن عَبْدُ الْمُنْذِر، اور **۶** حضرات قبیلہ خزرج کے تھے اور وہ یہ ہیں: **(۱)**: عُمَیر بن حُمام **(۲)**: یزید بن حارِث **(۳)**: رافع بن مُعَلّٰی **(۴)**: حارِثہ بن سُرَاقہ **(۵)**: عوف بن حارِث **(۶)**: مُعَوِّذ بن حارِث

غزوۂ بدر میں شریک فرشتوں کی تعداد:

غزوۂ بدر میں صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ فرشتوں نے بھی کفار سے جنگ میں شرکت کی، ان کی تعداد (اولاً) تین ہزار تھی پھر یہ پورے پانچ ہزار ہو گئے۔

شیطان سُرَاقہ بن مالِک کی شکل میں کفارِ قریش کے پاس آیا اور ان سے کہا:

ترجمہ کنزالایمان: آج تم پر کوئی شخص غالب آنے والا نہیں اور تم میری پناہ میں ہو۔	لَا غَالِبَ لَكُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ (پ۱۰، الانفال:۴۸)

پھر جب فرشتوں کو دیکھا تو الٹے پاؤں بھاگا اور بولا: میں تم سے الگ ہوں۔ بھاگنے کی حالت میں یہ کلمات کہہ رہا تھا: اے **اللہ**! میں تجھے تیرا وَعدہ یاد دِلاتا ہوں کہ میں مہلت والوں

میں ہوں۔

اللہ پاک بروزِ قیامت ہمیں بدری صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے زمرے میں اُٹھائے اور دَارُ السَّلام یعنی جنت میں ان کی صحبت سے مستفیض فرمائے۔

تیسرا باب:

اہلِ بدر کے نام

اَوَّلُهُمْ وَاَشْرَفُهُمْ بَلْ وَاَشْرَفُ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَاَهْلِ الْاَرْضِيْنَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

عشرۂ مبشرہ:

- **اَبُوْبَكْر الصِّدِّيْقُ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ
- **عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ
- **عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ
- **عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ
- **طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ
- **سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ
- **سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ
- **اَلزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ
- **عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ
- **اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَامِرُ بْنُ الْجَرَّاحِ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ

یہ عشرۂ مبشرہ کے اسمائے گرامی ہیں، بقیہ کا ذِکر حُرُوفِ تہجی کے اِعتبار سے کیا جائے گا:

حرف ”اَلِف“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ **اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْخَزْرَجِيُّ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ❁ **اَلْاَخْنَسُ بْنُ حَبِيْبٍ السُّلَمِيُّ الْمُهَاجِرِيُّ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ❁ **اَلْاَرْقَمُ بْنُ اَبِی الْاَرْقَمِ الْمَخْزُوْمِيُّ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ❁ **اَسْعَدُ بْنُ يَزِيْدَ الْخَزْرَجِيُّ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ❁ **اَنَسُ بْنُ مُعَاذٍ الْخَزْرَجِيُّ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ❁ **اَنَسَةُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَاجِرِيُّ** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ❁ **اَنَسُ بْنُ قَتَادَةَ الْاَوْسِيُّ**

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ اَوْس بْنُ ثَابِت الْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ اَوْس بْنُ خَوْلِیّ الْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ اِیَاسُ بْنُ اَوْسِ الْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ اِیَاسُ بْنُ الْبُکَیْر الْمُھَاجِرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ.

حرف ''ب'' سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

ﷺ بُجَیْرُ بْنُ اَبِیْ بُجَیْرٍ حَلِیْفُ بَنِیْ دِیْنَارٍ مِنَ الْخَزْرَجِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ بَحَّاثُ بْنُ ثَعْلَبَۃ حَلِیْفُ بَنِیْ سَالِمٍ مِنَ الْخَزْرَجِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ اَلْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرِ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ بَسْبَسَۃُ بْنُ عَمْرٍو حَلِیْفُ بَنِیْ طَرِیْفٍ مِنَ الْخَزْرَجِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرِ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ بَشِیْرُ بْنُ سَعْد اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ بِلَالُ بْنُ رَبَاحِ الْمُھَاجِرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حرف ''ت'' سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

ﷺ تَمِیْمُ مَوْلٰی خُرَاشٍ مِنْ مَوَالِیْ بَنِیْ سَلَمَۃَ مِنَ الْخَزْرَجِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ تَمِیْمُ مَوْلٰی بَنِیْ غَنْمِ بْنِ السِّلْمِ اَلْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ تَمِیْمُ بْنُ یُعَار اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حرف ''ث'' سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

ﷺ ثَابِتُ بْنُ اَقْرَم حَلِیْفُ بَنِیْ عُبَیْدٍ مِنَ الْاَوْسِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ ثَابِتُ بْنُ ثَعْلَبَۃ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ ثَابِتُ بْنُ خَالِد اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ ثَابِتُ بْنُ عَمْرٍو اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ ثَابِتُ بْنُ ھَزَّال اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ ثَعْلَبَۃُ بْنُ حَاطِب اَلْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ ثَعْلَبَۃُ بْنُ عَمْرٍو اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ ثَعْلَبَۃُ بْنُ عَنَمَۃ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ﷺ ثَقِفُ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُھَاجِرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حرف ’’ج‘‘ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رِیَاب اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁جَبْرُ بْنُ عَتِیْکٍ اَلْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁جُبَیْرُ بْنُ إِیَاسٍ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حرف ’’ح‘‘ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁اَلْحَارِثُ بْنُ اَنَسِ بْنِ رَافِعٍ اَلْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَلْحَارِثُ بْنُ اَوْسِ بْنِ رَافِعٍ اَلْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَلْحَارِثُ بْنُ اَوْسِ بْنِ مُعَاذٍ اَلْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَلْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ اَلْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَلْحَارِثُ بْنُ خَزَمَۃَ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَلْحَارِثُ ابْنُ اَبِیْ خَزَمَۃَ اَلْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَلْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّۃِ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَلْحَارِثُ بْنُ عَرْفَجَۃَ اَلْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَلْحَارِثُ بْنُ قَیْسٍ اَلْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَلْحَارِثُ بْنُ قَیْسٍ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَلْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ اَلْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁حَارِثَۃُ بْنُ سُرَاقَۃَ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁حَارِثَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁حَاطِبُ بْنُ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ اَلْمُهَاجِرِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁حَاطِبُ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُهَاجِرِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَلْحُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁حَبِیْبُ بْنُ الْاَسْوَدِ مَوْلٰی بَنِیْ حِزَامٍ مِنَ الْخَزْرَجِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁حُرَیْثُ بْنُ زَیْدٍ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁حُصَیْنُ بْنُ الْحَارِثِ اَلْمُهَاجِرِیُّ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁حَمْزَۃُ بْنُ الْحُمَیِّرِ مِنْ حُلَفَاءِ الْخَزْرَجِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَلْمُهَاجِرِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَهُوَ عَمُّ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حرف ”خ“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

۞خَارِجَۃُ بْنُ زَیْدِ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۞خَالِدُ بْنُ الْبُکَیرِ اَلْمُھَاجِرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞خَالِدُ بْنُ قَیْسٍ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞خَبَّاب بْنُ الْاَرَتِّ اَلْمُھَاجِرِیُّ مِنْ حُلَفَاءِ بَنِیْ زُھْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۞خَبَّاب مَوْلٰی عُتْبَۃَ بْنِ غَزْوَان اَلْمُھَاجِرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞خُبَیْبُ بْنُ اِسَافٍ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞خِدَاشُ بْنُ قَتَادَۃَ اَلْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞خِرَاشُ بْنُ الصِّمَّۃَ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞خُرَیْمُ بْنُ فَاتِکٍ اَلْمُھَاجِرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞خَلَّادُ بْنُ رَافِعٍ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞خَلَّادُ بْنُ سُوَیْدٍ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞خَلَّادُ بْنُ عَمْرٍو اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۞خَلَّادُ بْنُ قَیْسٍ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞خُلَیْدُ بْنُ قَیْسٍ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞خَلِیْفَۃُ بْنُ عَدِیٍّ اَلْخَزْرَجِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞خُنَیْسُ بْنُ حُذَافَۃَ الْمُھَاجِرِی اَلسَّھْمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞خَوَّاتُ بْنُ جُبَیْرٍ اَلْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞خَوْلِیُّ بْنُ اَبِی خَوْلِی اَلْمُھَاجِرِیُّ مِنْ حُلَفَاءِ بَنِی عَدِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حرف ”ذ“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

۞ذَکْوَانُ بْنُ عُبَیْدٍ اَلْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ذُوْ الشِّمَالَیْنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو اَلْمُھَاجِرِیُّ مِنْ حُلَفَاءِ بَنِیْ زُھْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حرف ”ر“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

۞رَاشِدُ بْنُ الْمُعَلّٰی اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۞رَافِعُ بْنُ الْحَارِث اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞رَافِعُ بْنُ عُنْجُدَۃَ اَلْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۞رَافِعُ بْنُ مَالِکٍ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞رَافِعُ بْنُ الْمُعَلّٰی اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۞رَافِعُ بْنُ یَزِیْدِ اَلْاَوْسِیُّ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ رِبۡعِیُّ بۡنُ رَافِعٍ اَلۡاَوۡسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ اَلرَّبِیۡعُ بۡنُ اِیَاسٍ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ رَبِیۡعَۃُ بۡنُ اَکۡثَم اَلۡمُهَاجِرِیُّ مِنۡ حُلَفَاءِ بَنِیۡ عَبۡدِ شَمۡسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ رُحَیۡلَۃُ بۡنُ ثَعۡلَبَۃَ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ رِفَاعَۃُ بۡنُ الۡحَارِثِ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ رِفَاعَۃُ بۡنُ رَافِعٍ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ رِفَاعَۃُ بۡنُ عَبۡدِ الۡمُنۡذِرِ اَلۡاَوۡسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ رِفَاعَۃُ بۡنُ عَمۡرٍو اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ

حرف ”ز“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

ﷺ زِیَادُ بۡنُ السَّکَنِ اَلۡاَوۡسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ زِیَادُ بۡنُ عَمۡرٍو اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ زِیَادُ بۡنُ لَبِیۡدٍ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ زَیۡدُ بۡنُ اَسۡلَم اَلۡاَوۡسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ زَیۡدُ بۡنُ حَارِثَۃَ اَلۡمُهَاجِرِیُّ مِنۡ مَوَالِی بَنِیۡ هَاشِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ زَیۡدُ بۡنُ الۡخَطَّاب اَلۡمُهَاجِرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ زَیۡدُ بۡنُ الۡمُزَیۡنِ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ زَیۡدُ بۡنُ الۡمُعَلّٰی اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ زَیۡدُ بۡنُ وَدِیۡعَۃَ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ

حرف ”س“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

ﷺ سَالِمُ بۡنُ عُمَیۡرٍ اَلۡاَوۡسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ سَالِمٌ مَوۡلٰی اَبِیۡ حُذَیۡفَۃَ اَلۡمُهَاجِرِیُّ مِنۡ مَوَالِی بَنِیۡ عَبۡدِ شَمۡسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ اَلسَّائِبُ بۡنُ عُثۡمَانَ بۡنِ مَظۡعُوۡنَ اَلۡمُهَاجِرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ سَبۡرَۃُ بۡنُ فَاتِکٍ اَلۡمُهَاجِرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ سُرَاقَۃُ بۡنُ عَمۡرٍو اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ سُرَاقَۃُ بۡنُ کَعۡبٍ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ سَعۡدُ بۡنُ خَوۡلَۃَ اَلۡمُهَاجِرِیُّ حَلِیۡفُ بَنِی عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ سَعۡدُ بۡنُ خَیۡثَمَۃَ اَلۡاَوۡسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ سَعۡدُ بۡنُ زَیۡد اَلۡاَوۡسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ سَعۡدُ بۡنُ الرَّبِیۡعِ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ سَعۡدُ بۡنُ سَعۡدٍ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ﷺ سَعۡدُ بۡنُ سَهۡلٍ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ

اللہُ عَنۡہُ ۞سَعۡدُ بۡنُ عُبَادَۃَ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سَعۡدُ بۡنُ عُبَیۡدٍ اَلۡاَوۡسِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سَعۡدُ بۡنُ عُثۡمَانَ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سَعۡدُ بۡنُ مُعَاذٍ اَلۡاَوۡسِیُّ وَسَیِّدُ الۡاَوۡسِ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سَعۡدُ مَوۡلٰی حَاطِبِ اَلۡمُھَاجِرِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سُفۡیَانُ بۡنُ نَسۡرِ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سَلَمَۃُ بۡنُ اَسۡلَم اَلۡاَوۡسِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سَلَمَۃُ بۡنُ ثَابِتٍ اَلۡاَوۡسِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞ سَلَمَۃُ بۡنُ سَلَامَۃَ اَلۡاَوۡسِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سَلِیۡطُ بۡنُ قَیۡسٍ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سُلَیۡمُ بۡنُ الۡحَارِثِ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سُلَیۡمُ بۡنُ عَمۡرٍو اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سُلَیۡمُ بۡنُ قَیۡسٍ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سُلَیۡمُ بۡنُ مِلۡحَانَ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سِمَاکُ بۡنُ سَعۡدٍ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سِنَانُ بۡنُ صَیۡفِیٍّ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سِنَانُ بۡنُ اَبِیۡ سِنَان اَلۡمُھَاجِرِیُّ مِنۡ حُلَفَاءِ بَنِیۡ عَبۡدِ شَمۡسٍ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سَھۡلُ بۡنُ حُنَیۡفٍ اَلۡاَوۡسِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سَھۡلُ بۡنُ رَافِعٍ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سَھۡلُ بۡنُ عَتِیۡکٍ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سَھۡلُ بۡنُ قَیۡسٍ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سُھَیۡلُ بۡنُ وَھۡبٍ اَلۡمُھَاجِرِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سُھَیۡلُ بۡنُ رَافِعٍ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سَوَادُ بۡنُ رَزِیۡنٍ اَلۡخَزۡرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سَوَادُ بۡنُ غَزِیَّۃَ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞سُوَیۡبِطُ بۡنُ حَرۡمَلَۃَ اَلۡمُھَاجِرِیُّ مِنۡ بَنِیۡ عَبۡدِ الدَّارِ بۡنِ قُصَیٍّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ

حرف ”ش“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

۞شُجَاعُ بۡنُ وَھۡبٍ اَلۡمُھَاجِرِیُّ مِنۡ حُلَفَاءِ بَنِیۡ عَبۡدِ شَمۡسٍ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞شَرِیۡکُ بۡنُ اَنَسٍ اَلۡاَوۡسِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ۞شَمَّاسُ بۡنُ عُثۡمَانَ اَلۡمُھَاجِرِیُّ اَلۡمَخۡزُوۡمِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ

حرف ”ص“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ صَبِیْحُ مَوْلَی الْعَاصِ اَلْمُهَاجِرِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ صَفْوَانُ بْنُ وَهْبٍ اَلْمُهَاجِرِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ صَیْفِیُّ بْنُ سَوَادٍ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ صُهَیْبُ بْنُ سِنَانٍ اَلْمُهَاجِرِیُّ مِنْ بَنِی تَمِیْمِ بْنِ مُرَّةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حرف ”ض“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ اَلضَّحَّاکُ بْنُ حَارِثَةَ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ اَلضَّحَّاکُ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ ضَمْرَةُ بْنُ عَمْرٍو اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حرف ”ط“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ اَلطُّفَیْلُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ اَلْمُهَاجِرِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ اَلطُّفَیْلُ بْنُ مَالِکٍ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ اَلطُّفَیْلُ بْنُ النُّعْمَانِ اَلْخَزْرَجِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ طُلَیْبُ بْنُ عَمْرٍو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حرف ”ع“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ عَاصِمُ بْنُ عَدِیٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ عَاصِمُ بْنُ الْعُکَیْرِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ عَاصِمُ بْنُ قَیْسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ عَاقِلُ بْنُ الْبُکَیْرِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ عَامِرُ بْنُ رَبِیْعَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ عَامِرُ بْنُ اُمَیَّةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ عَامِرُ بْنُ الْبُکَیْرِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ عَامِرُ بْنُ سَلَمَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ عَامِرُ بْنُ فُهَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ عَامِرُ بْنُ مُخَلَّدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ عَامِرُ بْنُ السَّکَنِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ عَبَّادُ بْنُ قَیْسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِیَ

عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ ثَعۡلَبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ قَیۡسٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ جُبَیۡرٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ الۡجِدِّ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ جَحۡشٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ الرَّبِیۡعِ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ الۡحُمَیِّرِ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ رَوَاحَۃَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ زَیۡدٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ سُرَاقَۃَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ سَلِمَۃَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ سَھۡلٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ سُھَیۡلٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ شُرَیۡکٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ طَارِقٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ عَامِرٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ عَبۡدِ مَنَافٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ عُرۡفُطَۃَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ عَمۡرٍو** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ عُمَیۡرٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ قَیۡسٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ کَعۡبٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ مَخۡرَمَۃ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ مَسۡعُوۡدٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ مَظۡعُوۡنٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ النُّعۡمَانِ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ بۡنُ جَبۡرٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدَۃُ بۡنُ الۡحَسۡحَاس** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡدُ رَبِّہٖ بۡنُ حِقٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَبۡس بۡنُ عَامِرٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَائِذُ بۡنُ مَاعِصٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عُبَیۡدُ بۡنُ اَوۡسٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عُبَیۡدُ بۡنُ التَّیِّھَانِ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عُبَیۡدُ بۡنُ زَیۡدٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عُبَیۡدُ بۡنُ اَبِیۡ عُبَیۡدٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عُبَیۡدَۃُ بۡنُ الۡحَارِثِ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عِتۡبَانُ بۡنُ مَالِکٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عُتۡبَۃُ بۡنُ رَبِیۡعَۃَ حَلِیۡفُ بَنِیۡ غَنۡمٍ مِنَ الۡخَزۡرَجِ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عُتۡبَۃُ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰہِ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عُتۡبَۃُ بۡنُ غَزۡوَانَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عُثۡمَانُ بۡنُ مَظۡعُوۡنٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **اَلۡعَجۡلَانُ بۡنُ النُّعۡمَانِ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَدِیُّ بۡنُ اَبِی الزَّغۡبَا** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عِصۡمَۃُ بۡنُ الۡحُصَیۡنِ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عِصۡمَۃُ اَلۡاَشۡجَعِیُّ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عَطِیَّۃُ بۡنُ نُوَیۡرَۃَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عُقۡبَۃُ بۡنُ عَامِرٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عُقۡبَۃُ بۡنُ عُثۡمَانَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ❁ **عُقۡبَۃُ بۡنُ**

وَھْب الْاَنْصَارِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عُقْبَۃُ بْنُ وَھْب الْمُھَاجِرِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عُکَّاشَۃُ بْنُ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عُمَارَۃُ بْنُ حَزْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عُمَارَۃُ بْنُ زِیَادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عَمْرُو بْنُ اِیَاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوْحِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَلْمُھَاجِرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَلْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عَمْرُو بْنُ سُرَاقَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عَمْرُو بْنُ اَبِی سَرْحٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عَمْرُو بْنُ طَلْقٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عَمْرُو بْنُ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عَمْرُو بْنُ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عَمْرُو بْنُ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عَمْرُو بْنُ ثَعْلَبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عُمَیْرُ بْنُ حَرَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عُمَیْرُ بْنُ الْحُمَامِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عُمَیْرُ بْنُ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عُمَیْرُ بْنُ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عُمَیْرُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عُوَیْمُ بْنُ سَاعِدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ عِیَاضُ بْنُ زُھَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حرف ’’غ‘‘ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

۞ غَنَّامُ بْنُ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ.

حرف ’’ف‘‘ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

۞ اَلْفَاکِہُ بْنُ بِشْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ فَرْوَۃُ بْنُ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ.

حرف ’’ق‘‘ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

۞ قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ قُدَامَۃُ بْنُ مَظْعُوْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ قُطْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ قَیْسُ بْنُ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ قَیْسُ بْنُ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۞ قَیْسُ بْنُ مُخَلَّدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حرف ”ك“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ **كَعْبُ بْنُ جَمَّازٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **كَعْبُ بْنُ زَيْدٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ.

حرف ”ل“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ **لَبْدَةُ بْنُ قَيْسٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ.

حرف ”م“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ **مَالِکُ بْنُ اَبِیْ خَوْلِی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَالِکُ بْنُ الدُّخْشُمِ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَالِکُ بْنُ رَبِيْعَةَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَالِکُ بْنُ رِفَاعَةَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَالِکُ بْنُ عَمْرٍو** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَالِکُ بْنُ قُدَامَةَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَالِکُ بْنُ مَسْعُوْدٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَالِکُ بْنُ نُمَيْلَةَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **اَلْمُجَذَّرُ بْنُ زِيَادٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مُحْرِزُ بْنُ عَامِرٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مُحْرِزُ بْنُ نَضْلَةَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مِدْلَاجُ بْنُ عَمْرٍو** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَرْثَدُ بْنُ اَبِیْ مَرْثَدٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَسْعُوْدُ بْنُ اَوْسٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَسْعُوْدُ بْنُ خَلْدَةَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَسْعُوْدُ بْنُ رَبِيْعَةَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَسْعُوْدُ بْنُ زَيْدٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَسْعُوْدُ بْنُ عَبْدِ سَعْدٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مُعَاذُ بْنُ الْحَارِثِ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مُعَاذُ بْنُ الصِّمَّةِ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مُعَاذُ بْنُ مَاعِصٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَعْبَدُ بْنُ عَبَّادٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مَعْبَدُ بْنُ قَيْسٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مُعَتِّبُ بْنُ عُبَيْدٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مُعَتِّبُ بْنُ عَوْفٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ **مُعَتِّبُ بْنُ قُشَيْرٍ**

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁مَعْقَلُ بْنُ الْمُنْذِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁مَعْمَرُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁مَعْنُ بْنُ عَدِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁مَعْنُ بْنُ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁مُعَوِّذُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁مُعَوِّذُ بْنُ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁اَلْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁مُلَیْلُ بْنُ وَبَرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁اَلْمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁اَلْمُنْذِرُ بْنُ قُدَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁اَلْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁مِھْجَعُ بْنُ صَالِحٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حرف ”ن“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁اَلنَّضْرُ بْنُ الْحَارِثِ الْاَوْسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁اَلنُّعْمَانُ بْنُ الْاَعْرَجِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁اَلنُّعْمَانُ بْنُ سِنَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁اَلنُّعْمَانُ بْنُ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁اَلنُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁اَلنُّعْمَانُ بْنُ اَبِیْ خَزَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁اَلنُّعْمَانُ بْنُ عَصَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁اَلنُّعْمَانُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁نُعَیْمَانُ بْنُ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁نَوْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حرف ”ہ“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁ھَانِیءُ بْنُ نِیَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ھُبَیْلُ بْنُ وَبَرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁ھِلَالُ بْنُ الْمُعَلّٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

حرف ”و“ سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁وَرَقَۃُ بْنُ اِیَاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁وَدِیْعَۃُ بْنُ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁وَھْبُ بْنُ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ❁وَھْبُ بْنُ اَبِیْ سَرْحٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

حرف "ي" سے شروع ہونے والے اسمائے گرامی

❁يَزِيْدُ بْنُ الْاَخْنَسِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁يَزِيْدُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁يَزِيْدُ بْنُ خِذَامٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁يَزِيْدُ بْنُ رُقَيْشٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁يَزِيْدُ بْنُ السَّكَنِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁يَزِيْدُ بْنُ الْمُنْذِرِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

کنیت سے مشہور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

❁اَبُو اَيُّوْب الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو الْاَعْوَرِ بْنُ الْحَارِثِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو حَبَّةَ بْنُ ثَابِتٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو حَنَّةَ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو حَبِيْبِ بْنُ زَيْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو حَسَن الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو خَارِجَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو خَالِدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو خُزَيْمَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو دَاوُدَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو دُجَانَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو سَبْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو سَلِيْطٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو سَلَمَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو سِنَانٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو شَيْخٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو صِرْمَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو طَلْحَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو عَقِيْلٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو قَتَادَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو قَيْسِ بْنُ الْمُعلّٰى رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو كَبْشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو لُبَابَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو مَخْشِى رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو مَرْثَدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو مُلَيْلٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو الْهَيْثَمِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ❁اَبُو الْيَسَرِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

خاتمہ

اب ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ اُٹھاتے ہیں اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ کی آل واصحاب بِالخُصُوص بدری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں: اے **اللہ**! ہمیں سیدھے راستے اور طریقے پر قائم رکھ اور ان بزرگوں سے محبت کے صدقے ہمیں چشمہ سلسبیل کا خالص میٹھا پانی عطا فرما، الٰہی! ہمیں ایسے اعمال کی توفیق عطا فرما جن سے ہم تیری رحمت پانے کے حق دار ہو جائیں اور ہر گناہ سے سلامتی عطا فرما، مولیٰ! ہمیں ہر تنگی میں کشادگی اور ہر غم سے خلاصی عطا فرما، ہمارے دلوں اور زبانوں کو اپنے ذِکر میں مشغول کر دے، ہمیں اپنے غضب اور خفیہ تدبیر سے امن عطا فرما، ہم تیری نافرمانی سے بچے رہیں، ہمیں ہر بیماری سے شِفا عطا فرما، ہمارے دشمنوں کو ہماری مصیبت پر خوش ہونے کا موقعہ نہ ملے، ہمیں جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا فرما دے، ہمیں اپنے نیکوکار بندوں میں بنا دے، ہمیں ایسے اعمال کی توفیق عطا فرما جو تجھے پسند ہے اور جنت میں اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما، اے **اللہ**! ہمیں ایمان پر موت دے، شیطان کے وسوسوں سے ہماری حِفاظت فرما، قیامت کی ہولناکیوں سے ہمیں پناہ عطا فرما، ان چیزوں سے ہماری حفاظت فرما جو حسرت وندامت کا سبب بنیں، قیامت کے روز حضرت سیِّدنا **مُحَمَّد** مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جھنڈے تلے ہمارا حشر فرما، اے **اللہ**! ہم پر، ہمارے آباؤ اجداد، اہل واولاد، بزرگوں اور دوستوں پر رَحم فرما، قیامت کے روز ہمیں رسوا نہ کرنا، ہمیں تمام بیماریوں اور تکلیفوں سے شفا عطا فرما، نزع کی سختیاں ہم پر آسان فرما دے، جب ہمارا آخری وَقت ہو تو اپنے فضل سے خاتمہ بِالخیر نصیب فرما۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل سادتنا السادة البدرية

رضوان الله تعالى عليهم أجمعين

لشيخ الإسلام والمسلمين، خاتمة المحدثين والمحققين
الشيخ، السيّد أحمَد بن زَيني دَحلان المكي الشافعي
(١٢٣٢-١٣٠٤هـ)

حققه وخرجه وعلق عليه
محمّد خرم شَهزاد العطّاري الأنصاري

عملي في الكتاب

اعتمدت في تحقيق الكتاب على نسخة خطية من مكتبة مكة المكرمة، محفوظة في نوع "التاريخ" تحت رقم ١٠٦، رمزت لها بـ (أ)، وهي نسخة جيدة كاملة وواضحة، وقد انتهى من نسخها الشيخ محمد بن أحمد الحضراوي في حياة المؤلف سنة ١٢٧٢ھ حيث يقول: وكان الفراغ من كتابة هذه النسخة المباركة في اليوم التاسع والعشرين من شهر شعبان المكرم ١٢٧٢ھ بمكة المشرفة على يد كاتبها الفقير إلى الله محمد بن الشيخ أحمد الحضراوي عفى الله عنه. آمين

وقابلتها مع نسخة خطية الثانية من مكتبة المسجد النبوي، محفوظة في نوع "التاريخ والتراجم والأنساب" تحت رقم ٨٠/١٨١ (٢)، رمزت لها بـ (ب)، وهي أيضاً نسخة واضحة وكاملة، نسخها الشيخ محمد بابقي بن سالم الحضرمي المدني سنة ١٣١٩ھ، يقول: وكان الفراغ من كتابتها نهار الخميس الموافق عشرين من شوال سنة تسعة عشر وثلاثمائة بعد الألف بقلم محمد بابقي بن سالم الحضرمي ثم المدني.

وقد سرت في التحقيق والتهميش والتعليق على هذه النقاط:

☆ إيضاح الفروق بين النسختين في الهوامش.

☆ إهمال الفروق بين "صلى الله عليه وسلم" و"صلى الله تعالى عليه وسلم" ونحوها.

☆ إيضاح الآيات القرآنية بالأقواس المزهرة: ﴿ ... ﴾.

☆ إيضاح الأحاديث الشريفة بالقوسين الكبيرين: ((...)).

☆ توزيع فقرات النص مع وضع علامات الترقيم.

☆ اهتمام بعض إعراب الصعبة.

☆ تخريج الآيات القرآنية الكريمة والأحاديث النبوية الشريفة والأقوال والأشعار وغيرهم.

☆ تفسير غريب من الألفاظ والذي يشكل على القارئ فهمه.

☆ التعريف بالأعلام.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي نوّر الوجود بطلعة سيّد الأنام، وأطلعه في سماء الجهاد بدراً، والصَّلاة والسَّلام على سيّدنا محمّد الذي محى الله ببعثته الظّلام، وأعلى له في الخافقين ذكراً، وعلى آله وأصحابه البررة الكرام، أولي العزم والهمم التي لا تحيط بها قدراً، وعلى التابعين لهم بإحسان، صلاةً وسلاماً دائمَين متلازمَين، نرجوا ببركتها[٣] يوم القيامة ذخراً.

أمّا بعد، فهذه كلمات التقطتها من كتب الآثار في بعض مناقب السَّادة [أهل بدرٍ الَّذين هم في الفضل بعد الأنبياء][٤] الأخيار، راجياً بذلك عود بركاتهم عليّ وعلى من قرأ ذلك أو سمعه من الأنام، ومبتغياً من الله بمحبتهم الاجتماع بهم في دار السّلام، إنه على ذلك قدير وبالإجابة جدير. وجعلت ذلك في ثلاثة أبواب وخاتمة، **الباب الأوّل** في ذكر شيء من فضائل[٥] الصَّحابة عموماً وأهل بدرٍ خصوصاً وما أعطوه من المزايا، **الباب الثّاني** في ذكر غزوة بدرٍ وبيان من استشهد منهم[٦] فيها رضي الله عنهم، **الباب الثّالث** في ذكر أسمائهم، **الخاتمة** في أدعية يدعى بها عند الختام، والله المسئول أن يجعل ذلك خالصاً لوجهه الكريم، وموجباً للفوز لديه في جنَّات[٧] النَّعيم.

---

(٣) في (ب): بركتهما.

(٤) ما بين المعقوفين سقط من (أ)

(٥) في (ب): فضل.

(٦) "منهم" سقط من (ب).

(٧) في (ب): بجنات.

الباب الأوَّل

في ذكر شيء من فضائل[٨] الصَّحابة عموماً وأهل بدرٍ خصوصاً وفي بيان[٩] ما أعطوه من المزايا رضوان الله عليهم أجمعين

فمن ذلك ما صحَّ عنه صلى الله عليه وسلم:

أنه قال: ((**إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَ أَصْحَابِي عَلَى الْعَالَمِينَ سِوَى النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ**)).[١٠]

ومنها قوله صلى الله عليه وسلم: ((**اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي، لا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ آذَاهُمْ [فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي]**[١١] **فَقَدْ آذَى الله وَمَنْ آذَى اللَّهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ**)).[١٢]

---

(٨) في (ب): فضل.

(٩) "في بيان" سقط من (ب).

(١٠) أخرجه الخطيب في "تاريخ بغداد"، ٣٨١/٣، وقال: هذا حديث غريب، وابن عساكر في "تاريخ مدينة دمشق"، ١٨٤/٢٩، والبزار كما في "كشف الأستار" (٢٧٦٣)، كتاب علامات النبوة، مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضي عنهم، ٢٨٨/٣: عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه، وأخرجه الطبري في "صريح السنة" (٢٣)، القول في صحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن جابر بن عبد الله، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((**إنّ اللهَ جَلَّ وَعَلا اخْتَارَ أَصْحَابِي عَلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ سِوَى النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِيْنَ**...إلخ))، قال السَّخاوي في "فتح المغيث"، معرفة الصحابة، بيان عدالة الصحابة، ٩٧/٤: أخرجه البزار بسند رجاله موثقون، وقال الهيثمي في "مجمع الزوائد" (١٦٣٨٣)، كتاب المناقب، باب ما جاء في أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصهاره، ٥٤٥/٩: رجاله ثقات وفي بعضهم خلاف.

(١١) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(١٢) أخرجه أحمد في "مسنده" (٢٠٥٤٩)، ١٦٩/٣٤، والبخاري في "التاريخ الكبير"، ٣٧/٥،

وفي رواية: ((**اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي، لاَ تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ**)).(١٣)

وفي رواية: ((**لا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، مَنْ**(١٤) **سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلائِكَة وَالنَّاس أَجْمَعِينَ لا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفاً وَّلا عَدْلاً**)).(١٥)

ومنها قوله صلى الله عليه وسلم: ((**إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي خَيْراً أَلْقَى حُبَّ أَصْحَابِي فِي قَلْبِهِ**)).(١٦)

ومنها قوله صلى الله عليه وسلم: ((**مَنْ أَحْسَنَ الْقَولَ فِي أصْحَابِي فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ، وَمَنْ أَسَاءَ الْقَولَ فِي أصْحَابِي كَانَ مُخَالِفًا لِسُنَّتِي وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَبِئْسَ الْمَصِيْر**)).(١٧)

والترمذي في "صحيحه" (٣٨٦٦)، أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب في من سبّ أصحاب النَّبي صلى الله عليه وسلم، ص٨٧٠، وغيرهم عن عبد الله بن مغفل المزني، واللَّفظ للترمذي: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((**الله الله فِي أَصْحَابِي، لا تَتَّخِذُوهُمْ غَرْضاً بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ وَمَنْ آذَى اللهَ يُوشِكُ أَن يَّأْخُذَهُ**))، وقال الترمذي: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

(١٣) تقدَّم، وهو الحديث السابق.

(١٤) في (ب): فمن.

(١٥) أخرجه الديلمي في "مسند الفردوس" (٧٣٠٢)، ١٤/٥: عن جابر رضي الله تعالى عنه، ((**لا تَسُبُّوا أَصْحَابِي مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْن لا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلا عَدْلٌ**)).

(١٦) أخرجه أبو نعيم في "تاريخ أصبهان"، ٤٦٧/١: عن أنس رضي الله عنه.

(١٧) أخرجه أبو سعيد في "شرف المصطفى" عن أنس رضي الله تعالى عنه كما في "كنز العمال" (٣٢٥٣٠)، كتاب الفضائل، الباب الثالث في ذكر الصحابة وفضلهم رضي الله عنهم أجمعين،

ومنها قوله صلى الله عليه وسلم: **((إنّ اللّهَ اخْتَارَني وَاخْتَارَ لِي أصْحَابِي وأصْهارِي وسَيَأْتِي قَوْمٌ يَسبُّونَهُمْ ويَنْتَقِصُونَهُمْ فَلا تُجالِسُوهُمْ وَلا تُشارِبُوهُمْ وَلا تُؤَاكِلُوهُمْ وَلَا تُناكِحُوهُمْ)).**(۱۸)

فهذه بعض من فضائلهم(۱۹) وإلا فالآيات والأحاديث الدالّة على ذلك أكثر من أن تحصى، وأما ما ورد في خصوص أهل بدرٍ الّذين هم أفضل الصَّحابة رضوان الله عليهم فكثير أيضاً، فمن ذلك إخباره صلى الله عليه وسلم بأنّ الله غفر لهم ما تقدّم من ذنبهم وما تأخّر وبشّرهم صلى الله عليه وسلم بالجنّة، ومنها قوله صلى الله عليه وسلم لعمر بن الخطّاب رضي الله عنه في حقّ حاطِب بن أبي بَلْتَعَة رضي الله عنه: **((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْراً، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ))**(۲۰) أو **((فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ))**(۲۱)

الفصل الأول في فضائل الصحابة رضي الله عنهم أجمعين، ۱۱/۲٤۷، وغيره.

(۱۸) أخرجه العقيلي في "الضعفاء الكبير"، ۱/۱۲٦: عن أنس رضي الله عنه.

(۱۹) في (ب): "من بعض فضائلهم".

(۲۰) أخرجه البخاري في "صحيحه" (٦۲٥۹)، كتاب الاستئذان، باب من نظر في كتاب من يحذر...إلخ، ص۱٥٤۸: عن علي رضي الله عنه.

(۲۱) أخرجه البخاري في "صحيحه" (۳۰۰۷)، كتاب الجهاد والسير، باب الجاسوس، ص۷۷۱، و(٤۲۷٤) كتاب المغازي، باب غزوة الفتح، ص۱۰٦۳، و(٤۸۹۰) كتاب تفسير القرآن، باب لا تتخذوا عدوّي وعدوّكم أولياء، ص۱۲٥٤، ومسلم في "صحيحه" (۲٤۹٤)، في كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب من فضائل أهل بدر...إلخ، ص۹۷۲، والترمذي في "صحيحه" (۳۳۰٥)،كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الممتحنة، ص۷٦۱، وأبوداود في "صحيحه" (۲٦٥۰)، كتاب الجهاد، باب في حكم الجاسوس إذا كان مسلماً، ص٤۲۲، وغيرهم عن علي رضي الله عنه.

فدمِعت عينا عمر رضي الله عنه(٢٢).

وليس في الحديث إباحة الذُّنوب لهم(٢٣) وإنما هذا خطاب إكرامٍ وتشريفٍ، تضمّن أن هؤلاء لبذلهم مُهَجهم(٢٤) في الله ونصر دينه حصلت لهم حالةٌ غفرت بها ذنوبهم السّابقة(٢٥)، وتأهّلوا أن يغفر لهم ما يحصل من الذُّنوب على فرض حصوله، ولا يلزم من ذلك وقوع الذنب منهم بعد ذلك بالفعل ولو وقع فإنه يغفر، وقد أظهر الله صِدق رسوله صلى الله عليه وسلم في كل من أخبر عنه بشيء من ذلك، فإنهم لم يزالوا على عمل أهل الجنة إلى أن فارقوا الدنيا.

وصحّ أنه صلى الله عليه وسلم قال له جبريل: ما تَعُدُّونَ أهل بدرٍ فيكم؟ قال: ((مِنْ(٢٦) **أفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ**)) أو كلمةً نحوها [قال جبريل عليه السّلام:](٢٧) كذلك من شهد بدراً من الملائكة(٢٨) أي نعدّه من أفضل

(٢٢) أخرجه البخاري في "صحيحه" (٦٢٥٩)، كتاب الاستئذان، باب من نظر في كتاب من يحذر...إلخ، ص١٥٤٨: عن علي رضي الله عنه.

(٢٣) "لهم" سقط من (ب).

(٢٤) في (ب): لبذل مُهَجهم.

"**مُهَج**": جمع المُهْجَة، وهي خالص دم الإنسان الذي إذا خرج خرجت روحه كما في "الفروق اللغوية" لأبي هلال العسكري، ص١٠٣.

(٢٥) في (ب): السالفة.

(٢٦) "من" سقط من (ب).

(٢٧) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(٢٨) أخرجه البخاري في "صحيحه" (٣٩٩٢)، كتاب المغازي، باب شهود الملائكة بدراً، ص١٠٠٣، وغيره: عن مُعَاذ بن رِفَاعَة بن رافع الزُّرَقي، عن أبيه.

الملائكة. ولسيّدنا[٢٩] عمر بن الفارض[٣٠] رضي الله عنه [إشارةً إلى ما ذكر بقوله][٣١]:

فليصنع القوم ما شاؤوا لأنفسهم | هم أهل بدرٍ فلا يخشَون من جرحٍ[٣٢]

وذكر بعض السّادة الصّوفية: أنّ كثيراً من الأولياء قد أعطوا الولاية ببركة تلاوة أسمائهم وأنّ كثيراً من المرضى توسّلوا إلى الله تعالى بهم في شفاء أسقامهم فعافاهم الله تعالى.[٣٣] وقال بعض العارفين: ما جعلت يدي على رأس مريضٍ وتلوت أسمائهم بنيةٍ خالصةٍ إلا عافاه الله وشفاه، وإن يكن قد حضر أجَله خفف الله عنه.[٣٤] وقال بعضهم: جربت أسمائهم تلاوةً وكتابةً فما رأيت أسرع منها أي من أسمائهم والتوسُّل بها إجابةً لمطلوبي.[٣٥] وروي عن جعفر بن عبد الله رحمه الله تعالى أنه قال: أوصاني والدي بحبّ جميع أصحاب رسول الله صلى

---

(٢٩) في (ب): لسيدي.

(٣٠) هو أبو حفص عمر بن علي بن مرشد بن علي الحموي الأصل، المصري المولد والدار والوفاة، شرف الدين، المعروف بابن الفارض (ت٦٣٢ھ)، له ديوان شعر، جمعه سبطه علي وشرحه كثيرون منهم حسن البوريني وعبد الغني النابلسي.

(انظر: "الأعلام"، ٥/٥٥)

(٣١) ما بين المعقوفين زيادة من (ب).

(٣٢) هكذا في (أ) و (ب)، ولكن في "ديوان ابن الفارض"، ص١٠٣:

فليصنع الركب ما شاؤوا بأنفسهم | هم أهل بدر فلا يخشون من حرج

(٣٣) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة٢، و"سيف النصر" للسنوسي، ص٢٩.

(٣٤) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة٢، و"سيف النصر" للسنوسي، ص٢٩.

(٣٥) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة٢، و"سيف النصر" للسنوسي، ص٣٠.

الله عليه وسلم، وقال لي: يا بنيّ، إنّ الدُّعاء عند ذكرهم يستجاب، وإنّ الرّحمة والبركة والغفران والرضا والرضوان تحيط بالعبد إذا ذكرهم أو قال: عند الدُّعاء بأسمائهم، وأنّ من ذكرهم في كل يومٍ وسأل الله تعالى بهم حاجةً قضيت له.(٣٦)

وينبغي لمن ذكر أهل بدرٍ أن يدعو لكل واحدٍ منهم عند ذكر إسمه بما يليق به، فيقول: محمّد رسول الله صلى الله عليه وسلم، أبو بكر الصدّيق رضي الله عنه، عمر ابن الخطّاب رضي الله عنه وهكذا إلى آخرهم، فإنه أنجح للإجابة(٣٧).

وذكر عن زيد بن عقيل رحمه الله تعالى أنه قال: انقطعت طريق بأرض المغرب في بعض السنين من سباعٍ ضاربةٍ، وانقطعت طريق أخرى(٣٨) من لصوصٍ، فما كنت أرى أحداً يخطو(٣٩) من تلك الطرق(٤٠) إلا هلك ولو كان في عددٍ عديدٍ، وقد ضاعت في تلك الطرق أموال وأنفس كثيرة، وكان إذا ورد علينا من تلك الطرق أحد استغربنا ذلك، فبينما نحن جلوس في بعض الأيام إذ أقبل رجل من تلك الطرق ومعه تجارة عظيمة وليس معه إلا عبده، وهو يحرّك

---

(٣٦) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة٢ و"سيف النصر" للسنوسي، ص٣٠. قال الحلبي في "سيرته"، باب ذكر غزوة بدر الكبري، ٢٠٢/٢: ذكر الإمام الدّواني، أنه سمع من مشايخ الحديث أنّ الدّعاء عند ذكرهم يعني أصحاب بدرٍ مستجاب، وقد جرّب ذلك.

(٣٧) في هامش (أ): وإذا كان نظماً فليترضّى عنهم جميعاً بعد...أسمائهم رضي الله عنهم.

(٣٨) في (ب): آخر.

(٣٩) في (ب): يخطر.

(٤٠) هكذا في (أ) و (ب)، والمذكور طريقان فكان الصّواب أن يقال: "من تينك الطريقين" ويمكن أن يقال: أراد بالجمع ما فوق الواحد. انتهى، أفاده الشيخ إبراهيم عبد الغفّار الدسوقي في تصحيح شرح العلامة ابن مهنّا للكتاب "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ص٧.

شفتيه كالذي يتلوا بعض الأسماء، فابتدره والدي وقال: إن لهذا شاناً عظيماً، ونظرنا خلفه فلم نر معه[(٤١)] أحداً غير عبده، فقال له والدي: سبحان الله، كيف سلمت تجارتك وأنت وحدك والطريق مقطوعة منذ أيامٍ من اللُّصُوص والسّباع؟ فقال: أما يكفيك أني دخلت هذه الطريق بجيشٍ دخل بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولقي بهم[(٤٢)] أعداءه، ونصره الله تعالى؟ فقال له والدي: وأيّ جيش هو[(٤٣)] أدركته أنت من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقال: أدركت أصحاب بدرٍ رضي الله عنهم وأدخلتهم معي هذه الطريق المُخِيْفة[(٤٤)]، فما كنت أخاف لصّاً ولا سَبُعاً. فقال له والدي: سألتك بالله أن تكشِف لي عن قضيتك. فقال: اعلم، أني كنت أميرَ قومٍ لصوصٍ، نقطع الطّريق، ولا تمرّ بنا قافلة إلا نهبناها، ولا تجارةٌ إلا أخذناها، فبينما نحن[(٤٥)] ليلة من اللّيالي إذ جاءت إلينا جواسيسنا، وأخبرونا: إنّ فلانا التاجر خارِج بتجارةٍ عظيمةٍ ومعه خمسة عشر رجلاً، فلما سمعنا ذلك حملنا عليهم فقتلنا من أتباعه عشرة رجالٍ، ثم أقبل علينا التاجر وقال: يا هؤلاء، ما حاجتكم وما تريدون؟ فقلنا له: نريد أن نأخذ هذه التجارة، فانجح بمن بقي من أصحابك قبل أن يقع بكم مثل ما وقع بإخوانكم. فقال لنا: كيف تقدرون على ذلك ومعي أهل بدرٍ؟ فقلت له: أنا لا أعرف بدراً

---

(٤١) "معه" سقط من (ب).

(٤٢) "بهم" سقط من (ب).

(٤٣) "هو" سقط من (ب).

(٤٤) في (ب): المخوف.

(٤٥) في (أ): فبتنا نحو، والصواب ما أثبت.

ولا أصحابه. فقال: الله أكبر، ثم أخذ يتلوا في أسماء لا أعرفها، فأخذنا الرّعب عند تلاوتها، وانهزمنا، وثارت علينا ريحٌ شديدةٌ، وسمعنا دكدكة(٤٦) وقعقعة سلاحٍ(٤٧) واشتباك رماحٍ(٤٨)، وقائلاً يقول: استقبلوا أهل بدرٍ بصبرٍ جميلٍ، فنظرت رجالاً أيّ رجال(٤٩) كالعِقْبان(٥٠) على خيول تسبق الريح، فأحاطوا بنا، فلما عاينت ذلك بادرت إلى صاحب التجارة، فقلت: أنا مستجير بالله وبك. فقال: تب إلى الله من هذه الفِعَال، فتبت على يديه، وقد قتل من أصحابي بعدة من قتل من أصحابه، ثم أني لما أردت الانصراف سألته فعلّمني أسماء أهل بدرٍ، فمنذ عرفتها لم أحتج إلى حراسة أحدٍ من الخلق لا في البرّ ولا في البحر، وبها جئت من هذه الطريق كما رأيتني، فكل من رآني من لصّ أو سَبُعٍ حادّ عن طريقي، فللّه الحمد، وهذا سبب خروجي وحدي.(٥١) انتهى

وحكي عن بعضهم أنه خرج يريد الحج إلى بيت الله الحرام، فكتب أسماء أهل بدرٍ في قرطاسٍ وجعله في أُسْكُفّة الباب(٥٢) أي عتبة الباب، وكان صاحب مالٍ، فلمّا سافر جاء اللُّصُوص داره ليأخذوا ما فيها، فلما صعدوا السّطح سمعوا

---

(٤٦) "**دكدكة**" أي صوتاً كصوت الهدم، انظر: "شرح أسماء أهل بدر" لابن مهنّا، ص٧.

(٤٧) "**قعقعة سلاح**" أي صوته، انظر: "شرح أسماء أهل بدر" لابن مهنّا، ص٧.

(٤٨) "**اشتباك رماح**" أي أصوات اختلاطها، انظر: "شرح أسماء أهل بدر" لابن مهنّا، ص٧.
وفي (ب): أرماح.

(٤٩) في (ب): الرجال.

(٥٠) "**العِقْبان**" جمع "عُقَاب" وهو طائر معروف.

(٥١) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة١، و"سيف النصر" للسنوسي، ص٣٢.

(٥٢) "**أُسْكُفّة الباب**" أي عتبته العليا، انظر: "شرح أسماء أهل بدر" لابن مهنّا، ص٨.

حديثاً وقعقعة سلاحٍ فرجعوا، ثم أتوا الليلة الثانية فسمعوا مثل ذلك، ثم مرّةً أخرى فسمعوا مثل ذلك، فانكفّوا حتى جاء الرجل من الحج، فجاء رئيس اللُّصُوص، وقال له: سألتك بالله العظيم أن تخبرني بما صنعت في دارك من التحفّظات؟ قال[٥٣]: ما صنعت شيئاً غير أني كتبت قوله تعالى: ﴿وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾﴾ [البقرة:٢٥٥]، وكتبت أسماء أهل بدر بأسرهم[٥٤]، فهذا ما جعلت في داري. فقال ذلك اللصّ: كفاني ذلك فائدة.[٥٥]

وحكى بعض صلحاء أهل المغرب، قال: خرجت مسافراً إلى مدينة سَبتة[٥٦]، وهي قرية بالمغرب، فركبت في سفينة كبيرة وكان فيها خلق كثير، فهاج بنا البحر، واشتدّ الرياح[٥٧]، وعظمت الأمواج، حتى أشرفنا على الغرق، فكنا بين باكٍ وداعٍ ومتضرعٍ، فقال لي بعض أصحابي: إنّ في السفينة رجلاً مجذوباً، فهل لك أن تذهب إليه وتسأله لنا الدُّعاء؟ فذهبت إليه فإذا هو نائم، فقلت في نفسي: إلى هذا أرسلوني، لو كان لهذا المسكين عقل ما نام ونحن في هذه الحالة، ثم وكزته برجلي فأفاق وهو يضطرب ويقول: بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الأرض ولا في السمآء وهو السَّميع العليم. فقلت: يا عبد الله،

---

(٥٣) في (ب): فقال.

(٥٤) "**بأسرهم**" أي بأجمعهم.

(٥٥) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة٣، و"سيف النصر" للسنوسي، ص٣٧.

(٥٦) هي بلدة مشهورة من قواعد بلاد المغرب، انظر: "معجم البلدان"، ٢٠٦/٣.

(٥٧) في (ب): الريح.

أما ترى ما نحن فيه؟ فسكت ولم يجبني، فكلمته ثانيةً[(٥٨)] فقال: هاكَ[(٥٩)] هذا القرطاس، واجعله في مقدّم السفينة، وأشِر به إلى الرِّيح من حيث تأتي. فأخذته وجعلته كما أمر[ني][(٦٠)] قال: فكشف الله عن بصري، وإذا رجال قد أخذوا بطرف السفينة وجروها[(٦١)] من البحر وركزوها في البرّ، وقد انكسر في تلك الليلة سُفُن كثيرة، فلمّا كان الغد جاءتنا ريح طيبة، فأخرجنا السفينة من الرَّمل وسرنا، والذي كان مكتوباً[(٦٢)] في تلك الورقة أسماء أهل بدر. فصرنا نتلوا في أسمائهم حتى وصلنا مقصدنا سالمين رضي الله عنهم أجمعين.[(٦٣)]

وحكى بعضهم، قال: كان لي ولد من أحبّ الخلق إليَّ، وكان ذا ديانةٍ وتعفُّفٍ، فقتله ابن الوزير ظلماً، فطلبت ثأره، فلم يأخذ أحد بيدي في ذلك، فجعلت أسأل الله تعالى بأهل بدرٍ صباحاً ومساءً، واستجير بهم في أخذ ثأره[(٦٤)] حتى ضاق صدري وأيست من أخذ الثأر[(٦٥)]، فبينما أنا نائم ليلةً من الليالي إذ رأيت رجلاً بهيئةٍ سنيَّةٍ وحالةٍ مرضيَّةٍ، وقائلاً يقول: اقدموا يا أهل بدرٍ[(٦٦)]،

---

(٥٨) في (ب): ثانياً.

(٥٩) "هاكَ" أي خُذ.

(٦٠) "ني" سقط من (أ).

(٦١) في (ب): وخرجوها.

(٦٢) في (ب): والذي مكتوب.

(٦٣) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة٣، و"سيف النصر" للسنوسي، ص٣٩.

(٦٤) في (ب): ثأر ولدي.

(٦٥) في (ب): ثأري.

(٦٦) في (ب) "اقدموا بأهل بدرٍ" والصواب ما أثبت.

فتقدّموا، يتلو(٦٧) بعضهم بعضاً، فقلت في نفسي: سبحان الله، هؤلاء أهل بدرٍ الذين استجير بهم في أخذ ثأر ولدي، والله لأتبعنّهم(٦٨)، فجعلت أسير خلفهم إلى أن انتهوا إلى مكانٍ مرتفعٍ، وجلس كل منهم على كرسي من نورٍ، ورأيت أقواماً يدخلون عليهم ويشكون عليهم(٦٩) أحوالهم، فقلت في نفسي: ما لي لا أشكو لهم من قتل ولدي، قال: فتقدمت إليهم وأخبرتهم بقصّتي، وأنه لم يأخذ أحد بيدي في ثأر ولدي، فقال أحدهم: لا حول ولا قوّة إلا بالله العليِّ العظيم، ثم قال: أيّكم يأتيني بخصم هذا المسكين؟ فذهب بعضهم، ثمّ لم يكن غير هنيئةٍ أي لحظةٍ لطيفةٍ وإذا به قد أقبل، والغريم معه. فقال له: أنت الذي قتلت ابن هذا الرجل؟ قال: نعم. فقال له: وما حملك على قتله؟ قال: ظلماً وعدواناً. فقال: اجلس إلى الأرض. فجلس، ثم أنه أعطاني خنجراً، وقال: هذا غريمك، اقتله كما قتل ولدك. قال: فأخذته وذبحته، ثم انتبهت من نومي وأصبح النهار، فسمعت ضجّةً عظيمةً، والنَّاس يقولون: قد أصبح ابن الوزير ذبيحاً في فراشه ولم يعرف قاتله.(٧٠)

وحكى بعضهم(٧١)، قال: أسر ابن عمٍّ لي في بلاد المشركين، فطلب الرُّوم في فدائه مالاً كثيراً، فلم يُطَق إعطاؤه، فأرسلت إليه بأسماء أهل بدرٍ في قرطاس، وأوصيته بحفظهم والتوسُّل بهم. قال: فأطلقه الله تعالى من غير فداءٍ، فلمّا قدم إلينا

---

(٦٧) "**يتلو**" أي يتبع.

(٦٨) في (أ): لاتبعتهم، والصواب ما أثبت.

(٦٩) في (ب): إليهم.

(٧٠) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة٤، و"سيف النصر" للسنوسي، ص٤١.

(٧١) نسبه البقاعي إلى العسقلاني في "أسماء أهل بدر"، ورقة٤.

سألناه عن ذلك، فقال: لمّا وصلتني تلك الأسماء فعلت بها كما أمرتني فاستشأموني، فجعلوا يبيعونني[٧٢]، وكان كل من اشتراني تصيبه مصيبة[٧٣]، فنقصت في الثمن حتى باعوني بسبعة دنانير، فما مضى على من اشتراني بذلك غير ثلاثة أيامٍ حتى أصيب بأعظم مصيبةٍ، فأخذني وجعل يعذّبني بأنواع العذاب، ويقول لي: أنت ساحر وأنا لا أبيعك بل أتقرّب بقتلك للصّليب. فما لبث قليلاً حتى رمحته دابته فهشمت وجهه فمات من حينه، فأخذني ابنه وجعل يعذّبني بأنواع العذاب، واشتهر خبري بين الناس، فقالوا له: أخرج هذا الأسير من بلدتنا، فأبى إلا قتلي بالعذاب، فما مضى ثلاثة أيامٍ حتى جاء خبر سفينةٍ للملك أنها غرقت، وكان فيها ابن الملك وأموالٍ عظيمة، فلما بلغ ذلك الخبر إلى الرُّوم جاؤوا إلى الملك، وأخبروه بسائر مّا كان من شأني، وقالوا له: متى مكث هذا المسلم في أرضنا هلكنا، ونحن لا نشكّ أنه من أولاد الأنبياء، فأرسله أيها الملك إلى أهله، فعند ذلك أطلقني الملك، وأعطاني مائة دينار، وجهّزني إلى بلادي، فهذا كان سبب فكاكي من الأسر، والحمد لله تعالى.[٧٤]

وفضائل أهل بدرٍ رضي الله عنهم كثيرة، ومناقبهم شهيرة، نفعنا الله بحبّهم، وحشرنا معهم تحت لواء سيّدنا محمّد صلى الله عليه وسلم.

---

(٧٢) في (أ) و (ب): "ييبعوني" والصواب ما أثبت.

(٧٣) في (ب): فكل من اشتراني تصبه مصيبة.

(٧٤) "أسماء أهل بدر" للبقاعي، ورقة٤.

الباب الثَّاني

في شرح شيءٍ من قصّة أهل بدرٍ رضي الله عنهم

اعلم رحمك الله تعالى أنّ "بدراً" قرية مشهورة على نحو أربع مراحلٍ من المدينة الشريفة[٧٥]، قيل: نسبت إلى بدر [بن يَخْلُد][٧٦] بن النضر بن كِنانة[٧٧]، وقيل: إلى بدر بن الحارث[٧٨]، وقيل: إلى بدر بن كَلْدَة[٧٩]، وقيل: إنها اسم لبئرٍ فيها لاستدارتها وصفائها، كان البدر يرى فيها.[٨٠]

وكان خروج النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إليها في السنة الثانية من الهجرة لإثنتي عشرة ليلة خلت من رمضان[٨١] أو لثمان ليالٍ[٨٢]، وفي عدة

---

(٧٥) انظر: "تهذيب الأسماء واللغات" للنووي، القسم الثاني، حرف الباء، فصل في أسماء المواضع، ٣٧/٣ و"شرح صحيح مسلم" للنووي (١٧٦٣)، كتاب الجهاد والسير، باب الإمداد بالملائكة...إلخ، ٩٤/١٢.

(٧٦) زيادة من "المواهب اللدنية" للقسطلاني، المقصد الأول، مغازيه وسراياه وبعوثه صلى الله عليه وسلم، ١٧٨/١.

(٧٧) كان نزل هناك فنسبت إليه، انظر: "فتح الباري" لابن حجر، كتاب المغازي، باب قصة غزوة بدر، ٣٥٥/٧.

(٧٨) حافر البئر هناك، انظر: "الإشارة إلى سيرة المصطفى" لمغلطاي، السيرة النبوية، الغزوات والسرايا والبعوث، غزوة بدر الكبرى، ص١٩٧.

(٧٩) في (أ): "كامدة" والصواب ما أثبت.

(٨٠) انظر: "الإشارة إلى سيرة المصطفى" لمغلطاي، السيرة النبوية، الغزوات والسرايا والبعوث، غزوة بدر الكبرى، ص١٩٧.

(٨١) انظر: "الطبقات الكبرى" لابن سعد، السيرة النبوية الشريفة، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر، ٨/٢.

(٨٢) انظر: "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ٢٠٤/٢، و"المحبر" لابن حبيب، غزوات النبي

أصحابه صلى الله عليه وسلم الذين خرجوا معه خلاف، فقيل: أنهم [ثلاث مائة وسبعة عشر(٨٣)، وقيل: وخمسة عشر(٨٤)، وقيل:](٨٥) ثلاث مائة وثلاثة وستّون، وقيل: وأربعة وستّون(٨٦)، وقيل غير ذلك، وأصحّ الأقوال أنهم كانوا ثلاث مائة وثلاثة عشر(٨٧)، ولذلك ورد أنه عليه الصّلاة السّلام أمر بعدّهم، فأخبر بأنهم ثلاث مائة وثلاثة عشر، ففرح بذلك وقال: ((**عِدَّةُ أَصْحَابِ**

صلى الله عليه وسلم، ص١١١.

(٨٣) كما في "كشف الأستار" (١٧٨٤)، كتاب الهجرة والمغازي، باب غزوة بدر، ٣٢١/٢، عن أبي موسى رضي الله عنه، قال: كان عدة أهل بدر عدة أصحاب طالوت يوم جالوت، ثلاث مائة وسبعة عشر. قال البزار: لا نعلمه عن أبي موسى إلا من هذا الوجه.

(٨٤) انظر: "الإشارة إلي سيرة المصطفي" لمغلطاي، السيرة النبوية، الغزوات والسرايا والبعوث، ص١٩٨، و"الطبقات الكبرى" لابن سعد، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر، ١٤/٢، و"دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب غزوة بدر العظمى، باب ذكر عدد أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، ٣٨/٣.

(٨٥) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(٨٦) القولان الأخيران أي "ثلاث مائة وثلاثة وستون" و"أربعة وستون"، لم اهتد إلى تخريجهما، إلا قال ابن سيد الناس: فجملة من ذكرنا، من الخزرج: مائة وخمسة وتسعون، ومن الأوس: أربعة وسبعون، ومن المهاجرين: أربعة وتسعون، فذلك ثلاثمائة وثلاثة وستون، وهذا العدد أكثر من عدد أهل بدر، وإنما جاء ذلك من جهة الخلاف في بعض من ذكرنا، انظر: "عيون الأثر" لابن سيد الناس، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم وبعوثه وسراياه، غزوة بدر الكبرى، ذكر تسمية من شهد بدراً من المسلمين، ٤٣١/١.

(٨٧) قاله الزرقاني: أرجح الأقوال، انظر: "شرح الزرقاني على المواهب"، المقصد الثامن، الفصل الثالث في إنبائه صلى الله عليه وسلم بالأنباء المغيبات، ١١٦/١٠، وفي "السيرة الحلبية"، باب ذكر مغازيه صلى الله عليه وسلم، غزوة بدر الكبرى، ٢٠٥/٢: هذا قول عامة السلف كما قاله ابن جرير رحمه الله، ومن زاد على ذلك عدّ منهم من ردّه صلى الله عليه وسلم من الروحاء.

طَالُوْت»[٨٨].

وكان المسلمون في قلّة وعدم أهلية للحرب، وذلك أنهم لم يخرجوا بنية قتال، وإنما بلغهم أنّ أبا سُفيان ابن حربٍ مقبل من الشَّام في ألف بعيرٍ لقريشٍ، فيها أموال عظام، ولم يبق بمكّة قرشيّ ولا قريشيّة له مثقال فصاعداً إلا بعث به في العير[٨٩]، وفيها سبعون رجلاً[٩٠] أو ثلاثون أو أربعون[٩١]، فلم يحتفل لها رسول الله صلى الله عليه وسلم احتفالاً بليغاً بل قال ((**مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ**)) أي مركوبه الذي يركب عليه ((**حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا**)) فجعل رجال يستأذنونه في ظهورهم في علوِّ المدينة، فقال: ((**لا، إلا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِراً**))[٩٢] وتخلّف بشر كثير لم يلاموا.[٩٣]

---

(٨٨) أخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" (٣٩٥٠)، باب من اسمه خالد، ٦٥/٣، والبيهقي في "دلائل النبوة"، جماع أبواب غزوة بدر العظمى، باب ذكر عدد أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذين خرجوا معه إلي بدر، ٣٧/٣: عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه. قال الهيثمي في "مجمع الزوائد" (٩٩٥٠)، كتاب المغازي والسير، باب غزوة بدر، ٦٧/٦: رواه الطبراني وإسناده حسن.

(٨٩) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي...إلخ، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ١٨/٤، وكتاب "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ٤٢/١.

(٩٠) كما ذكر ابن عقبة وابن عائذ، انظر: "شرح الزرقاني على المواهب"، كتاب المغازي، باب غزوة بدر العظمى، ٢٦٣/٢.

(٩١) قاله ابن إسحاق، انظر: "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ١٩٩/٢.

(٩٢) أخرجه مسلم في "صحيحه" (١٩٠١)، كتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد، ص٧٥٨، وغيره عن أنس رضي الله عنه.

(٩٣) انظر: "الطبقات الكبرى" لابن سعد، ذكر عدد مغازى رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر، ٨/٢، وكتاب "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ٣٤/١، وفيه أيضاً: كان ممن تخلّف أسيد بن حضير، فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له أسيد: الحمد لله الذي سرَّك وأظهرك على عدوِّك والذي بعثك بالحق، ما تخلَّفت عنك رغبة بنفسي عن نفسك، ولا ظننت أنك تلاقي عدوّا، ولا

وبلغ أبا سُفيان الخبر فاستأجر ضمضم ابن عمرو الغفاري بعشرين مثقالاً رسولاً إلى مكة[(٩٤)]، فقبل وصول[(٩٥)] ضمضم على قريش بثلاث ليال رأت عاتكة بنت عبد المطَّلب عمّة النبي صلى الله عليه وسلم رؤياً فأعظمتها، وأصبحت[(٩٦)] بعثت إلى أخيها العبّاس بن عبد المطَّلب، فقالت له[(٩٧)] يا أخي، [لقد][(٩٨)] رأيت اللَّيلة رؤياً أفظعتني، ليدخلنّ على قومك منها شرّ وبلاء. فقال: وما هي؟ فقالت: لن أحدّثك حتى تعاهدني أنك لا تذكرها، فإنهم إن[(٩٩)] سمعوها آذونا وأسمعونا ما لا نحبّ[(١٠٠)]، فعاهدها العبّاس، فقالت: رأيت أن[(١٠١)] رجلاً أقبل على بعيرٍ فوق[(١٠٢)] الأبطح، فصاح بأعلى صوته: انفروا يا آل غُدَر لمصارعكم في ثلاثٍ، وصاح ثلاث صيحاتٍ، فأرى الناس اجتمعوا إليه، ثم دخل المسجد ففعل كذلك على رأس الكعبة، ثم كذلك على أبي قبيس، ثم أرسل

ظننت إلا أنها العير. فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((**صَدَقْتَ**)).

(٩٤) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ١٩/٤، و"السيرة الحلبية"، باب غزوة بدر الكبرى، ١٩٧/٢.

(٩٥) في (ب): قبل مقدم.

(٩٦) في (ب): فظعتها فأصبحت.

(٩٧) "له" سقط من (ب).

(٩٨) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(٩٩) في (ب): إذا.

(١٠٠) في (أ): لم نحب، والصواب ما أثبت.

(١٠١) "أن" سقط من (ب).

(١٠٢) في (ب): فوقف.

صخرةً عظيمةً لها حِسٌّ عظيمٌ، تقطّعت[١٠٣] على كل بيت من دور قومك.

ففشا الحديث حتى قال أبو جهل للعبّاس: يا بني عبد المطّلب، متى حدثت فيكم هذه النَّبِيَّة، ما رضيتم أن تتنبَّأ رجالكم حتي تتنبَّأ نساؤكم، فنتربّص بكم ثلاث ليالٍ فإن لم تكن رؤياها كتبنا عليكم كتاباً أنكم أكذب أهل بيتٍ في العرب. فقال له العباس: فهل[١٠٤] أنت منته، فإنّ الكذب فيك وفي بيتك. قال العبّاس: فلما أمسيت لم تبق امرأة من بني عبد المطَّلب إلا أتتني فقالت: أقررتم لهذا[١٠٥] الفاسق أن يقع في رجالكم ثم قد تناول نسائكم. فغدوت له في اليوم الثالث من رؤيا عاتكة وأنا حديدٌ مُغضَبٌ فإذا هو يشتدّ ويسرع غادياً[١٠٦] وكان رجلاً خفيفاً، فقلت في نفسي: ما له، لعنه الله، أ كُلُّ هذا فرقاً[١٠٧] منّي؟ فإذا[١٠٨] هو قد سمع ما لم أسمع، صوت ضمضم بن عمرو، ويصرخ واقفاً على بعيره قد جدعه[١٠٩]، وحوّل رحله، وشقّ قميصه، وهو يقول: يا معشر قريش، يا آل لؤيّ بن غالب، أموالكم مع أبي سفيان، قد عرض لها محمّد في أصحابه، الغوث، الغوث، والله ما أدري[١١٠] أن تدركوها. فشغلنا الأمر، وفزع النَّاس أشدَّ

---

(١٠٣) في (ب): فقطعت.

(١٠٤) في (ب): هل لا، والصواب ما أثبت.

(١٠٥) في (أ) و (ب): "هذا" والصواب ما أثبت.

(١٠٦) في (ب): عادياً، والصواب ما أثبت.

(١٠٧) في (أ): فراق، والصواب ما أثبت.

(١٠٨) في (ب): وإذا.

(١٠٩) في (ب): بعير قد جذعه، والصواب ما أثبت.

(١١٠) في (ب): ما أرى.

الفزع، وأشفقوا من رؤيا عاتكة، وتجهَّزوا من كل جهةٍ.(١١١)

وأجمع(١١٢) أميّة بن خَلَف على القعود، وذلك أنه كان صديقاً لسعد بن مُعَاذٍ رضي الله عنه، وكان أميَّة إذا مرَّ بالمدينة نزل على سعدٍ وإذا مرَّ سعد بمكة نزل على أميّة، فاتفق لسعد مرَّةً أنه يطوف بالبيت مع أميَّة نصف النّهار فلقيهما أبو جهل، فقال: أراك تطوف آمناً وقد آويتم الصُّبَاة(١١٣)؟ فقال سعد ورفع صوته عليه: والله، لئن منعتني هذا لأمنعنّك ما هو أشدّ عليكم(١١٤) منه، طريقك إلى المدينة. فقال له أمية: لا ترفع صوتك على أبي الحَكَم، سيّد أهل الوادي. فقال له سعد: دعنا منك(١١٥) يا أميَّة، فوالله، لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: إنه قاتلك. ففزع لذلك أميّة فزعاً شديداً، وقال: والله، لا يكذب محمّد إذا حدث، لا أخرج من مكة. فلما أراد التَّخَلُّف في هذه الوقعة أتاه أبو جهل، فقال:

---

(١١١) خبر "رؤيا عاتكة وقدوم ضمضم الغفاري مكة" في "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ١٩/٤، وغيره. أخرجه الحاكم في "المستدرك على الصحيحين" (٤٣٥٣)، كتاب المغازي والسرايا، ٥٥٦/٣، والطبراني في "المعجم الكبير" (٢٠٣١٤)، مسند النساء، باب العين، ٣٣٤/١٠ والبيهقي في "دلائل النبوة"، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، باب ذكر سبب خروج النبي صلى الله عليه وسلم ورؤيا عاتكة...إلخ، ٢٨/٣، وغيرهم عن عروة بن الزبير رضي الله عنه.

(١١٢) في (أ): واجتمع، والصواب ما أثبت.

(١١٣) في (ب): أوتيتم الصباءة.

قال الحافظ العسقلاني في "الفتح الباري" (٣٩٥٠)، كتاب المغازي، باب ذكر النبي صلى الله عليه وسلم من يقتل ببدر، ٣٥٣/٧: "الصُّبَاة"، بضم المهملة وتخفيف الموحدة، جمع صابي بموحدة مكسورة ثم تحتانية خفيفة بغير همز، وهو الذي ينتقل من دين إلى دين.

(١١٤) في (ب): عليك.

(١١٥) هكذا في الأصلين وفي رواية البيهقي، وعند البخاري: عنك.

يا أبا صفوان، إن تخلَّفت وأنت سيّد أهل الوادي، تخلَّف النَّاس معك.(١١٦) وأتاه عُقبَة ابن أبي مُعِيط بين قومه بمِجمَرةٍ ثم قال: استجمر إنما أنت(١١٧) من النِّساء.(١١٨) فلم يزالوا به حتى قال: يا أمّ صفوان، جهِّزيني. فقالت: أ نَسيت ما قال أخوك اليثربي؟ قال: لا، ما أريد أن أجُوزَ معهم إلا قريباً. فاشترى أجود بعيرٍ بمكة، وجعل لا ينزل منزلاً إلا عقل بعيره حتى قتله الله،(١١٩) كما سيأتي إن شاء الله تعالى.

فخرجوا زهاء ألف(١٢٠) مقاتلٍ،(١٢١) كما قال تعالى: ﴿بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ﴾ [الأنفال:٤٧]، معهم مائتا فرسٍ يقودونها،(١٢٢) وستّ

(١١٦) أخرجه البخاري في "صحيحه" (٣٩٥٠)، كتاب المغازي، باب ذكر النبي صلى الله عليه وسلم من يقتل ببدر، ص٩٩٤، والبيهقي في "دلائل النبوة"، جماع أبواب غزوة بدر العظمى، باب ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل ببدر من المشركين...إلخ، ٢٦/٣: عن عبد الله بن مسعود، يحدث عن سعد بن معاذ رضي الله عنهما.

(١١٧) في (ب): فأنت.

(١١٨) أخرجه ابن اسحاق عن عبد الله بن أبي نجيح، انظر: "السيرة النبوية" لابن هشام، ذكر رؤيا عاتكة بنت عبد المطلب، ٢٠٠/٢.

(١١٩) أخرجه البخاري في "صحيحه" (٣٩٥٠)، كتاب المغازي، باب ذكر النبي صلى الله عليه وسلم من يقتل ببدر، ص٩٩٤، والبيهقي في "دلائل النبوة"، جماع أبواب غزوة بدر العظمى، باب ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل ببدر من المشركين...إلخ، ٢٦/٣: عن عبد الله بن مسعود، يحدث عن سعد بن معاذ رضي الله عنهما.

(١٢٠) "**زهاء ألف**" أي ما يقرب منه.

(١٢١) انظر: "شرح الزرقاني على المواهب"، كتاب المغازي، باب غزوة بدر العظمى، ٢٦١/٢، و"سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ٧٥/٤.

(١٢٢) "دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب غزوة بدر العظمى، باب ذكر سبب خروج النبي صلى الله عليه وسلم ورؤيا عاتكة...إلخ، ٣٢/٣.

مائة درعٍ، (١٢٣) والقِيَان يضرِبن بالدّفوف. (١٢٤)

وحين أراد الخروج صلى الله عليه وسلم في ثامن رمضان أو ثاني عشرة - كما تقدّم- ردَّ من استصغره (١٢٥) كعبد الله بن عمر (١٢٦) وأسامة بن زيد (١٢٧)، وقال لعُمير بن أبي وقاص: ارجع. فبكى فأجازه فقتل ببدر رضي الله عنه، وهو ابن ستّ عشرة سنة. (١٢٨) وكان بين يديه صلى الله عليه وسلم رايتان سَوْداوان، إحداهما (١٢٩) مع علي بن أبي طالب رضي الله عنه، يقال لها: العُقَاب (١٣٠)، وكان سِنّه إذ ذاك عشرين سنة (١٣١)، واستخلف صلى الله عليه وسلم ابن أمّ

---

(١٢٣) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ٢٢/٤.

(١٢٤) "دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب غزوة بدر العظمى، باب ذكر سبب خروج النبي صلى الله عليه وسلم ورؤيا عاتكة...إلخ، ٣٢/٣.

(١٢٥) "الطبقات الكبرى" لابن سعد، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر، ٨/٢، و"سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ٢٣/٤.

(١٢٦) في الأصلين: "عبد الله بن ضمر"، والصواب ما أثبت.

(١٢٧) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر، ٢٣/٤.

(١٢٨) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ٣٥/١، و"الطبقات الكبرى"، لابن سعد، طبقات البدريين من المهاجرين، عمير بن أبي وقاص، ١١٠/٣، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر، ٢٣/٤.

(١٢٩) في (ب): أحدهما.

(١٣٠) قاله ابن إسحاق، انظر "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرىٰ، ٢٠٤/٢.

(١٣١) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر، ٢٤/٤.

مكتـومٍ علـى الصَّـلاة[١٣٢]، وكـان عليـه الصـلاة والسـلام لابسـاً درعـه "ذاتَ الفُضُـول"[١٣٣]، ومتقلّـداً بسـيفه "العضـب"[١٣٤]، وكانـت إبلـه سـبعين بعـيراً يعتقبونها[١٣٥]، وكان معه فرسان فقط، إحداهما[١٣٦] لمِقداد بـن الأسـود والثانيـة للزُّبير بن العوَّام[١٣٧]، وأفطر النَّاس بعد أن صام يوماً أو يـومين،[١٣٨] واستشـار النَّاسَ فأتوا بما يسر، ومن كلامهم رضي الله عنهم: لا نقـول لـك كمـا قالـت بنـو إسـرائيل لموسـى[١٣٩]: ﴿فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ۝۲۴﴾ [المائدة:٢٤] ولكن اذهب أنت وربّك فقاتلا إنا معكم مقـاتلون، والله، لنقـاتلنّ بـين

---

(١٣٢) "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ٢٠٤/٢، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر، ٢٤/٤.

(١٣٣) في (ب): ذات الفصول، والصواب ما أثبت.

(١٣٤) في (أ): الغضب، وفي (ب): القضيب، والصواب ما أثبت، انظر: "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ١٠٥/١ و"سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر، ٢٤/٤.

(١٣٥) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ٣٨/١، و"الطبقات الكبرى"، لابن سعد، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر، ٨/٢، و"سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر، ٢٤/٤.

(١٣٦) في (ب): أحدهما.

(١٣٧) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ٤٢/١، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر، ٢٤/٤.

(١٣٨) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ٥٩/١، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر، ٢٥/٤.

(١٣٩) "لموسى" سقط من (ب).

يديك ومن خلفك وعن يمينك وعن شمالك.(١٤٠) فقال صلى الله عليه وسلم: ((**سِيْرُوْا عَلى بَرَكَةِ اللهِ وَأَبْشِرُوْا فَإِنَّ اللهَ وَعَدَنِيْ إحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ**)) يعني العِير أو القوم، ((**وَاللهِ، لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَصَارِعِ الْقَوْمِ**))(١٤١)، وكانت ليلة الجُمُعة،(١٤٢) وأنزل عليهم النُّعاس أمنةً، وجاءهم مطرٌ أذهبوا به الجنابةَ وثبت لهم رمل الأرض(١٤٣)، ورسول الله صلى الله عليه يصلّي تحت الشجرة(١٤٤) حتى أصبح(١٤٥)، ثم قال سعد بن مُعَاذ: يارسول الله، ألا نبني لك عريشاً تكون فيه(١٤٦)، فكان صلى الله عليه وسلم في العريش هو وأبوبكر فقط، وكان سعد

---

(١٤٠) "الجامع الصحيح" للإمام البخاري (٤٦٠٩)، كتاب التفسير، باب: فاذهب أنت...إلخ، ص١١٤٤: عن ابن مسعود رضي الله عنه، والحديث: (٣٩٥٢)، كتاب المغازي، باب قول الله تعالي: إذ تستغيثون...إلخ، ص٩٩٦: عن ابن مسعود رضي الله عنه، و"المغازي" للواقدي، بدر القتال، ١/٦٠، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر الكبرى، ٤/٢٦.

(١٤١) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ١/٦١، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر الكبرى، ٤/٢٦.

(١٤٢) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر الكبرى، ٤/٣٠.

(١٤٣) كما قاله تعالى: ﴿**إِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ**﴾ [الأنفال:١١]، انظر: "المواهب اللدنية، مغازيه وسراياه وبعوثه صلى الله عليه وسلم، ١/١٨١.

(١٤٤) في (ب): تحت شجرة.

(١٤٥) "مسند أحمد" (١٠٣٥)، مسند علي بن أبي طالب، ١/٣٥٢، وغيره.

(١٤٦) "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ٢/٢١١.

ابن مُعَاذ رضي الله عنه على بابه متوشحاً بالسّيف(١٤٧)، ومشى رسول الله صلى الله عليه وسلم في موضع المعركة وجعل يشير بيده: ((**هَذَا مَصْرَعُ فُلانٍ وَهَذَا مَصْرَعُ فُلانٍ، إنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى**))، فما تعدّى أحد منهم موضع إشارته، رواه الإمام أحمد ومسلم وغيرهما(١٤٨).

وقال صلى الله عليه وسلم: ((**اللّهمّ، هَذِهِ**(١٤٩) **قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ بِخُيَلائِهَا وَفَخْرِهَا، تُجَادِلُ وَتُكَذِّبُ رَسُولَكَ، اللَّهمّ فَنصْرَكَ الَّذِي وَعَدْتَنِي.**))(١٥٠)

وأراد بعض العرب أن يمدّ قريشاً، فأرسلوا له: إن كنَّا نقاتل النَّاس فما بنا من ضعف ولئن كنا نقاتل الله -كما يزعم محمّد- فما لأحدٍ بالله من طاقةٍ.(١٥١) فلمّا نزل النَّاس أقبل نفر من قريش حتى وردوا حوض رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: «**دَعُوْهُمْ**»، فقتلوا كُلُّهم إلا حكيم ابن حِزامٍ وأسلم بعد ذلك رضي

---

(١٤٧) "الطبقات الكبرى" لابن سعد، ذكر عدد مغازى رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر، ١١/٢.

(١٤٨) أخرجه أحمد في "مسنده" (١٨٤)، مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ١١٣/١، ومسلم في "صحيحه" (٧٦-٢٨٧٣)، كتاب الجنة وصفة ...إلخ، باب عرض مقعد الميت...إلخ، ص١١٠٠: عن أنس بن مالك باختلاف بعض الألفاظ، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر الكبرى، ٣٠/٤.

(١٤٩) في (أ): "إن هذه"، والصواب ما أثبت.

(١٥٠) كما أخرجه ابن اسحاق والواقدي، انظر: "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ٢١١/٢، و"المغازي" للواقدي، بدر القتال، ٧٠/١، وانظر: "السيرة الحلبية"، باب غزوة بدر الكبرى، ٢١٤/٢.

(١٥١) انظر: "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ٢١١/٢ و"المغازي" للواقدي، بدر القتال، ٧١/١.

الله عنه، وكان يمينه العظيم[١٥٢]: والّذي نجّاني يوم[١٥٣] بدرٍ[١٥٤].

وأرسلت قريش عُمير[١٥٥] بن وهب الجُمَحِيّ -وأسلم بعد ذلك رضي الله عنه- يحرز الصَّحابة، فرجع وقال لهم: يا معشر قريشٍ، البلايا[١٥٦] تحمل المنايا، نواضِح[١٥٧] يثرب تحمل الموت الناقع[١٥٨]، قوم ليس لهم منعة ولا ملجأ إلا سُيُوفهم، أما ترونهم خرساً لا يتكلّمون، يتلمَّظون تلمُّظ[١٥٩] الأفاعي، والله، ما أرى أن يقتل رجل منهم حتى يقتل منكم، فإذا أصابوا منكم أعدادهم فما في العيش خير بعد ذلك[١٦٠]. فبعثوا بعد ذلك أبا سلمة[١٦١] الجُشَمِيّ، فقال:

---

(١٥٢) في (ب): المعظم.

(١٥٣) في (ب): "والذي نجاني في يوم بدر"، والصواب ما أثبت.

(١٥٤) انظر: "تاريخ الأمم والملوك" للطبري، السنة الثانية، ذكر وقعة بدر الكبرى، ٣٠/٢، و"السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ٢١١/٢، و"المغازي" للواقدي، بدر القتال، ٧٢/١.

(١٥٥) في (ب): عمر، والصواب ما أثبت.

(١٥٦) "**البلايا**" جمع بليّة، وهي الناقة أو الدّابّة التي تحفر بيدها حفرة ويشدّ رأسها، وتبلى، أي تترك على قبر الميّت، فلا تعلف ولا تسقى حتى تموت، وكان بعض العرب ممّن يقرّ بالبعث، يزعم أنّ صاحبها يحشر عليها راكباً، وإذا لم يفعل بها ذلك يحشر ماشياً. (انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ١٤١/٤)

(١٥٧) النّواضح جمع ناضح الإبل التي يستقى عليها الماء. (انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ١٤١/٤)

(١٥٨) النّاقع: البالغ، ويقال: الثابت. (انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ١٤١/٤)

(١٥٩)...يتلمّظون: التلمّظ إدارة اللسان في الفم وتحريكه، يتتبّع أثر ما كان فيه. (انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ١٤٢/٤)

(١٦٠) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ٧٢/١ و"السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ٢١٢/٢، وانظر: "السيرة الحلبية"، باب غزوة بدر الكبرى، ٢١٥/٢.

واللہ، ما رأيت عداداً(١٦٢) ولا حلقةً ولا كراعاً ولكن رأيت قوماً لا يريدون أن يؤوبوا إلى أهلهم، قوم مستميتون، زُرقَ العُيُون(١٦٣) كأنها الحصى.(١٦٤) فألقى الله في قلوبهم الرُّعب، حتى قال عُتبة(١٦٥) بن رَبيعة: يا معشر قريش، إنكم [إن](١٦٦) أصبتموهم لا يزال الرجل ينظر في وجه رجلٍ يكره النظر إليه قَتَل ابن عمِّه أو رجلاً من عشيرته، فارجعوا(١٦٧)، ولكن ليقضى الله أمراً كان مفعولاً، فتهيَّؤا، وسلَّ أبو جهل سيفه، فضرب به مَتن فرسه، فقيل له: بئس الفأل هذا.(١٦٨)

وسوّى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصُّفُوف وخطب خطبةً، قال فيها: **((أَمّا بَعْدُ، فَإِنّي أَحُثّكُمْ عَلَى مَا حَثّكُمْ اللّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ وَأَنْهَاكُمْ عَمّا نَهَى الله**

---

(١٦١) في "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ٧٢/١: أبا أسامة الجُشَمِيّ.

(١٦٢) في (أ): عوداً وفي (ب): عدواً، والصواب ما أثبت.

(١٦٣)...قال الزمخشري في "الكشاف"، سورة طه، تحت الآية:١٠٢، ٧٩/٣: الزرقة أبغض شيء من ألوان العيون إلى العرب لأن الرُّوم أعداؤهم وهم زُرق العيون ولذلك قالوا في صفة العدو: أسود الكبد، أصهب السبال، أزرق العين.

(١٦٤) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ٧٣/١، وانظر: "إمتاع الأسماع" للمقريزي، غزوة بدر الكبرى، ١٠٢/١، و"سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر الكبرى، ٣٢/٤.

(١٦٥) في (أ): عتيبة، والصواب ما أثبت.

(١٦٦) ما بين المعوقفين سقط من (أ).

(١٦٧) "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ٢١٢/٢، و"دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب غزوة بدر الكبرى، باب كيف كان بدء القتال...إلخ، ٦٥/٣.

(١٦٨) "تاريخ الأمم والملوك" للطبري، السنة الثانية، ذكر وقعة بدر الكبرى، ٣١/٢.

عزّوجلّ عَنْهُ، فَإِنّ اللّهَ عَزّوَجلّ عَظِيمٌ شأْنُهُ، يَأْمُرُ بالْحَقّ وَيُحِبّ الصّدْقَ وَيُعْطِي الْخَيْرَ أَهْلَهُ عَلَى مَنَازِلِهِمْ عِنْدَهُ، وَإِنّكُمْ أَصْبَحْتُمْ بِمَنْزِلٍ مِّنْ مَنَازِلِ [الْحَقّ](١٦٩) لا يَقْبَلُ اللّهُ فِيهِ مِنْ أَحَدٍ إلا مَا(١٧٠) ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ، وَإِنّ الصّبْرَ فِي مَوَاطِنِ الْبَأْسِ مِمّا يُفَرّجُ اللّهُ عزّوجلّ بِهِ الْهَمّ وَيُنَجّي بِهِ(١٧١) مِنَ الْغَمّ، وَتُدْرِكُونَ النّجَاةَ فِي الْآخِرَةِ، فَاسْتَحْيُوا(١٧٢) الْيَوْمَ أَنْ يَطّلِعَ اللّهُ عَزّ وَجَلّ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِكُمْ يَمْقُتُكُمْ الله عَلَيْهِ، فَإِنّ اللهَ عزّوجلّ يَقُولُ: ﴿لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ﴾ [غافر:١٠]، انْظُرُوا الّذِي أَمَرَكُمْ بِهِ، فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ، يَرْضَ بِهِ(١٧٣) رَبّكُمْ عَنْكُمْ، وَتَسْتَوْجِبُوا الّذِي وَعَدَكُمْ بِهِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَمَغْفِرَتِهِ، فَإِنّ وَعْدَهُ حَقّ، وَقَوْلَهُ حَقّ وَعِقَابَهُ شَدِيدٌ، وَإِنّمَا أَنَا وَأَنْتُمْ بَاللّهِ الْحَيّ الْقَيّومِ إِلَيْهِ لَجَأْنَا، وَبِهِ اعْتَصَمْنَا،(١٧٤) وَعَلَيْهِ تَوَكّلْنَا، وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ، يَغْفِرُ اللّهُ [لَنَا](١٧٥) وَلِلْمُسْلِمِيْنَ)).(١٧٦)

---

(١٦٩) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(١٧٠) في (ب): من.

(١٧١) "به" سقط من (ب).

(١٧٢) في (ب): فاستجيبوا.

(١٧٣) "به" سقط من (ب).

(١٧٤) في (ب): إليه ملجأنا وبه اعتمادنا.

(١٧٥) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(١٧٦) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ٣٤/١، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر الكبرى، ٣٢/٤.

وابتهلَّ صلى الله عليه وسلم في الدُّعَاء(١٧٧) حتى قال: ((**اللَّهُمَّ، إِنْ تَهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ لا تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ**))(١٧٨)، ((**اللَّهُمَّ، إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ**))(١٧٩)، ((**اَللّهُمّ إنْ ظَهَرُوا عَلَى هَذِهِ الْعِصَابَةِ ظَهَرَ الشّرْكُ، وَلا يَقُومُ لَكَ دِيْنٌ!**))(١٨٠). وركع ركعتين، يقول في صلاته: ((**اللَّهُمَّ لا تَخْذُلْنِي، اللَّهُمَّ أَنْشُدُكَ**(١٨١) **مَا وَعَدْتَنِي**))(١٨٢)، ((**اللَّهُمَّ إِنْ تَشَأْ لا تُعْبَدْ**(١٨٣) **بَعْدَ الْيَوْمِ**))(١٨٤)، وكان كثيراً ما يقول في سجوده إذ ذاك: ((**يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ**))، لا

---

(١٧٧) "في الدعاء" سقط من (ب).

(١٧٨) أخرجه ابن إسحاق، انظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر الكبرى، ٣٦/٤، وأخرجه مسلم في "صحيحه" (١٧٦٣)، كتاب الجهاد والسير، باب إمداد الملائكة في غزوة بدر...إلخ، ص٧٠٠، وغيره عن عمر بن الخطّاب رضي الله عنه، بلفظ: ((**اللهُمَّ إِنْ تهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الإِسْلَامِ لا تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ**)).

(١٧٩) أخرجه البخاري في "صحيحه" (٢٩١٥)، كتاب الجهاد والسير، باب ما قيل في درع النبي صلى الله عليه وسلم، ص٧٥٢، عن ابن عباس رضي الله عنهما.

(١٨٠) أخرجه البيهقي في "دلائل النبوة"، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، باب ما جاء في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم على المشركين...إلخ، ٥٤/٣، عن ابن عباس وحكيم بن حزام وإبراهيم التيمي رضي الله عنهم.

(١٨١) في (ب): "إني أنشدك"، والصواب ما أثبت.

(١٨٢) أخرجه سعيد بن المنصور في "سننه" (٢٨٧٢)، كتاب الجهاد، باب جامع الشهادة، ٣١٢/٢، عن عبيد الله بن عبد الله، قال: قال: لما كان يوم بدر فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى المشركين، وتكاثرهم ونظر إلى المسلمين فاستقلهم، فركع ركعتين، وقام أبو بكر عن يمينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلاته: ((**اللَّهُمَّ لَا تُوَدِّعْ مِنِّي، اللَّهُمَّ لَا تَخْذُلْنِي، اللَّهُمَّ لَا تَتِرْنِي، اللَّهُمَّ أَنْشُدُكَ مَا وَعَدْتَنِي، اللَّهُمَّ إِنْ يَهْزِمْ هَذَا الْجَمْعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ هَذَا الْجَمْعَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَا تُعْبَدُ أَبَدًا**...إلخ)).

(١٨٣) في (ب): "أن لا تعبد"، والصحيح ما أثبت.

(١٨٤) أخرجه البخاري في "صحيحه"، (٤٨٧٥)، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: ﴿**سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ**

يزيد عليها، يُكرِّرها مدة[185] وهو ساجد حتى فتح عليه[186]، وسقط رداءه من كثرة ما ابتهلَّ مادّاً يديه، فألقاه أبوبكر رضي الله عنه، [و][187] التزمه من وراءه[188]، فقال: ((**يَا نَبِيَّ اللهِ، كَفَاكَ تُنَاشِدُ رَبَّكَ، فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ**))[189].

قال الإمام أبو سُليمان الخطابي[190]: لا يجوز أن يتوهَّم أن أبا بكرٍ كان أوثقَ بربِّه من النبي صلى الله عليه وسلم، بل الحامل له صلى الله عليه وسلم شفقته على أصحابه وتقوية قلوبهم لأنه كان أوّل مشهدٍ شَهِدُوه مع قِلَّتهم وكثرة بأس

﴿يُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝﴾، ص١٢٤٨، عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما.

(١٨٥) في (أ): مرةً، لعل الصواب ما أثبت.

(١٨٦) أخرجه الحاكم في "المستدرك" (٨٤٠)، كتاب الإمامة وصلاة الجماعة، باب تطويل الدعاء في سجود...إلخ، ٤٨٢/١، عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه، قال: لمّا كان يوم بدر قاتلت شيئا من قتال ثم جئت مسرعاً لأنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فعل فجئت فأجده وهو ساجد يقول: ((**يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ**)) لا يزيد عليها، فرجعت إلى القتال، ثم جئت وهو ساجد، يقول ذلك، ثم ذهبت إلى القتال ثم جئت وهو ساجد يقول ذلك، فلم يزل يقول ذلك حتى فتح الله عليه.

(١٨٧) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(١٨٨) في (ب): من ردائه، والصواب ما أثبت.

(١٨٩) أخرجه مسلم في "صحيحه" (١٧٦٣)، كتاب الجهاد والسير، باب الإمداد بالملائكة...إلخ، ص٧٠٠، عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، قال: لما كان يوم بدر ... فما زال يهتف بربه، مادّاً يديه مستقبل القبلة، حتى سقط رداؤه عن منكبيه، فأتاه أبو بكر فأخذ رداءه، فألقاه على منكبيه، ثم التزمه من ورائه، وقال: ((**يَا نَبِيَّ اللهِ، كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ، فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ**))، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر الكبرى، ٣٧/٤.

(١٩٠) هو أبو سليمان حمد بن محمد بن إبراهيم، المعروف بـ"الخطابي"، فقيه محدث، من أهل بست (من بلاد كابل)، من ولد زيد بن الخطّاب رضي الله تعالى عنه، له: "معالم السنن" في شرح سنن أبي داود، و"بيان إعجاز القرآن" وغيرهما، توفي في بست. (انظر: "الأعلام" للزركلي، ٢٧٣/٢)

العدوِّ[191]، فأظهر لهم[192] مزيد توجّهه لتسكن نفوسهم لعِلمهم بأنه مُجاب الدّعوة[193]، وحمل أبو بكرٍ [الصدّيق رضي الله تعالى عنه][194] ما وجد في نفسه من القوّة وشفقته على رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولِيُسِرَّه بما يجده.[195]

وقال القاضي أبوبكر بن العربي[196]: كان صلى الله عليه وسلم في مقامِ الخوفِ وكان صاحبه في مقامِ الرِّجاءِ وكِلا المقامين سواء[197] في الفضل.[198] قال تلميذه السُّهَيلي[199]: لا يريد أنّ النّبي صلى الله عليه وسلم والصِّدِّيق

(۱۹۱) في (ب): عدوّهم.

(۱۹۲) في (ب): فأظهر الله تعالى لهم.

(۱۹۳) "الدعوة" سقط من (ب).

(۱۹٤) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(۱۹٥) "أعلام الحديث" للخطابي (۳۹٥۳)، كتاب المغازي، باب قول الله تعالى: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ...إلخ﴾، ۱۷۰۲/۳، ونقله ابن حجر عن الخطابي، انظر: "فتح الباري (۳۹٥۳)، كتاب المغازي، باب قول الله تعالى: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ...إلخ﴾، ۳٦۱/۷.

(۱۹٦) هو الإمام أبو بكر محمد بن عبد الله بن محمد المالكي، المعروف بـ"ابن العربي"، قاض، من حفاظ الحديث، ولد في إشبيلية، له كتب في التفسير والحديث والأصول، والفقه والأدب والتاريخ، منها: "أحكام القرآن" و"عارضة الأحوذي في شرح الترمذي". (انظر: "الأعلام" للزركلي، ۲۳۰/٦).

(۱۹۷) في (أ): "سوى"، والصواب ما أثبت.

(۱۹۸) انظر: "الروض الأنف" للسهيلي، غزوة بدر الكبرى، ۷۲/۳.

(۱۹۹) هو الإمام أبو القاسم عبد الرحمن بن عبد الله الخثعمي السهيلي، حافظ، عالم باللغة والسير، ضرير. ولد في مالقة، وعمي وعمره ۱۷ سنة، نسبته إلي "سهيل" من قرى "مالقة"، من كتبه: "الروض الأنف في شرح السيرة النبوية لابن هشام، وتفسير سورة يوسف وغيرهما. (انظر: "الأعلام" للزركلي، ۳۱۳/۳)

سواء(۲۰۰) ولكن الرجاء والخوف مقامان، لا بُدَّ للإيمان منهما، فأبوبكرٍ كان في تلك السَّاعة في مقامِ الرّجاء والنبيّ صلى الله عليه وسلم كان في مقامِ الخوفِ من الله تعالى [لأنّ الله تعالى](۲۰۱) يفعل ما يشاء. ا ه(۲۰۲) أي فهو جامع بين الرَّجاء والخوف، لما قاله العارفون: أنّ لله حضرةٌ، تسمّى: "حضرة الإطلاق" لا يبالي فيها بأحد، وهي المُشار إليها بقوله عزّوجلّ: ﴿فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا﴾ [المائدة:۱۷] والثانية: "حضرة التنزُّل" التي قيّدها بما شاء على ما يشاء، وهي لا تخرج عن الأولى، فكان صلى الله عليه وسلم يخاف تجلّي الإطلاق راجياً لتنزّل الوعد والصَّحابة رضي الله عنهم التفتوا للثّانية.

وفي السّيرة الشامية(۲۰۳): أنّ عبد الله بن رواحة رضي الله عنه قال: يا رسول الله، إني أريد أن أشير عليك ورسول الله صلى الله عليه وسلم أعظمُ من أن يشار عليه: أنّ الله أجلُّ وأعظمُ من أن ينشد وعده. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: **((يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، لأَنْشُدَنَّ اللهَ وَعْدَهُ، فَإِنَّ اللهَ لا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ))**.(۲۰۴)

---

(۲۰۰) في (أ): "سوى"، والصواب ما أثبت.

(۲۰۱) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(۲۰۲) الروض الأنف، غزوة بدر الكبرى، ۳/۷۳.

(۲۰۳) "سبل الهدى والرشاد"، ذكر عدد مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، غزوة بدر الكبرى، ٤/۳۷.

(۲۰٤) أخرجه الطبراني في "الكبير" (۳۹۵۰)، ۳/٦٥، عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه.

ثم خرج صلى الله عليه وسلم وقاتل بنفسه قتالاً شديداً[(٢٠٥)]، وحرَّض المسلمين على القتال، فقال: ((**قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالأَرْضُ**)). فقال عُمَير بن الحُمَام رضي الله عنه أخو بني سَلَمَة، وفي يده تَمَرات يأكلهن: بَخٍ بَخٍ، يارسول الله، عَرَضُها السَّموات والأرض؟ قال: «**نَعَمْ**». قال: فما بيني وبين أن أدخل الجنّة، إلا أن يقتلني هؤلاء، لئن حييت حتى آكل تَمَراتي هذه إنها لحياةٌ طويلةٌ، ثمّ قذف التَّمَرات من يده، وأخذ سيفه، فقاتل حتى كان أوّل قتيلٍ[(٢٠٦)] من المسلمين، وهو يرتجز ويقول:

رَكضاً إلى الله بغير زادٍ | إلا التُّقَى وعمل الْمَعَادِ
والصَّبرَ في الله على الجهادِ | وكُلُّ زادٍ عُرضة[(٢٠٧)] النَّفَادِ

غير التُّقَى والبرِّ والرَّشادِ[(٢٠٨)]

وكانوا إذا اشتدّ البأس اتقوا برسول الله صلى الله عليه وسلم، فكان أقربهم للمشركين[(٢٠٩)]، فأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم من الحصا[(٢١٠)] كفّاً

---

(٢٠٥) لم اهتد إلى تخريجه، وفي "السيرة الشامية"، جماع أبواب المغازي، الباب الثاني اختلاف الناس في عدد المغازي...إلخ، ٩/٤: عن الحافظ أبو العبّاس الحراني رحمه الله تعالى، قال: ولا يعلم أنه صلى الله عليه وسلم ضرب أحداً بيده إلا أُبي بن خَلَف، ضربه بحَرْبةٍ في يده. انتهى

(٢٠٦) قاله ابن عقبة، وقال ابن سعد: هو مِهْجَع مولى عمر بن الخطّاب رضي الله تعالى عنهما. (انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب مغازي...إلخ، غزوة بدر الكبرى، ٤٥/٤).

(٢٠٧) في (أ) و(ب): "يمر في"، والصواب ما أثبت.

(٢٠٨) "تاريخ الأمم والملوك"، ذكر وقعة بدر الكبرى، ٣٣/٢، وأخرجه مسلم في "صحيحه" (١٩٠١)، كتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد، ص٧٥٨، بألفاظ مختلفة عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه.

(٢٠٩) أخرج الإمام أحمد في "مسنده" (١٠٥٤)،٣٥٦/١، عن علي بن أبي طالب كرَّم الله تعالى وجهه

فرمى به المشركين، وقال: ((**شَاهَتِ الْوُجُوهُ اللّهُمّ أَرْعِبْ قُلُوبَهُمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ**))، فأصاب أعين جميعهم،(٢١١) وانهزموا، ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول(٢١٢): ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝٤٥﴾ [القمر:٤٥].

وأخذ صلى الله عليه وسلم عَرجُوناً، وقال: ((**قَاتِلْ بِهَذَا يَا عُكَاشَة**))، فهزَّه، فانقلب سيفاً جيّداً.(٢١٣) وضُرِبَ خُبيب بن عديّ، فمال شقُّه، فتفل رسول الله صلى الله عليه وسلم، وردَّه، فالتأم.(٢١٤) وأسيلت عين قتادة فردَّها، وكذا عين رِفاعَة ابن رافع(٢١٥).

وكان ممّن قُتِلَ من المشركين عدوَّ الله أميّة بن خَلَف الذي كان متخوّفاً من الخروج، في السّيرة الشّامية(٢١٦): روى البخاري(٢١٧) وابن اسحاق(٢١٨) واللّفظ

الكريم، قال: لَمَّا حضر البأس يوم بدر اتقينا برسول الله صلى الله عليه وسلم، وكان من أشدِّ الناس، ما كان -أو: لم يكن- أحد أقرب إلى المشركين منه.

(٢١٠) في (ب): الحصبآء.

(٢١١) "المغازي" للواقدي، بدر القتال، ٨٨/١.

(٢١٢) "المعجم الكبير" للطبراني (٦٩١)، ٢٠٤/١١.

(٢١٣) أخرجه ابن اسحاق كما في "السيرة النبوية" لابن هشام، تاريخ هجرة ومغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم، غزوة بدر الكبرى، ٢٢٣/٢، و"دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، باب إجابة الله عزوجل دعوة رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، ٩٨/٣.

(٢١٤) "دلائل النبوة"، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، باب إجابة الله عزوجل دعوة رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، ٩٨/٣.

(٢١٥) "دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، باب إجابة الله عزوجل دعوة رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، ١٠٠/٣.

(٢١٦) "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي...إلخ، باب غزوة بدر الكبرى، ٤٧/٤.

له، عن عبد الرَّحمن بن عوف رضي الله عنه، قال: كان أميّة بن خَلَف لي صَدِيقاً[٢١٩] بمكَّة، وكان اسمي "عبد عمرو"، فسمّيت[٢٢٠] حين أسلمت "عبد الرَّحمن"، فكان يلقاني إذ نحن بمكة، فيقول: يا عبد عمرو، أرغبت عن اسمٍ سمَّاك به أبوك؟ فأقول: نعم. فيقول:[٢٢١] إني لا أعرِف الرَّحمن، فاجعل بيني وبينك شيئاً أدعوك به، أمَّا أنت فلا تجيبني[٢٢٢] باسمك الأوَّل، وأمَّا أنا فلا أدعوك بما لا أعرِف. قال: وكان إذا دعاني "عبد عمرو" لم أُجِبه. فقلت له: يا أبا علي، اجعل بيني وبينك ما شئت. قال: فأنت "عبد الإله". قلت: نعم. فلما رآني[٢٢٣] يوم بدرٍ هو وابنه عَلِيٌّ ومعي أدراعٍ، قال: يا عبد عمرو، فلم أُجبه. فقال: يا عبد الإله، فقلت: نعم، قال: هل[٢٢٤] لك فيّ، فأنا خير لك من هذه الأدراع التي معك؟ قلت: نعم. فطرحت الأدراع وأخذت بيده ويد ابنه، وهو يقول: ما رأيت كاليوم قطّ، أما لكم حاجة في اللّبن؟ يريد من أسرني ولم يقتلني

---

(٢١٧) "صحيح البخاري" (٢٣٠١)، كتاب الوكالة، باب إذا وكل المسلم حربيا...إلخ، ص٥٩٣.

(٢١٨) "دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، باب إجابة الله عزوجل دعوة رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، ٣/٩١.

(٢١٩) في (ب): صَدِيقاً لي.

(٢٢٠) في (ب): فتسمّيت.

(٢٢١) بياض في (ب) نحو كلمة واحدة.

(٢٢٢) في (ب): "فلا تَجِبْنِي" بصيغة الأمر.

(٢٢٣) بياض في (ب) بقدر لفظين.

(٢٢٤) في (ب): فهل، والصواب ما أثبت.

افتديت[٢٢٥] منه بإبل كثيرة اللّبن. فقال لي ابنه: يا عبد الإله، من الرجل منكم المعلَّم[٢٢٦] بريشة نُعَامةٍ في صدره؟ قلت: ذلك[٢٢٧] حمزة بن عبد المطَّلب. قال: ذاك الذي فعل بنا الأفاعيل. قال عبد الرحمن: فوالله، إني لأقودهما إذ رآه بلال معي، وكان هو الذي يُعذِّب بلالاً بمكة حتى يترك الإسلام[٢٢٨]، فلما رآه، قال: رأس الكفر أميَّة بن خَلَف، لا نجوت إلا[٢٢٩] نجا، ثم نادى: يا معشر المسلمين، هذا عدوّ الله أميَّة ابن خَلَف، فخرج فريق[٢٣٠] من الأنصار في أثرنا، فلما خشيت أن يلحقونا دفعت لهم ابنه لأشغِلهم به، وكان أميَّة رجلاً ثقيلاً، فقلت: أبرك، فبرك، فألقيت نفسي عليه لأمنعه، فأحاطوا بنا، وأنا أذبّ عنه، فأخلف رجل السيف فضرب رِجْل أميّة، فصاح صيحةً ما سمعت مثلها قطّ، فهبَّروه بأسيافهم وأصاب أحدهم ظهر رِجلي. انتهى

وفي ذلك يقول أبوبكر لبلال رضي الله عنهما:

هنيئاً زادك الرَّحمن خيراً | فقد أدركت ثأرك يا بلالُ[٢٣١]

---

(٢٢٥) في (ب): ففديت.

(٢٢٦) في (ب): المعلَّم منكم.

(٢٢٧) في (ب): ذاك.

(٢٢٨) في (أ): "حتى ترك الإسلام" وفي (ب): "لأجل أن يترك الإسلام"، والصواب ما أثبت.

(٢٢٩) في (ب): إن.

(٢٣٠) في (ب): فريقان.

(٢٣١) "الاستيعاب في معرفة الأصحاب"، باب حرف الباء، ٢٦١/١.

وقُتِل فرعون هذه الأمة أبو جهل، روى الإمام أحمد[(٢٣٢)] والشَّيخان[(٢٣٣)] وغيرهم عن عبد الرَّحمن بن عوف رضي الله عنه، قال: إني لواقف في الصَّف يوم بدرٍ، فنظرت عن يميني وعن شمالي، فإذا أنا بغلامين[(٢٣٤)] من الأنصار -حديثة أسنانهما- فغمزني أحدهما سرّاً من صاحبه، فقال: أي عمّ، هل تعرِف أبا جهلٍ؟ قلت: نعم، فما حاجتك إليه، يا ابن أخي؟ قال: أخبرت أنه يسبُّ رسول الله صلى الله عليه وسلم، والَّذي نفسي بيده، لئن رأيته لا يفارق سَوادي سَوادَه حتى يموت الأعجل منَّا، قال: وغمزني الآخر سرّاً من صاحبه، فقال مثلها، فعجبت لذلك، قال: فلم أنشب أن[(٢٣٥)] نظرته يجول في النَّاس، فقلت: هذا الذي تسألان[(٢٣٦)] عنه، فابتدراه، فضرباه حتى برد[(٢٣٧)]، وهما مُعَاذ بن عمرو بن الجَمُوح ومُعَاذ بن عفراء رضي الله عنهما.[(٢٣٨)] ومرّ به عبد الله بن مسعودٍ رضي الله عنه وبه رَمَقٌ

---

(٢٣٢) "مسند أحمد" (١٦٩٥)، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند عبد الرحمن بن عوف الزهري، ٥٢٥/١.

(٢٣٣) "صحيح البخاري" (٣١٤١)، كتاب فرض الخمس، باب من لم يخمس الأسلاب...إلخ، ص٨٠٤، و"صحيح مسلم" (١٧٥٢)، كتاب الجهاد والسير، باب استحقاق القاتل سلب القتيل، ص٦٩٥.

(٢٣٤) في (ب): بين غلامين.

(٢٣٥) في (ب): فلم أنسرّ أني، والصواب ما أثبت.

(٢٣٦) في (ب): تسألني، والصواب ما أثبت.

(٢٣٧) في (ب): حتي طاح في الأرض، والصواب ما أثبت.

(٢٣٨) "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي...إلخ، باب غزوة بدر الكبرى، ذكر مقتل فرعون هذه الأمة...إلخ، ٥٠/٤.

فاجتزّ(٢٣٩) رأسه وحملها لرسول الله صلى الله عليه وسلم(٢٤٠)، فكانت أوّل رأسٍ حُمِلَت.

وقُتِل النَّضر بن الحارث، وكان من أشدّ قريشٍ كفراً وعناداً، وكان يقول في القرآن: أنه أساطير الأوّلين، قتله عَلِيٌّ ابن أبي طالب بأمر النّبي صلى الله عليه وسلم، فقالت بنت له(٢٤١) في أبياتٍ:

أمحمّد فلأنتَ نجلُ كريمةٍ(٢٤٢)	في قومها والفحلُ فحلٌ معرفُ(٢٤٣)
ما كان ضرّك لو مَنَنْتَ وربّما	مَنَّ الفتى وهو المُغِيظُ المُحنقُ
فالنَّضَر أقرب مَن وَصَلتَ قرابةً	وأحَقّهم إن كان عبدٌ(٢٤٤) يُعتَقُ
ظلَّت سُيُوف بني أبيه تَنُوشُهُ	لله أرحامٌ هناك تَشِيقُ(٢٤٥)

فلمّا بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك(٢٤٦)، بكى حتى اخضلّت

---

(٢٣٩) في (ب): فاحتزّ.

(٢٤٠) انظر: "دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، باب سياق قصة بدر عن مغازي...إلخ، ٣/١١٦.

(٢٤١) في (أ): بنت قتيله، والصواب ما أثبت.

في "السيرة الشامية"، جماع أبواب المغازي، الباب السابع في بين غزوة بدر الكبرى، ٤/٦٣: أسلمت بعد ذلك. نقله أبو عمر وأبو الفتح في منهج المدح، ولم يستحضر ذلك الحافظ فقال في الإصابة: لم أر التصريح بإسلامها، لكن إن كانت عاشت إلى الفتح فهي من جملة الصحابيات رضي الله تعالى عنهن.

(٢٤٢) هكذا في الأصلين، وفي "السيرة الشامية"، ٤/٦٣:

أمحمد يا خير ضنء كريمة

(٢٤٣) هكذا في الأصلين، وفي "السيرة الشامية"، ٤/٦٣: معرِق.

(٢٤٤) هكذا في الأصلين، وفي "السيرة الشامية"، ٤/٦٣: عتق.

(٢٤٥) هكذا في الأصلين، وفي "السيرة الشامية"، ٤/٦٣: تشقق.

لحيته، وقال: ((**لَو بَلَغَنِي شِعْرُهَا قَبْلَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا قَتَلْتُهُ**)).(٢٤٧) **وحاصله:** أنه قتل من صناديدهم وأشرافهم نحو السَّبعين وأُسر منهم نحو السَّبعين(٢٤٨)، فكانت هي الغزوة العظمى والبطشة الكبرى ويوم الفرقان التي فرَّق الله بها بين الحقّ والباطل، وأعزَّ الله بها الإسلام والمسلمين.

وذهب الحَيْسُمَان(٢٤٩) بن إياس الخُزاعي -وأسلم بعد ذلك رضي الله عنه- إلى مكة، فجعل يعدِّد لهم مَن قُتِل [مِن](٢٥٠) أشراف قريشٍ، فقال صفوان بن أميّة وهو قاعد في الحِجر: والله، أنّ عقل هذا لقد طار، فاسألوه عني. قالوا: ما فعل صفوان بن أميّة؟ قال: ها هو ذاك قاعد في الحِجر، ولقد رأيت أباه وأخاه حين قُتِلا.(٢٥١)

---

(٢٤٦) "ذلك" سقط من (ب).

(٢٤٧) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي...إلخ، غزوة بدر الكبرى، ذكر رحيل رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، ٦٣/٤، و"الإصابة في تمييز الصحابة"، كتاب النساء، حرف القاف، القسم الأول، قُتَيلَة بنت الحارث، ٣١٥/٨.

(٢٤٨) أخرج البخاري في "صحيحه" (٣٩٨٦)، كتاب المغازي، ص١٠٠١، عن البراء بن عازب رضي الله تعالى عنه، قال: جعل النبي صلى الله عليه وسلم على الرماة يوم أحد عبد الله بن جبير، فأصابوا منا سبعين، وكان النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه أصابوا من المشركين يوم بدر أربعين ومائة، سبعين أسيراً، وسبعين قتيلاً قال أبو سفيان: يوم بيوم بدر والحرب سجال.

(٢٤٩) في (ب): الجَسْمان، والصواب ما أثبت.

(٢٥٠) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(٢٥١) "السيرة النبوية" لابن هشام، تاريخ الهجرة ومغازي الرسول صلى الله عليه وسلم، غزوة بدر الكبرى، ٢٣٠/٢، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب مغازي...إلخ، غزوة بدر الكبرى، ٦٦/٤.

وكانت الهزيمة بعد زوال الجمعة،(٢٥٢) ووصل الخبر النجاشي فدعى جعفر بن أبي طالب ومن معه من المسلمين، فأخبرهم -وهو جالس على الأرض في أخلاقٍ من الثياب- وقال: إنا نجد فيما أنزل الله على عيسى -عليه الصلاة والسلام-: إن حقّاً على عباد الله أن يحدثوا لله عزَّوجلَّ تواضُعاً عند ما أحدث لهم نعمةً، فلمّا أحدث الله نصر نبيه -صلى الله عليه وسلم- أحدثت هذا التواضُع.(٢٥٣)

وكان جملة من استشهد من المسلمين أربعة عشر، ستة من المهاجرين وهم: عُبيدة بن الحارث وعُمير بن أبي وقاص وذو الشِّمالَين عُمير بن عبد عمرو وعاقل بن البُكَير ومِهجَع مولى عمر بن الخطَّاب وصفوان بن وهب، وثمانية من الأنصار، اثنان من الأوس وهما: سعد بن خَيثَمة ومبشر(٢٥٤) بن عبد المنذر، وستة من الخزرج وهم: عُمير بن الحُمَام ويزيد بن الحارث ورافع بن المُعَلَّى وحارثة بن سُراقة وعوف بن الحارث وأخوه مُعَوِّذ بن الحارث.(٢٥٥)

وقاتلت الملائكة مع المسلمين(٢٥٦)، فكانت ثلاثة آلافٍ ثم كملت خمسة

---

(٢٥٢) "إمتاع الأسماع"، غزوة بدر الكبرى، قسمة الغنائم، ١/١١٦، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي...إلخ، غزوة بدر الكبرى، ذكر انهزام المشركين، ٤/٥٤.

(٢٥٣) "دلائل النبوة" للبيهقي، جماع أبواب مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم...إلخ، باب قدوم زيد بن حارثة...إلخ، ٣/١٣٣.

(٢٥٤) في (ب): بِشر، والصواب ما أثبت.

(٢٥٥) انظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي...إلخ، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ٤/٧٥.

(٢٥٦) كما في قوله تعالى: ﴿إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ

آلاف(٢٥٧)، وجاء الشيطان إلى كفّار قريشٍ على صورة سُراقة بن مالك، وقال لهم: لا غالب لكم اليوم من النّاس وإني جار لكم، فلما رأى الملائكة نكص على عقبيه، وقال: إني بريء منكم، وصار يقول وهو فارٌّ من الملائكة: اللّهم، [إني](٢٥٨) أنشدك، إني من المُنظَرين(٢٥٩)، ورضي الله عن حسّان حيث قال:

سرنا وساروا إلى بدر لحينهم | لو يعلمون يقين العلم ما ساروا
دلاهم بغُرور ثم أسلمهم | إنّ الخبيث لمن والاه غرّار
وقال إني لكم جار فأوردهم | شرّ الموارد فيه الخزي والعارُ(٢٦٠)

والكلام على القصّة بتمامها يطول وفي هذا القدر كفاية، فنسئل الله أن يحشرنا في زمرة أهل بدر الكرام ويمتّعنا بالاجتماع بهم في دار السّلام.

كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ﴾ [الأنفال:١٢].

(٢٥٧) كما في قوله تعالى: ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿١٢٥﴾﴾ [آل عمران:١٢٣-١٢٥].

(٢٥٨) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(٢٥٩) "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ٢/٢٤٤، وانظر: "سبل الهدى والرشاد"، جماع أبواب المغازي...إلخ، الباب السابع في بيان غزوة بدر الكبرى، ٤/٤٢.

(٢٦٠) "السيرة النبوية" لابن هشام، غزوة بدر الكبرى، ٢/٢٤٥.

الباب الثَّالث في أسمائهم

فأوّلهم وأشرفهم بل وأشرف الخلائق أجمعين من أهل السّموات وأهل[(٢٦١)] الأرضين **سيّدنا محمّدٍ** صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه أجمعين.

أبو بكر الصِّديق رضي الله عنه، **عمر** بن الخطَّاب رضي الله عنه، **عثمان** بن عفّان رضي الله عنه، **عليٌّ** ابن أبي طالبٍ رضي الله عنه، **طلحة** بن عبيد الله رضي الله عنه، **سعد** بن أبي وقّاص رضي الله عنه، **سعيد** بن زيدٍ رضي الله عنه، **الزبير** بن العوّام[(٢٦٢)] رضي الله عنه، **عبد الرحمن** بن عوفٍ رضي الله عنه، **أبو عبيدة عامر** بن الجرّاح[(٢٦٣)] رضي الله عنه. فهؤلاء العشرة المبشَّرون بالجنّة ثم الباقون مذكورون على ترتيب الحروف، وهم:

حرف الألف

أُبَيٌّ بن كعب الخزرجي[(٢٦٤)] رضي الله عنه، **الأَخْنَس** بن حَبِيب السُّلَمي[(٢٦٥)] المهاجري[(٢٦٦)] رضي الله عنه، **الأَرْقَم** بن أبي الأرقم

---

(٢٦١) "أهل" سقط من (ب).

(٢٦٢) ذكر "الزبير ابن العوّام" في نسخة (ب) بعد التسعة رضي الله تعالى عنهم.

(٢٦٣) في (ب): أبو عبيدة بن عامر الجرّاح، والصواب ما أثبت.

(٢٦٤) "الخزرجي" سقطت من (ب)، وفي هامش (ب) قبل ذكر اسم أبي بن كعب: أحد القرّاء الأربعة.

(٢٦٥) في (أ): الأخنس بن خبيب السامي، والصواب ما أثبت.

(٢٦٦) "المهاجري"، سقط من (ب).

المخزومي[٢٦٧] رضي الله عنه، **أَسْعَد** بن يزيد الخزرجي[٢٦٨] رضي الله عنه، **أَنَس** بن مُعاذ الخزرجي[٢٦٩] رضي الله عنه، **أَنَسة** مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم المهاجري[٢٧٠] رضي الله عنه، **أَنَس** بن قتادة الأوسي[٢٧١] رضي الله عنه، **أَوس** بن ثابت الخزرجي[٢٧٢] رضي الله عنه، **أَوس** بن خَولِيّ الخزرجي[٢٧٣] رضي الله عنه، **إِياس** بن أوس الأوسي رضي الله عنه، **إِياس** بن البُكَير[٢٧٤] المهاجري[٢٧٥] رضي الله عنه.

حرف الباء

بُجَير بن أبي بُجَير حليف بني دينار من الخزرج[٢٧٦] رضي الله عنه، **بَحَّاث** بن ثعلبة حليف بني سالم[٢٧٧] من الخزرج[٢٧٨] رضي الله عنه، **البَرَاء** بن مَعْرُور

---

(٢٦٧) في (أ): الخزرجي، وهو سقط من (ب)، والصواب ما أثبت.

(٢٦٨) "الخزرجي" سقط من (ب).

(٢٦٩) "الخزرجي" سقط من (ب).

(٢٧٠) "المهاجري" سقط من (ب).

(٢٧١) "الأوسي" سقط من (ب).

(٢٧٢) "الخزرجي" سقط من (ب).

(٢٧٣) "الخزرجي" سقط من (ب).

(٢٧٤) في (أ): البكر، والصواب ما أثبت.

(٢٧٥) "المهاجري" سقط من (ب).

(٢٧٦) "حليف بني دينا من الخزرج" سقط من (ب).

(٢٧٧) في (أ)، أغنم، والصواب ما أثبت

(٢٧٨) "حليف بني سالم من الخزرج" سقط من (ب).

الخزرجي[٢٧٩] رضي الله عنه، **بَسْبَسة** بن عمرو حليف بني طريف[٢٨٠] من الخزرج[٢٨١] رضي الله عنه، **بِشر** بن البراء بن مَعْرُور الخزرجي[٢٨٢] رضي الله عنه، **بَشِير** بن سعد الخزرجي[٢٨٣] رضي الله عنه، **بلال** بن رَباح المهاجري[٢٨٤] رضي الله عنه.

حرف التاء

تَمِيم مولى خُراش من موالي بني سَلَمة من الخزرج[٢٨٥] رضي الله عنه، **تَمِيم** مولى بني غَنْم بن السِّلم الأوسي[٢٨٦] رضي الله عنه، **تَمِيم** بن يُعَار الخزرجي رضي الله عنه.

حرف الثاء

ثابت بن أَقْرم[٢٨٧] حليف بني عبيد من الأوس[٢٨٨] رضي الله عنه، **ثابت** بن ثعلبة الخزرجي رضي الله عنه، **ثابت** بن خالد الخزرجي رضي الله عنه، **ثابت**

---

(٢٧٩) "الخزرجي" سقط من (ب).

(٢٨٠) في (أ): عمرو، والصواب ما أثبت.

(٢٨١) "حليف بني طريف من الخزرج" سقط من (ب).

(٢٨٢) "الخزرجي" سقط من (ب).

(٢٨٣) "الخزرجي" سقط من (ب).

(٢٨٤) "المهاجري" سقط من (ب).

(٢٨٥) "من موالي بني سلمة من الخزرج" سقطت من (ب).

(٢٨٦) "الأوسي" سقط من (ب).

(٢٨٧) في (أ): أقوم، وفي (ب): أرقم، والصواب ما أثبت.

(٢٨٨) في (ب): الأوسي.

بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه، **ثابت** بن هَزَّال الخزرجي رضي الله عنه، **ثَعْلَبة** بن حاطب الأوسي رضي الله عنه، **ثَعْلَبة** بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه، **ثعلبة** بن عَنَمة[(٢٨٩)] الخزرجي رضي الله عنه[(٢٩٠)]، **ثَقِف** بن عمرو المهاجري رضي الله عنه.

حرف الجيم

جابر بن عبد الله بن رِياب[(٢٩١)] الخزرجي رضي الله عنه، **جابر** بن عبد الله بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه، **جبَّار**[(٢٩٢)] بن صَخْر الخزرجي رضي الله عنه، **جَبْر** بن عتيك الأوسي رضي الله عنه، **جُبَير**[(٢٩٣)] بن إِياس الخزرجي رضي الله عنه.

حرف الحاء

الحارث بن أنس بن رافع الأوسي رضي الله عنه، **الحارث** بن أوس بن رافع الأوسي رضي الله عنه، **الحارث** بن أوس بن مُعَاذ الأوسي رضي الله عنه، **الحارث** بن حاطب الأوسي[(٢٩٤)] رضي الله عنه، **الحارث** بن خَزَمة[(٢٩٥)]

---

(٢٨٩) في (أ): عتمة، والصواب ما أثبت.

(٢٩٠) "ثعلبة بن عنمة الخزرجي رضي الله عنه" سقط من (ب).

(٢٩١) في (أ): رباب، والصواب ما أثبت.

(٢٩٢) في (أ): جابر، والصواب ما أثبت.

(٢٩٣) في (أ): جبر، والصواب ما أثبت.

(٢٩٤) في هامش (أ): يقال له: "الأوسي"، لأنه حليف للأوس وهو من الخزرج ولذا غلط بعضهم فعده شخصين. اه

الخزرجي رضي الله عنه، **الحارث** ابن أبي خزمة الأوسي رضي الله عنه، **الحارث** بن الصِّمَّة الخزرجي رضي الله عنه، **الحارث** بن عَرفَجَة الأوسي رضي الله عنه، **الحارث** بن قيس الأوسي رضي الله عنه[٢٩٦]، **الحارث** بن قيس الخزرجي رضي الله عنه، **الحارث** بن النعمان الأوسي[٢٩٧] رضي الله عنه، **حارثة** بن سُراقة الخزرجي[٢٩٨] رضي الله عنه، **حارثة** بن النعمان الخزرجي رضي الله عنه، **حاطب** بن أبي بَلْتَعة المهاجري رضي الله عنه، **حاطب** بن عمرو المهاجري رضي الله عنه، **الحُباب** بن المنذر الخزرجي رضي الله عنه، **حبِيب** بن الأسود مولى بني حِزام من الخزرج[٢٩٩] رضي الله عنه، **حَرام** بن ملحان الخزرجي رضي الله عنه، **حُريث** بن زيد الخزرجي رضي الله عنه، **حُصين** بن الحارث المهاجري من بني عبد المُطَّلب[٣٠٠] رضي الله عنه، **حمزة** بن الحُمَيِّر من حلفاء الخزرج رضي الله عنه، **حمزة** بن عبد المُطَّلب المهاجري رضي الله عنه وهو عمُّ النبي صلى الله عليه وسلم.

حرف الخاء

خارجة بن زيد الخزرجي رضي الله عنه، **خالد** بن البُكَير المهاجري رضي

---

(٢٩٥) في (ب): خُزيمة، والصواب ما أثبت.

(٢٩٦) "الحارث بن قيس الأوسي رضي الله عنه" سقط من (ب).

(٢٩٧) "الأوسي" سقط من (ب).

(٢٩٨) "الخزرجي" سقط من (ب)، وفي هامش (ب) بعد ذكر اسم حارثة بن سراقة: استشهد ببدر وهو أول قتيل قتل من الأنصار. اه

(٢٩٩) في (ب): الخزرجي.

(٣٠٠) "من بني عبد المطلب" سقط من (ب)، وفي (أ): "من بني المطلب"، والصواب ما أثبت.

الله عنه، **خالد** بن قيس الخزرجي رضي الله عنه، **خبَّاب** بن الأرتّ المهاجري من حلفاء بني زهرة[٣٠١] رضي الله عنه، **خبَّاب** مولى عُتبة بن غَزْوان[٣٠٢] المهاجري[٣٠٣] رضي الله عنه، **خُبَيب** بن إساف الخزرجي[٣٠٤] رضي الله عنه، **خِداش** بن قتادة الأوسي[٣٠٥] رضي الله عنه، **خِراش** بن الصِّمَّة[٣٠٦] الخزرجي رضي الله عنه، **خُرَيم** بن فاتك المهاجري رضي الله عنه، **خلاد** بن رافع الخزرجي رضي الله عنه، **خلاد** بن سُويد الخزرجي رضي الله عنه، **خلاد** بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه، **خلاد** بن قيس الخزرجي رضي الله عنه، خُلَيد بن قيس الخزرجي رضي الله عنه، **خليفة** بن عديّ الخزرجي رضي الله عنه، **خُنَيس** بن حُذافة المهاجري السَّهمي[٣٠٧] رضي الله عنه، **خَوَّات**[٣٠٨] بن جُبَير الأوسي رضي الله عنه، **خولي** بن أبي[٣٠٩] خولي المهاجري من [حلفاء][٣١٠] بني عديّ رضي الله عنه.

---

(٣٠١) "من حلفاء بني زهرة" سقط من (ب).

(٣٠٢) في (أ): غزوات، والصواب ما أثبت.

(٣٠٣) "المهاجري" سقط من (ب).

(٣٠٤) في (أ): خُبيب بن بساق المهاجري ، والصواب ما أثبت.

(٣٠٥) "الأوسي" سقطت من (ب).

(٣٠٦) في (أ): الهمة.

(٣٠٧) "المهاجري السهمي" سقط من (ب).

(٣٠٨) في (أ): خرات، والصواب ما أثبت.

(٣٠٩) "أبي" سقط من (ب).

(٣١٠) ما بين المعقوفين سقط من الأصلين.

حرف الذّال

ذَكْوان بن عبيد الأنصاري رضي الله عنه، **ذو الشِّمالَين** بن عبد عمرو المهاجري من حلفاء بني زُهرة رضي الله عنه.

حرف الرّاء

راشد(٣١١) بن المُعلَّى الخزرجي رضي الله عنه، **رافع** بن الحارث الخزرجي رضي الله عنه، **رافع** بن عُنْجُدة(٣١٢) الأوسي رضي الله عنه، **رافع** بن مالك الخزرجي رضي الله عنه، **رافع** بن المُعلَّى الخزرجي رضي الله عنه، **رافع** بن يزيد(٣١٣) الأوسي رضي الله عنه، **رِبْعِيُّ** بن رافع الأوسي رضي الله عنه، **الرَّبيع** بن إياس الخزرجي رضي الله عنه، **ربيعة** بن أَكثم(٣١٤) المهاجري من حلفاء بني عبد شمس(٣١٥) رضي الله عنه، **رُحَيلة**(٣١٦) بن ثعلبة الخزرجي رضي الله عنه، **رِفاعة** بن الحارث(٣١٧) الخزرجي رضي الله عنه، **رِفاعة** بن رافع الخزرجي رضي الله عنه، **رِفاعة** بن عبد المنذر الأوسي(٣١٨) رضي الله عنه، **رِفاعة** بن عمرو

---

(٣١١) في (ب): رافع، والصواب ما أثبت.

(٣١٢) في (أ): عبخدة، والصواب ما أثبت.

(٣١٣) في (ب): زيد، والصواب ما أثبت.

(٣١٤) في (ب): أكتم، والصواب ما أثبت.

(٣١٥) "من حلفاء بني عبد شمس" سقط من (ب).

(٣١٦) في (أ): رحبلة، وفي (ب): رخيلة، والصواب ما أثبت.

(٣١٧) في (ب): محارب، والصواب ما أثبت.

(٣١٨) "الأوسي" سقط من (ب).

الخزرجي رضي الله عنه.

حرف الزّاء

زِياد بن السَّكَن الأوسي رضي الله عنه، **زياد** بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه، **زِياد** بن لَبِيد الخزرجي رضي الله عنه، **زيد** بن أسلم الأوسي رضي الله عنه، **زيد** بن حارثة المهاجري من موالي بني هاشم(٣١٩) رضي الله عنه، **زيد** بن الخطّاب المهاجري رضي الله عنه، **زيد** بن المُزَين الخزرجي رضي الله عنه، **زيد** بن المُعلَّى الخزرجي رضي الله عنه، **زيد** بن وديعة الخزرجي(٣٢٠) رضي الله عنه.

حرف السين

سالم بن عُمَير الأوسي رضي الله عنه،(٣٢١) **سالم** مولى أبي حُذَيفة المهاجري من موالي بني عبد شمس رضي الله عنه، **السائب** بن عثمان بن مظعون المهاجري رضي الله عنه، **سَبْرَة** بن فاتك المهاجري رضي الله عنه، **سُراقة** بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه، **سُراقة** بن كعب الخزرجي رضي الله عنه، **سعد** بن خولة المهاجري حليف بني عامر(٣٢٢) رضي الله عنه، **سعد** بن خَيْثَمة الأوسي رضي الله عنه، **سعد** بن زيد الأوسي رضي الله عنه، **سعد** بن الرَّبيع الخزرجي رضي الله عنه، **سعد** بن سعد الخزرجي رضي الله عنه، **سعد** بن سهل الخزرجي رضي الله عنه، **سعد** بن عُبادة الخزرجي رضي الله عنه، **سعد** بن عبيد الأوسي

(٣١٩) "من موالي بني هاشم" سقط من (ب).

(٣٢٠) في (أ): المهاجري، والصواب ما أثبت.

(٣٢١) في هامش (ب) بعد ذكر اسم سالم بن عُمَير: أحد القرّاء الأربعة.

(٣٢٢) "حليف بني عامر" سقط من (ب).

رضي الله عنه، **سعد** بن عثمان الخزرجي رضي الله عنه، **سعد** بن معاذ الأوسي وسيد الأوس(٣٢٣) رضي الله عنه، **سعد** مولى حاطب المهاجري رضي الله عنه، **سفيان** بن نَسْر(٣٢٤) الخزرجي رضي الله عنه، **سلمة** بن أسلم الأوسي رضي الله عنه، **سلمة** بن ثابت الأوسي رضي الله عنه، **سلمة** بن سلامة الأوسي رضي الله عنه، **سَلِيط** بن قيس الخزرجي رضي الله عنه، **سُلَيم** بن الحارث الخزرجي رضي الله عنه، **سُلَيم** بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه، **سُلَيم** بن قيس الخزرجي رضي الله عنه، **سُلَيم** بن ملحان الخزرجي رضي الله عنه، **سِمَاك** بن سعد الخزرجي رضي الله عنه، **سِنان** بن صَيْفي(٣٢٥) الخزرجي رضي الله عنه، **سِنان** بن أبي سِنان المهاجري من [حلفاء](٣٢٦) بني عبد شمس(٣٢٧) رضي الله عنه، **سهل** بن حُنَيف(٣٢٨) الأوسي رضي الله عنه، **سهل** بن رافع الخزرجي رضي الله عنه، **سهل** بن عتيك الخزرجي رضي الله عنه، **سهل** بن قيس الخزرجي رضي الله عنه، **سُهَيل** بن وَهْب المهاجري رضي الله عنه، **سُهَيل** بن رافع الخزرجي رضي الله عنه، **سواد** بن رزين(٣٢٩) الخزرجي رضي الله عنه، **سواد** بن غَزِيَّة(٣٣٠) رضي

---

(٣٢٣) "وسيد الأوس" سقط من (ب).

(٣٢٤) في (ب): النضر، والصواب ما أثبت.

(٣٢٥) في (أ): صبغي، والصواب ما أثبت.

(٣٢٦) ما بين المعقوفين سقط من الأصلين.

(٣٢٧) "من بني عبد شمس" سقط من (ب).

(٣٢٨) في (أ): خسيف، والصواب ما أثبت.

(٣٢٩) في (ب): كُريز، والصواب ما أثبت.

(٣٣٠) في (أ): غزبة، والصواب ما أثبت.

الله عنه، **سُوَيْط**[٣٣١] بن حَرْمَلة المهاجري من بني عبد الدّار بن قصي رضي الله عنه.

حرف الشين

شُجاع بن وهب المهاجري من حلفاء بني عبد شمس رضي الله عنه، **شَرِيك** بن أنس الأوسي[٣٣٢] رضي الله عنه، **شَمَّاس** بن عثمان المهاجري المخزومي[٣٣٣] رضي الله عنه.

حرف الصاد

صَبِيح مولى العاص المهاجري رضي الله عنه، **صفوان** بن وَهْب المهاجري رضي الله عنه، **صَيْفي**[٣٣٤] بن سواد الخزرجي رضي الله عنه، **صُهَيب** بن سِنان المهاجري من بني تميم بن مرة رضي الله عنه.

حرف الضّاد

الضَّحَّاك بن حارثة الخزرجي رضي الله عنه، **الضَّحَّاك** بن عبد عمرو[٣٣٥] الخزرجي رضي الله عنه، **ضَمْرَة** بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه.

---

(٣٣١) في (أ): سويط، والصواب ما أثبت.

(٣٣٢) "الأوسي" سقط من (ب).

(٣٣٣) "المخزومي" سقط من (ب).

(٣٣٤) في (أ): صبغي، والصواب ما أثبت.

(٣٣٥) في (ب): الضحّاك بن عمرو، والصواب ما أثبت.

حرف الطّاء

الطُّفَيل بن الحارث بن [عبد](٣٣٦) المُطَّلب بن عبد مناف المهاجري رضي الله عنه، **الطُّفَيل** بن مالك الخزرجي رضي الله عنه، **الطُّفَيل** بن النعمان الخزرجي رضي الله عنه، **طُلَيب** بن عمرو(٣٣٧) رضي الله عنه.

حرف العين

عاصم بن ثابت رضي الله عنه، **عاصم** بن عديّ رضي الله عنه، **عاصم** بن العُكَير(٣٣٨) رضي الله عنه، **عاصم** بن قيس رضي الله عنه، **عاقل**(٣٣٩) بن البُكَير رضي الله عنه، **عامر** بن ربيعة رضي الله عنه، **عامر** بن أُميَّة رضي الله عنه، **عامر** بن البُكَير رضي الله عنه، **عامر** بن سعد رضي الله عنه، **عامر** بن سَلَمة رضي الله عنه، **عامر** بن فُهَيرة رضي الله عنه، **عامر** بن مُخَلَّد رضي الله عنه، **عامر** بن السَّكَن رضي الله عنه، **عبّاد** بن بِشر رضي الله عنه، **عبّاد** بن قيس رضي الله عنه، **عُبَادة** بن الصامت رضي الله عنه، **عبد الله** بن قيس رضي الله عنه، **عبد الله** بن ثعلبة رضي الله عنه، **عبد الله** بن جُبَير رضي الله عنه، **عبد الله** بن جَحْش رضي الله عنه، **عبد الله** بن الجِدّ رضي الله عنه، **عبد الله** بن الحُمَيِّر رضي الله عنه، **عبد الله** بن الرَّبيع رضي الله عنه، **عبد الله** بن رواحة رضي الله عنه، **عبد الله** بن زيد رضي الله عنه، **عبد الله** بن سُرَاقة رضي الله عنه، **عبد الله** بن سَلِمة رضي الله عنه، **عبد**

---

(٣٣٦) ما بين المعقوفين سقط من (أ).

(٣٣٧) في (أ): طُلَيب بن عمر، والصواب ما أثبت.

(٣٣٨) في (أ): العكبر، والصواب ما أثبت.

(٣٣٩) في (أ): عاتك، والصواب ما أثبت.

الله بن سَهْل رضي الله عنه، **عبد الله** بن سُهَيل رضي الله عنه، **عبد الله** بن شُرَيك رضي الله عنه، **عبد الله** بن طارق رضي الله عنه، **عبد الله** بن عامر رضي الله عنه، **عبد الله** بن عبد مناف رضي الله عنه، **عبد الله** بن عُرْفُطَة رضي الله عنه، **عبد الله** بن عمرو رضي الله عنه، **عبد الله** بن عُمَير رضي الله عنه، **عبد الله** بن قيس رضي الله عنه، **عبد الله** بن كعب رضي الله عنه، **عبد الله** مَخْرَمة رضي الله عنه،(٣٤٠) **عبد الله** بن مسعود رضي الله عنه، **عبد الله** بن مَظْعُون رضي الله عنه، **عبد الله** بن النعمان رضي الله عنه، **عبد الرَّحمن** بن جَبْر رضي الله عنه، **عبدة** بن الحَسْحَاس رضي الله عنه، **عبد ربه** بن حِق رضي الله عنه، **عَبْس** بن عامر رضي الله عنه، **عائذ** بن ماعِص رضي الله عنه، **عبيد** بن أوس رضي الله عنه، **عبيد** بن التَّيِّهان رضي الله عنه، **عبيد** بن زيد رضي الله عنه، **عبيد** بن أبي عبيد رضي الله عنه، **عبيدة** بن الحارث رضي الله عنه، **عِتْبان** بن مالك رضي الله عنه، **عتبة** بن ربيعة حليف بني غنم من الخزرج(٣٤١) رضي الله عنه، **عتبة** بن عبد الله رضي الله عنه، **عتبة** بن غَزْوَان رضي الله عنه، **عثمان** بن مَظْعُون رضي الله عنه، **العَجْلان** بن النعمان رضي الله عنه، **عديّ** بن أبي الزَّغبا رضي الله عنه، **عِصْمة** بن الحُصَين رضي الله عنه، **عِصْمة** الأشجعي رضي الله عنه، **عطية** بن نُوَيرة(٣٤٢) رضي الله عنه، **عقبة** بن عامر رضي الله عنه، **عقبة** بن عثمان رضي الله عنه، **عقبة** بن وَهْب الأنصاري رضي الله عنه، **عقبة** بن وَهْب المهاجري رضي الله عنه، **عُكَّاشة** بن

---

(٣٤٠) في هامش (ب) بعد ذكر اسم عبد الله بن مَخْرَمة: أحد القرّاء الأربعة.

(٣٤١) في (ب): الخزرجي.

(٣٤٢) في الأصلين: بزيرة، والصواب ما أثبت.

مِحْصَن رضي الله عنه، **عمَّار** بن ياسر رضـي الله عنـه، **عُمـارة** بـن حَـزْم رضـي الله عنه، **عُمارة** بن زِياد رضـي الله عنـه، **عمـرو** بـن إيـاس رضـي الله عنـه، **عمـرو** بـن الجَمُوح رضي الله عنه، **عمرو** بن الحارث المهاجري رضـي الله عنـه، **عمـرو** بـن الحارث الأنصاري رضي الله عنه، **عمرو** بن سُرَاقة رضـي الله عنـه، **عمـرو** بـن أبي سَرْح رضي الله عنه، **عمرو** بن طَلْق رضي الله عنه، **عمرو** بن قيس رضـي الله عنـه، **عمرو** بن مَعْبَد رضي الله عنـه، **عمـرو** بـن مُعـاذ رضـي الله عنـه، **عمـرو** بـن ثَعْلَبـة رضي الله عنه، **عمير**(٣٤٣) بن حرام رضي الله عنه، **عمـير** بـن الحُمَـام(٣٤٤) رضـي الله عنه، **عمير** بن عامر رضي الله عنه، **عمير** بن عـوف رضـي الله عنـه، **عمـير** بـن أبي وقَّاص رضي الله عنه، **عوف** بـن الحـارث رضـي الله عنـه، **عُـوَيم** بـن سـاعدة رضي الله عنه، **عِياض** بن زُهَير رضي الله عنه.

حرف الغين

غَنَّام بن أوس رضي الله عنه.

حرف الفاء

الفاكِه بن بِشر رضي الله عنه، **فَرْوَة** بن عمرو رضي الله عنه.

حرف القاف

قتادة بن النعمان رضي الله عنه، **قُدامة** بن مَظْعُـون رضـي الله عنـه، **قطبـة** بـن عامر رضي الله عنه، **قيس** بن عمرو رضـي الله عنـه، **قـيس** بـن مِحْصَـن رضـي الله

---

(٣٤٣) في (ب): عمرو، والصواب ما أثبت.

(٣٤٤) في (ب): عمرو بن الحمام، والصواب ما أثبت.

عنه، **قيس** بن مُخَلَّد رضي الله عنه.

حرف الكاف

كعب بن جَمَّاز رضي الله عنه، **كعب** بن زيد رضي الله عنه.

حرف اللام

لَبْدَة بن قيس رضي الله عنه.

حرف الميم

مالك بن أبي خولي رضي الله عنه، **مالك** بن الدُّخْشُم رضي الله عنه، **مالك** بن ربيعة رضي الله عنه، **مالك** بن رِفاعة رضي الله عنه، **مالك** بن عمرو رضي الله عنه، **مالك** بن قُدامة رضي الله عنه، **مالك** بن مسعود رضي الله عنه، **مالك** بن نميلة(٣٤٥) رضي الله عنه، **مبشر** بن عبد المنذر رضي الله عنه، **المُجذر** بن زِياد رضي الله عنه، **مُحْرِز** بن عامر رضي الله عنه، **مُحْرِز** بن نَضْلَة رضي الله عنه، **محمّد** بن مَسْلَمة رضي الله عنه، **مِدْلاج** بن عمرو رضي الله عنه، **مَرْثد** بن أبي مَرْثد رضي الله عنه، **مِسْطَح** بن أُثَاثة رضي الله عنه، **مسعود** بن أوس رضي الله عنه، **مسعود** بن خَلْدة رضي الله عنه، **مسعود** بن ربيعة رضي الله عنه، **مسعود** بن زيد رضي الله عنه، **مسعود** بن سعد رضي الله عنه، **مسعود** بن عبد سعد رضي الله عنه، **مُصْعَب** بن عمير رضي الله عنه، **مُعاذ** بن جبل رضي الله عنه، **مُعاذ** بن الحارث رضي الله عنه، **مُعاذ** بن الصِّمَّة رضي الله عنه، **مُعاذ** بن عمرو رضي الله عنه، **مُعاذ** بن ماعِص رضي الله عنه، **مَعْبَد** بن عبّاد رضي الله عنه، **مَعْبَد** بن قيس

---

(٣٤٥) في (أ): نمبلة، والصواب ما أثبت.

رضي الله عنه، **مُعَتِّب** بن عبيد رضي الله عنه، **مُعَتِّب** بن عوف رضي الله عنه، **مُعَتِّب** بن قُشَير رضي الله عنه، **معقل** بن المنذر رضي الله عنه، **مَعْمَر** بن الحارث رضي الله عنه، **مَعْن**(٣٤٦) بن عديّ رضي الله عنه، **مَعْن** بن يزيد(٣٤٧) رضي الله عنه، **مُعَوّذ** بن الحارث رضي الله عنه، **مُعَوّذ** بن عمرو رضي الله عنه، **المِقداد** بن الأسود رضي الله عنه، **مُلَيل**(٣٤٨) بن وَبَرة رضي الله عنه، **المنذر** بن عمرو رضي الله عنه، **المنذر** بن قُدامة رضي الله عنه، **المنذر** بن محمد رضي الله عنه، **مِهْجَع** بن صالح رضي الله عنه.

حرف النون

النضر بن الحارث الأوسي رضي الله عنه، **النعمان** بن الأعْرَج رضي الله عنه، **النعمان** بن سِنان رضي الله عنه، **النعمان** بن عمرو رضي الله عنه، **النعمان** بن عبد عمرو رضي الله عنه، **النعمان** بن أبي خزمة رضي الله عنه، **النعمان** بن عَصَر رضي الله عنه، **النعمان** بن مالك رضي الله عنه، **نُعَيمان** بن عمرو رضي الله عنه، **نوفل** بن عبد الله رضي الله عنه.

حرف الهاء

هانيء بن نِيار رضي الله عنه، **هُبَيل**(٣٤٩) بن وبرة رضي الله عنه، **هِلال** بن

---

(٣٤٦) في (أ): معد، والصواب ما أثبت.

(٣٤٧) في (ب): زيد، والصواب ما أثبت.

(٣٤٨) في (ب): مُليك، والصواب ما أثبت.

(٣٤٩) في (أ): بصيل، والصواب ما أثبت.

المُعلَّى رضي الله عنه.

حرف الواو

واقد بن عبد الله رضي الله عنه، **ورقة**[٣٥٠] بن إياس رضي الله عنه، **وديعة** بن عمرو رضي الله عنه، **وهب** بن سعد رضي الله عنه، **وهب** بن أبي سَرْح[٣٥١] رضي الله عنه.

حرف الياء

يزيد بن الأخنس رضي الله عنه، **يزيد** بن الحارث رضي الله عنه، **يزيد** بن خذام[٣٥٢] رضي الله عنه، **يزيد** بن رُقَيش رضي الله عنه، **يزيد** بن السَّكَن رضي الله عنه، **يزيد** بن المنذر رضي الله عنه.

الكنى

أبو أيوب الأنصاري رضي الله عنه، **أبو الأعْوَر** بن الحارث رضي الله عنه، **أبو حبَّة** بن ثابت رضي الله عنه، **أبو حنَّة** بن مالك رضي الله عنه، **أبو حبِيب** بن زيد رضي الله عنه، **أبو حُذَيفة** بن عتبة رضي الله عنه، **أبو حسن** الأنصاري رضي الله عنه، **أبو خارجة** رضي الله عنه، **أبو خالد** رضي الله عنه، **أبو خزيمة** رضي الله عنه، **أبو داود** رضي الله عنه، **أبو دُجَانة** رضي الله عنه، **أبو سَبْرة** رضي الله عنه،

---

(٣٥٠) في (ب): وَدْقَة بن إياس.

(٣٥١) في (ب): وهب بن سرح، والصواب ما أثبت.

(٣٥٢) في (ب): يزيد بن خزام، والصواب ما أثبت.

أبو سليط رضي الله عنه، **أبو سَلَمة**(۳۵۳) رضي الله عنه، **أبو سِنان** رضي الله عنه، **أبو شَيخ** رضي الله عنه، **أبو صِرْمة** رضي الله عنه، **أبو طلحة** رضي الله عنه، **أبو عَقِيل** رضي الله عنه، **أبو قتادة** رضي الله عنه، **أبو قيس** بن المُعلَّى(۳۵٤) رضي الله عنه، **أبو كَبْشة** رضي الله عنه، **أبو لُبَابة** رضي الله عنه، **أبو مَخْشِي**(۳۵۵) رضي الله عنه، **أبو مَرْثَد** رضي الله عنه، **أبو مسعود** البدري رضي الله عنه، **أبو مليل** رضي الله عنه، **أبو الهَيْثَم** رضي الله عنه، **أبو اليَسَر** رضي الله عنه.

(۳۵۳) في (ب): أبو مَسْلَمة، والصواب ما أثبت.

(۳۵٤) في (ب): أبو رُقيش، والصواب ما أثبت.

(۳۵۵) في (أ): أبو نخشي، والصواب ما أثبت.

الخاتمة

نسأل الله حسنها حيث[٣٥٦] انتهى ما أردناه من ذكر نبذة ممّا يتعلق بهؤلآء السّادة الكرام، فلنرفع الأكفّ إلى مفيض النِّعَم، متوسِّلين بالحبيب الأعظم والصَّفيّ الأقدم، وبآله الَّذين هم أعظم وسيلةٍ، وأصحابه الجامعين لكل فضيلةٍ، لا سيّما أهل بدر العظام الذين هم أفضل الخلق بعد الأنبياء -عليهم الصَّلاة والسَّلام- فنقول: **نسئلك اللَّهم**، بهم متوسِّلين وببركتهم راجين أن تسلك بنا أقوم منهج وسبيل، وتُورِدَنا بحبّهم رحيق السّلسبيل، و**نسئلك اللَّهم**، موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والسَّلامة من كل مأثم، والغنيمة من كل مغنم، و**نسئلك** ثبات[٣٥٧] الحجّة والمحجّة ورضاة[٣٥٨] البهجة وصدق اللّهجة، و**اجعل اللهم**، لنا من كل ضيق فرجاً ومن كل همٍّ مخرجاً، واشغل قلوبنا وألسنتنا بذكرك، وجوارحنا بشكرك، وأمنا من غضبك ومكرك، وأحمنا من عصيانك ومخالفة أمرك، وعافنا من كل داءٍ، ولا تَشْمِت بنا الأعداء، ولا تقطع عنا[٣٥٩] عوائد الجُود والنَّدا، وأنِلْنا بلا محنةٍ مراتب الشُّهَداء، وأعتقنا من النَّار، واجعلنا من عبادك الأبرار، ووفِّقنا في هذا الشّهر وغيره لما تحبّ من الأعمال، وأدخلنا فيمن أعتقتَه فيه وعاملتَه بالإفضال، وأسكنّا دار القرار بجوار حبيبك المختار وصحابته الأخيار، **اللَّهم**، توفَّنا على الإيمان، واحفظنا من نزغات الشَّيطان، ولا تجعل له علينا

---

(٣٥٦) في (ب): وحيث.

(٣٥٧) في (ب): اثبات.

(٣٥٨) في (ب): اضائت.

(٣٥٩) في (ب): لنا.

سبيلاً(٣٦٠) في كل آنٍ، وسلِّمنا من موجبات السّلب والحرمان، وبوِّئنا دار المثوبة والكرامة، وأجرنا من أهوال يوم القيامة، وأحفظنا من موجبات الحسرة والندامة، واحشرنا تحت لواء سيّدنا محمّد المظلّل بالغمامة، وأنلنا النّظر إلى وجهك المصون، وأقرّ برضاك منّا(٣٦١) العيون، واقض عنّا بكرمك جميع الدُّيُون(٣٦٢)، يا من يقول للشيء "كُنْ" فيكون، **وارحمنا اللّهم**، مع آبائنا والأجداد والأهل والأولاد والأشياخ والأحباب والأحفاد، ولا تخزنا يوم القيامة، إنك لا تخلف الميعاد، واشفنا من جميع الأمراض والأسقام والأوجاع والآلام، وهوِّن علينا شدّة النزع وسكرات الحِمَام، وتوفّنا بفضلك إذا حضر الأجل على حسن الختام، وتفضّل بالفضل والغفران على هذا الجمع، ومتِّعنا وإياهم بالعافية والبصر والسمع، **ووفِّق اللّهم**، من تسبّب في جمعنا هذا لرضاك، وتفضّل عليه بكرمك وعطاك، وهب لمحبّرها توفيقاً يصبح به رافلاً في حُلَل الحبور، وأمدّه بعنايةٍ يوافق فرقان فريقها إلى ورود وارد القبور، وكاتبها وقارئها والسامع، **وصلِّ اللّهم**(٣٦٣)، على سيّدنا **محمد** حبيبك ومصطفاك، وعلى آله وأصحابه(٣٦٤) ومن والاه ووالاك، واجعلنا جميعاً من عبادك المؤمنين الّذين آخر دعواهم أن الحمد لله رب العالمين وصلّى الله على سيّدنا **محمد** وعلى آله وصحبه وسلّم تسليماً كثيراً(٣٦٥).

---

(٣٦٠) في (ب): سبيلاً علينا.

(٣٦١) في (ب): برضوانك منّا.

(٣٦٢) في (ب): واقض عنّا الحقوق والدُّيون.

(٣٦٣) في (ب): وصلّ وسلّم.

(٣٦٤) في (ب): صحبه.

(٣٦٥) "وصلى الله على سيّدنا محمّد .....كثيراً" سقط من (ب).

طلاقِ ثلاثہ کا شرعی حکم

مؤلف
شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی
(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب
حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی
(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر
جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

العروة في الحج والعمرة

فتاویٰ حج وعمرہ

مؤلف

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

خُدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مجدّدِی مدظلہ العالی

تخریج وحواشی

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان